[illegible]

وَمَن یُضلِلِ اللہُ فَمَا لَہٗ مِن ہَادٍ

مکتوب الضیا

اعنی جواب السراج الہدی

از تصنیفات ستودہ صفات وافادات ملکی برکات

قاطعِ اعناق الجاحدین قامعِ اساس الضالین عمدۃ المتکلمین زبدۃ المناظرین محقق مدقق صدر نشین بزمِ

خلت و ولا پیر و طریقت حضرت سید الانبیا و آلہ الطاہرین النجبا جناب شیخ علی رضا صاحب دامت برکاتہ رئیس شہر جونپور

برطبق ارشاد فیض بنیاد

نخبۃ الانجاب سلالۃ الاطیاب حامی شریعتِ غرا ملّت بیضا مذہبِ حقّہ ناجیہ امامیہ

اثنا عشریہ محبِ سید الکونین وآلِ رسول الثقلین امام القبلتین جد الحسن والحسین مقبول بارگاہِ رب المشرقین

عالیجناب شیخ محمد التفات حسین صاحب دام فیضہ و علی العالمین برہ و احسانہ رئیس شہر جونپور

شنبہ تاریخ بیستم ماہ ذیحجۃ الملقب بیوم عید غدیر ۱۳۱۱ھ

در مطبع اکسیر اعظم بنارس واقع مقیم گنج طبع شد

[illegible]

تصحیح اغلاط کتاب مکتوب الضیا جواب اسرار الہدیٰ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۹	بخشندہ	بخشیدہ	〃	۱۵	یہی پہلے	یہی
۷	۶	پھوچھنے	پوچھنے	۶۴	۷	ہین	یین
〃	۹	زہرہ	زہرا	۶۵	۳	رآبعہ بصری بھی	رابعہ بصری کے
۱۰	۱	اِلَّا	اَلَا	۶۷	۴	سلام	اسلام
۱۶	۴	سمجھتے	سمجھے	۶۸	۱۳	مجتہدین کوئی	مجتہدین مین کوئی
۱۷	۸	شدّو سے	شدّو مد سے	۷۰	۱۴	اہل تفاوت	تفاوت
۱۸	۴	استدلال و خلافت	استدلالِ خلافت	۷۲	۲	نہ بھولے گا مگر	نہ بھولے گا مگر
〃	۱۵	یہی اب	یہی اب سے	۷۹	۳	وہ نماز	و نماز
۲۰	۸	طاعت	اطاعت	۸۳	۹	خالی سفاہت	خالی از سفاہت
۳۰	۴	ایسے	اسی	۸۵	۱۳	بارمصیبت	بارمعصیت
۳۱	۲	عجب	عجیب	۸۶	۲	بارمصیبت	بارمعصیت
〃	۸	دروازون	دروازون پر	〃	۸	تو خود گمراہ ہی ستے	خود تو گمراہ تھے ہی
۳۲	۱۴	کہ آپ	آپ	۸۷	۱	جناب امیرؑ	لنسبت جناب امیرؑ
۳۵	۱	سلام	اسلام	۹۱	۸	پایا جاتے	پایا جاتا ہے
۳۷	۸	لوگ	اسوقت کے لوگ	۹۳	۴	دینا بھی	دنیا کو بھی
〃	۱۱	پائی جاے	پائی جاتی	〃	۱۲	مہادیوجی مہادیوجی مہادیوجی مہادیوجی	مہادیوجی مہادیوجی
〃	۱۳	کا تبان	کاہنان	〃	۱۵	کریۃ القصورت	کریۃ القصوت
۳۹	۱۵	دل سے نہین مانتے	دل سے بُرا جانتے ہین	۹۴	۲	کریۃ القصورت	کریۃ القصوت
۴۰	۵	ہی	بھی	〃	۳	حکمت مین زوال	حکمت مین کیا زوال
۴۱	۴	دیکھہ	دیکھو	〃	۴	ہوا جس سے	ہوا
〃	〃	لے ہو	لے لو	۹۶	۱۴	وہ حالآنکہ	و حالآنکہ
۴۴	۹	برسون	پرسون	۹۸	۲	کے دعا	کے لئے دعا
۴۶	۷	جاتی	جایتن	〃	۱۲	پدران	و پدران
۴۹	۳	است و علیؑ	است علیؑ	〃	۱۴	بھولگئے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم	بھول گئے اب ادھر
۵۱	۷	آنحضرت	آنحضرات	۱۰۰	۵	جنکا جود باوجود	جنکا جود باجود
۵۳	۹	من	ازمن	۱۰۳	۱۴	رب دود ہین ابلیس	[illegible]
۵۵	۳	دیکھو	دیکھو صاحبزادے	〃	۱۱	اُس مین سے	اُس مین بھی
۵۶	۸	سیاہی	سپاہی	۱۰۹	۶	کرین	کرو
〃	۹	رُونے لگے	رُونے کیا لگے	۱۱۲	۲	کیسکی غلافت	کیسکی خلافت
〃	〃	مگریہ	مگرہان	۱۱۸	۸	آس جان	اُس جان
[illegible]	۳	خلافت حقہ	خلافت	〃	۱۰	واسے کے دن	دہوکے دِن

یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے اہل سنت ملاحظہ نہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہزار ہزار شکر اُس خالق برحق کا لاکھ لاکھ احسان اُس قادر مطلق کا کہ پیدا کیا ساتھ نیک ایمان کے سرفراز کیا ساتھ اُمت محمد مصطفےٰ پیغمبر آخر الزمانؐ کے ممتاز کیا اپنی کتاب پاک سے متمسک کیا عترت صاحب لولاک سے مشرف کیا دین متین سے بچایا مکر شیاطین سے الحمد للہ الرب الصمد اللّٰہم صلّ علےٰ محمدٍ وآل محمدؐ اما بعد ہیچمیز بندہ **شیخ علی رضا** ابن شیخ مہدی حسین مغفور متوطن بلدۂ طیبہ جونپور خدمت مومنین صاحب یقین کے عرض کرتا ہے کہ بالفعل ایک کتاب موسومہ اسرار الہدیٰ مطبوعہ مطبع اکبری آگرہ مصنفہ اسم فرضی منشی **جوہر علی** جسکے شریک تالیف **جہانگیر خان** شکوہ آبادی ہین میرے پاس پہنچی نام نامی جہانگیر سے شاہی

وسم جوہر وگوہر سے غلامی ثابت ہوتی ہے بیشک پہلے صاحب بادشاہ لاجواب
ہین دوسرے صاحب غلام اصحاب لیکن دونون صنف سی علم کو واسطہ نہین بیشک مولف ہکا
کوئی غیر ہے بمصداق لاخیر فی عبیدی یہ ثالث بالخیر ہے بہرصورت ضرور ہوا
کہ شیعیان اہل ایمان کی طرف سے بھی جواب اس لغویات کا ترکی بترکی دندان شکن بلکہ
مونھ توڑ تحریر کیا جاسے تاکہ صاحبان یقین پر ظاہر ہوجاے کہ وہ جھوٹھ تھا یہ
سچ ہے ہرچند کہ مجھ مین لیاقت علمی نہین ہے مگر بامید تائید کردگار یہ رسالہ بنہایت اختصار
ترقیم کیا اور نام تاریخی اسکا **مکتوب الضیار** رکھا کیون میان سہم غرضی صاحب یا جناب
خانصاحب آپ دونون صاحبون نے ملکر یا ایک ہی دست گو نے کیسی کتابت تالیف
فرمائی جسکے فقرے فقرے سا لفظ لفظ حرف حرف سچائی سے خالی ہین وہ تین بھی روغ
حدیثین بھی وضعی نکالی ہین اوی کون کی بی بی عایشہ صاحبہ و میان ابوہریرہ جیسے صحابہ
ہین عداوت کس سے کہ جناب علی مرتضے سے جو رسول پاک کے نائب ہین کیفیت
ان راویونکی مشہور کتب فریقین مین مسطور ہین سنتے تھے کہ سابق میں بہت حدیثین
بنائی گیین مگر اس زمانے مین آنکھون سے دیکھا ترجمہ حدیث مندرجہ صفحہ ۴ قولہ
حضرت نے فرمایا کہ معتبر سب آدمیون مین سے بڑا احسان کرنے والا مجھ ساتھ
دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابوبکر ہے اور اگر مین سوا اپنے

رب کے کسی اور کو دوست جانی ٹھہراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست کرتا مسجد سے

اصحاب کے دروازے بند کرا دے جائیں مگر کھلا رہے دروازہ ابوبکر کا **جواب**

باوجود مناظرہ بسیار آج تک یہ حدیث کبھی نہین سُنی ہان سابق مین ایک حدیث روزن

دیوار خلافت دستگاہ کی بنائی گئی تھی اب اُسی روزن کا پھاٹک کر دیا گیا عجب

نہین کہ انھین حضرات نے اُس مکان کو بھی کھُلوا ہوا اور اب تو بُنیاد خود بدولت

ہی کے گرانے کی معلوم ہوتی ہے اس مقام پر مضمون شعر مندرجہ صفحہ اول بہت صادق

آتا ہے **سے** گویند حسود خصم مردم باشند ٭ گر زانکہ نکو بنگری خصم خود است

یعنی حسد مین حدیث قائم رہنے دروازہ حضرت امیر المومنین امام المتقین علی

ابن ابیطالب علیہ السلام کے کیا خوب حدیث بنائی گئی جسکا وجود بھی کتب معتبرہ غیر

معتبرہ اہلسنت سے پایا نہین جاتا صاحب **جذب القلوب** کہ عالم اہلسنت

ہین تحریر کرتے ہین کہ خلافت سرا جناب ابوبکر کی دوسرے محلہ مین تھی پھر

روزن کس مین ہوا اور دروازہ کہان بنایا گیا شیخ **عبد الحق** محدث دہلوی

نے کتاب مذکور مین و امام احمد ابن حنبل و **نسائی و طبرانی** نے اپنی کتاب مین

مین صاف صاف لکھا ہے کہ دروازے اصحاب کے بحکم خدا مسدود کرا دئے گئے

وکھلا رکھا گیا دروازہ علی ابن ابیطالب کا اور **نسائی** نے قول عبد اللہ ابن عمر

ابن الخطاب یون لکھا ہے کہ گفت عبداللہ فضیلت دادہ اند علی ابن ابیطالب را اگر یکے ازان ہا مرا بودے از دنیا و ما فیہا خود را بہتر دانستمے یکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ دختر خود را بوے داد و دیگر سد ابواب مُجز باب وے سیوم در روز خیبر رایت بوے داد واپس فرمائے کہ کسکے دروازے بند کرائیگئے اور کسکے دروازے کا کہلا رہنا صحیح ٹھہرا وسیاق حدیث بھی کتنا ٹھیک ہے کہان دوست جانی بنتے تھے کہان بھنڈا اکھلگیا یہ بڑی خیریت ہوئی کہ حضرت رسولؐ نے جانی دوست نہین بنایا اگر دوست بناتے تو بڑا غضب ہوجاتا ٥ جسکو تم سمجھے تھے وہ یار زبانی ٹھہرا دوست جانی تو نہین دشمن جانی ٹھہرا عجب اندھیر ہے کہ اُدھر تو دن دوپہر علین جلاکر حدیثین بنائی جائین اور ادھر فضیلتین بخشندہ خالق کو نین آنکھ بند کرکے مٹائی جائین ٥ تو سوے خویش از کمال گناہ + چشم قہر آلہ خواہی دید + از خیال عداوت حیدر دل خود را سیاہ خواہی دید + درمیان سقر زباعث شر + حال خود را تباہ خواہی دید ترجمہ حدیث مندرجہ صفحہ ۵ و ۶ قولہ حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ کسیکو ابوبکر اور اسکے بیٹے عبدالرحمن کے پاس بھیجون اور اُسکو اپنا خلیفہ و ولیعہد کرون مبادا آرزو کرنے والے آرزو کرین خلافت کی مگر مین نے کہا کہ خدا تعالے ابوبکر کے

سوا کسی کی خلافت نہ مانیگا اور مومنین بھی دوسرے کے دعوے کو دفع کرینگے
بعد اُسکے دوسری حدیث لکھی ہے ترجمہ اُسکا یہ ہے کہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ اے عائیشہ بلالا اپنے باپ اور
بھائی کو کہ مین نسبت خلافت کے نوشتہ لکھدونگی شاید کوئی کہنے والا کہے اور
آرزو کرنیوالا آرزو کرے کہ مین لائق تر خلافت کا ہون **جواب** یہ دونون حدیثین
بالکل غلط اور صریح وضعی ہین کسلئے کہ جب ایسی حدیث تھی تو شوریٰ کے کیون دوسرے
اور وقت خلیفہ بنائے جانے کے خلیفہ اوّل صاحب نے یہ کیون فرمایا کہ خلافت
حق علیؑ یا عمر یا عبیدہ کا ہے حضرت رسولؐ تو خلیفہ کر ہی چکے تھے پھر خلیفہ صاحب نے
یہ کیون ارشاد کیا اور صحت حدیث کی بھی اجتماع ضدین سے بخوبی ہوگئی کہان
حضرت نے صرف ارادہ ہی کر کے چھوڑا تھا کہ خدا خود خلیفہ کردیگا اور مومنین دوسرونکے
دعوے کو خود دفع کرینگے کہان پھر ارشاد کردیا کہ اے عائیشہ بلالا اپنے باپ
اور بھائی کو کہ مین خلیفہ کردون حالانکہ یہ بھی نہین کیا پس اس سے ظاہر ہوگیا کہ حضرت
رسولؐ کا ارشاد بھی معاذ اللہ کھیل تماشا تھا گھڑی گھڑی حکم اپنا بدلا کرتے
تھے جو چاہتے تھے کہا کرتے تھے **بخاری** و مسلم مین عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے
کہ کہا مین نے عمر اپنے پدر سے کہ کسیکو خلیفہ و جانشین اپنا کر تب کہا عمر نے کہ واللہ

نہین خلیفہ کیا کسیکو اُسنے جو مجھسے بہتر تھا یعنی نہین خلیفہ کیا کسیکو رسول اللہ نے
پس اس روایت سے دونون حدیثین کالعدم ہوگئین علاوہ اسکے باپ تو خلیفہ بنائے
گئے بھائی کو کیا عہدہ ملا یا وہ گواہی کے لئے طلب کئے گئے تھے اگر ایسا تھا تو ایک
گواہی کا اعتبار کیا وہ بھی پسر کی گواہی پدر کے واسطے کافی نہ تھی اگر کہو دسری بی بی جتا
بھی تھین تو گواہی ایک عورت کی جائز نہین اور باپ کے حق مین دختر کی گواہی بھی کافی نہین
ہوسکتی یہان ایک بات اور لائق پوچھنے کے ہے کہ راوی ہونا حدیثون کا بھی کہ ہمارے
سامنے پیغمبر نے یہ فرمایا یہ ارشاد کیا ایک گواہی مستند ہے پس ہر جگہ باپ کے حق مین دختر
کی گواہی سند لاتی ہو یعنی راوی حدیثونکا بناتے ہو اور باوجود عورت ہونے کے معتبر بھی
سمجھتے ہو پھر کیا وجہ تھی کہ ارشاد مین جناب فاطمہ زہرہ لخت جگر رسول خدا کے جو نسبت
باغ فدک کے تھا اسقدر اہتمام کیا گیا الغرض بھائی کی طلبی نے صریح اس حدیث کو
وضعی بنادیا اگر سچی بھی سمجھی جائے تو اس سے وہ وصیتنامہ البتہ جسکی نسبت جناب خلیفہ
ثانی نے حسبنا کتاب اللہ فرما کر ٹال دیا تھا ثابت ہوگیا یعنی بی بی عایشہ
وانکے بھائی کے سامنے وصیتنامہ واسطے جناب امیر علیہ السلام کے لکھا جاتا کہ کسیکو پھر
جائے گفتگو باقی نرہے لیکن اس سے خدا سمجھے جسنے لکھنے نہ دیا بلکہ اس بحث مین
لوگون نے ایسا شور و غل کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ کو منغض کر کے خود نکلوا دئے گئے

اور ہرگاہ یہی خوف تھا کہ کوئی دعوے خلافت نکرے تو خلافت نامہ کیون لکھایا نہین گیا اور وقت شورہ بنی سقیفہ فضلیت جناب ابوبکر کی کیون لکھی گئی خلیفہ ثانی صاحب نے کیون افضل کہکر خلیفہ بنا دیا حالانکہ جناب امیرؑ علاوہ سب فضلیتون کے بوجہ تجہیز و تکفین حضرت رسولؐ کے بھی سب سے افضل ٹھہرے کہ آپ ہی کے ہاتھ سے غسل و کفن رسولؐ پاک کا ہوا دوسرے لوگ اس ثواب عظیم سے کہ تارک ہکا مثل تارک الصلواۃ کے سمجھا جا سکتا ہے صاف محروم رہے و علے ہذا لقیاس اس عبارت حدیث سے بھی کہ کوئی کہنے والا کہے کہ مین لائق تر خلافت کا ہون جناب امیرؑ ہی لائق تر ثابت ہوتے ہین کیونکہ یہ اشارہ بانیان حدیث کا حضرت ہی کی جانب ہے دیکھو کتب اہل سنت کا یہی حال ہے لا حول و لا قوۃ الا باللہ

ایضاً ترجمہ حدیث مندرجہ صفحہ ۶ و مذکور قولہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے حکم تقدیری اجماع مومنین پر خلافت کو چھوڑا ورنہ خلافتنامہ ضرور لکھدیتے **جواب** عجب ہیر پھیر کی باتین ہین کہین لکھدیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم جناب ابوبکر کو خلیفہ کر گئے کہین کہدیا کہ حضرت رسولؐ نے خلافت کو تقدیر پر چھوڑا ورنہ وصیتنامہ ضرور لکھدیتے کسی جا بیان ہے کہ فرمایا رسولؐ نے اے عائیشہ بلا لا اپنے باپ و بھائی کو کہ نوشتہ لکھدون مبادا دعوے کرنے والا دعوے کرلے و کہنے والا

گئے کہ مین لائق تر خلافت کا ہون اِن اختلاف بیانیون نے بنا ہوا گھر بگاڑا زور
آور ان خلافت کو میدانِ کذب مین پچھاڑا اگر خلافت تقدیر ہی پر منحصر تھی تو
حدیثون کے بنانے مین ناحق گنہگار ہوے مقبول بندون کی تقدیر ضرور یاوری
کرتی ہے اگر مقبول نہوتے تو بیٹھے بٹھاے خلافت کیون پا جاتے آخر مقبول و
مردود ہونا بھی امر تقدیری ہے اور ہمتو اِس حدیث سے نہایت شاد ہوگئے یہ مضمون ہمارے
مطلب کا نکل آیا اب شیعون پر کوئی طعن نہ کر سکیگا کیونکہ یہ بھی تو مقتضا تقدیر ہی کا ہے
کہ حقوق آل رسولؐ ناحق لیکر مورد عذاب قہار ہونا سب علیؑ و توہین آل اطہار کرکے
سزاوار نار ہونا ذریت رسولؐ کو ایذا مین دیکر مردود ازلی ہو جانا دشمن آل عبا ہوکر
ملعون ابدی ہو جانا اور انھین وجھون سے ایک فرقۂ حق دوست کا ایسے لوگون کو
بہتر جاننا تقدیر ہی مین تھا مجھے اکثر اتفاق سفر کا ہوا کرتا ہے کہین پیشاب کرتا ہون
کہین پاخانہ پھرتا ہون بس ایک مین اور کہان کہان رفع حاجت کرنا تقدیر ہی کا سبب
ہوگا اور سیراب ہونا اُن سرزمینون کا میرے بول و براز سے اُسکے مقدر ہی کا باعث
ٹھہریگا کیون جی اسجگہ مانع ہونا تحریر وصیتنامہ کا نسبت کسی شخص کے چھپائے
اگر یہ وصیتنامہ جناب ابوبکر ہی کے واسطے ہوتا تو رو کا کیون جاتا روکنے والے
صاحب تو براہ دور اندیشی انھین کو خلیفہ بنانے والے تھے حالانکہ باعث روکنے

کا اور یہی تھا الا لعنتہ اللہ علی الکاذبین ایضاً مندرجہ صفحہ ۶ و ۷ قولہ
حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسولؐ نے اپنے مرض الموت
مین کہ تم یوسف کے ساتھ والی عورتون کی طرح ہو یعنی کیون خلاف نمائی کرتی ہو
کہو ابوبکر سے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے مین نے کہا کہ ابوبکر نرم دل ہے اگر حضرت کے
مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا تو رونے لگیگا قرآن کی آواز لوگ نہ سُنینگے عمر کو فرمایئے
کہ نماز پڑھاوے پھر حضرت نے کہا کہ ابوبکر سے کہو نماز پڑھاوے مین نے حفصہ سے
کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی جناب
حضرت کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبر نے امامت سے نماز پڑھائی اشارہ ہوا
صدیق اکبر کی خلافت کا جیسے بادشاہ اپنی زندگی مین کسیکو تخت وتاج دیوے علامت ہے
کہ بادشاہ نے اسکو ولیعہد کیا جواب کیا اُلٹی پلٹی مکاری ہے کہان سے کہان
پہنچ گئے کیسے مطلب کی بات بنا کر اس حدیث کو قائم کر دیا حالانکہ قصہ اسکا یون ہے
کہ حضرت رسولؐ کے مرض الموت مین بی بی عایشہ نے چالاکی کرکے اپنے باپ سے
کہدیا کہ حضرت نے کہا ہے تم نماز پڑھاؤ چنانچہ وہ خوش خوش مسجد مین پہنچگئے اور
نماز بھی پڑھانے لگے جب حضرت کو یہ خبر ہوئی تب آپ ایک ہاتھ فضل ابن عباس کے کاندھے
پر اور ایک ہاتھ جناب امیر کے کاندھے پر رکھکر مسجد مین تشریف لیگئے اور روکا ابوبکر کو

پڑھانے نماز سے یہان تک کہ ایک رکعت نماز خلافت دستگاہ پڑھا بھی چکے تھے تاہم
باز رکھے گئے اور حضرت نے خود ہی نماز پڑھائی لو وہ ری چالاکی اسکو کہان سے کہان
ہلا دیا سچ ہے جب مان ہی نے چالاکی کی تو بیٹے کیون نکرین چنانچہ اس نماز پڑھانے اور
حضرت کی تشریف لیجانے و باز رکھنے اور خود نماز پڑھانیکو محدث دہلوی نے اپنے **مدارج
النبوت** مین صاف لکھا ہے اور اسی مدارج النبوت مین ہے کہ جب حضرت رسول نے
نکاح بنا جوینہ سے کیا تو بی بی عایشہ و بی بی حفصہ دونون بی بیون نے آپس مین صلاح
کر کے جوینہ کو کنگھی چوٹی کے حیلہ سے سکھا دیا کہ جب حضرت تمھارے پاس تشریف لاوین تو
تم کہنا کہ آعوذ باللہ منک اس سے حضرت بہت خوش ہونگے چنانچہ اُس
بیچاری نے وہی کیا حضرت کو ناگوار ہوا اُسکو رخصت کر دیا جب رسول اللہ کو یہ دغا
و فریب معلوم ہوا تو فرمایا آپ نے عایشہ و حفصہ سے کہ تم لوگ یوسف کے ساتھ والی
عورتون کی طرح ہو یعنی مکار ہو پس ایسے دغا پیشہ زنان کا راوی ارشاد رسول اللہ
ہونا کیونکر صحیح سمجھا جا سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسی ناخوشی سے حضرت
رسول نے حالت مرض الموت مین دونون بی بیون کو اپنے پاس سے علیحدہ کر دیا
یعنی قبل وفات کئی روز پہلے سے یہ دونون بی بیان حضرت کے پاس نہین ہین مین صرف
جناب فاطمہ زہرا اور حضرت علی مرتضے و حضرات حسنین علیہم السلام حاضر و موجود رہے

پس نماز پڑھانے مین قید پانچ روز کی کہان سے نکالی اور یہ جو تحریر ہے کہ جیسے
کوئی بادشاہ کسیکو تخت و تاج دیوے اور یہ وہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اپنا ولیعہد کیا مین
پوچھتا ہون کہ ولیعہد یون کیا جاتا ہے کہ صرف لفظ علامت پر ولیعہدی ہو گئی اور
تخت و تاج بھی دیدیا گیا اچھی مثال ہے کہ نہ ولیعہد کرنا ثابت نہ تخت و تاج دینا ثابت اگر
کاش اجازت نماز ہوتی بھی اور خلافت دستگاہ نے نماز پڑھائی ہوتی بھی تو اس سے
خلافت کیونکر سمجھ گئے نماز پڑھانی دلیل خلافت نہین ہے جو لوگ دور دور دوسرے
دوسرے مقامات پر حضرت کی جانب سے مامور بحکومت رہے ہونگے وہ لوگ بھی تو
نمازین پڑھاتے رہے ہونگے واگر دار و مدار خلافت کا اسی پر ہے تو جولاہے
دھنئے معاذاللہ خلیفہ ہو گئے کیونکہ اہلسنت مین تو ہر ایک امامت سے نماز پڑھا لیتا ہے

مندرجہ صفحہ ۹ قولہ کتب سیر فریقین مین مندرج ہے کہ حضرت ہارون حضرت موسئے
کے حقیقی بھائی تھے اور عمر مین کلان اور نبوت مین شریک اور گویائی مین افصح البیان
جب ان جملہ مراتب سے جناب امیر کو ایک بھی حاصل نہ تھا تو کیونکر آپ خلیفہ بلافصل
ہو سکتے تھے اور ہارون نے قبل وفات حضرت موسئے کے وفات پائی بعد حضرت موسئے
کے وصی نہین ہوے پس جیسے حیات مین حضرت موسئے کے حضرت ہارون خلیفہ
تھے اسی طرح حیات مین رسول خدا کے جناب امیر بھی خلیفہ رہے ہون مگر بعد آنحضرت کے

خلیفہ و وصی نہین ہوسکتے **جواب** الحمد للہ اس حدیث کی صحت کے تو مقر ہو اگر
حدیث ہی کو غلط کہدیتے تو کیا دور تھا مگر یہ جو لکھا ہے کہ جناب امیرؑ مین کوئی صفت حضرت
ہارون کی نہ تھی پھر کیسے خلیفہ ہوسکتے تھے پس معلوم ہوا کہ شاید اوصاف حضرت
ہارون کے معاذ اللہ جناب ابوبکر مین بھرے تھے کہ جس سے خلیفہ کیے گئے اور
واقعی یہ خوبی ایمان کی ہے کہ حضرت رسالتمآب تو جناب امیرؑ کی حضرت ہارون سے مثال
دین اور کہنے والے کہین کہ مثل ہارون نہین تھے کل علماے اہلسنت جناب امیرؑ کی
افصح البیانی و خوش کلامی و لیاقت علمی و شجاعت ظاہری و فضل و کمال باطنی کی بخوبی
قائل و مقر ہین کتب تواریخ اہلسنت مالامال ہین یہانتک کہ تواریخ نصارا مین بھی
بہت کچھ اوصاف جناب امیرؑ کے مرقوم ہین **ملا روم** فرماتے ہین **سہ** عیسےؑ
بوجود آمد و فی الحال سخن گفت + این نطق و فصاحت کہ بدو بود علیؑ بود + جبریل کہ
آمد ز بر خالق بیچون + در پیش محمدؐ شد و مقصود علیؑ بود + ہارون ولایت کہ پس از موسےِ
عمران + واللہ کہ علیؑ بود علیؑ بود علیؑ بود + حضرت ہارون صرف بھائی حضرت موسےؑ
کے تھے جناب امیرؑ بھائی بھی حضرت رسولؐ کے تھے داماد بھی تھے جسکو حضرت رسولؐ
نے بچپنے سے پرورش و تعلیم فرمائی تھی واقعی یہ کہ جناب امیرؑ مین اوصاف حضرت موسےؑ
و حضرت عیسےؑ کے تھے مگر جسکا ایمان ہی درست نہو گا وہ کیا سمجھیگا اور بگڑھ

جناب امیر حیات مین حضرت رسولؐ کے وصی خلیفہ تھے جسکے تم بھی مقر ہو تو پھر بعد وفات حضرت رسولؐ کے دوسرا کون وصی ہو سکتا ہے اور ایسے وصی برحق کو کون برخاست کر سکتا ہے کیونکہ اگر حضرت ہارون کی قضا نہوتی اور حیات مین حضرت موسےٰ کے وفات فرماتے تو کیا بعد حضرت موسےٰ کے وہ نیابت سے موقوف کر دیجاتے اور وہان بھی من قبیل صحابہ ثلثہ کے کسی کی نسبت اجماع ہو جاتا اور یہ تو بتاؤ کہ اور بھی کسی نبی و نائب نبی کے واسطے اجماع ہوا کیا ہے کہ حضرات ثلثہ ہی کے لئے پنچایت مقرر ہوئی اور پنچایت بھی کہان ہوئی کہ مقام سقیفہ مین جسکو علماے اہلسنت نے اپنی کتاب **منتخب اللغات و غیاث اللغات** مین یہ عبارت لکھا ہے

سقیفہ ایوانے بود پنہان کہ عرب برائے مشورہ ہاے باطل دران جمع می شدند و مجازاً مشورہ و سخن بیہودہ راگویند پس ثابت ہو گیا کہ شل اور شورہ ہاے باطل کے یہ بھی شورہ ہا کیا گیا اسجگہ یہ بات بہت چوکے کوئی حدیث بناکر کیون نہ لکھدی کہ حضرت رسولؐ فرما گئے تھے کہ بعد میرے علیؑ خلیفہ و وصی میرا نہونے پاوے اور کتب سیر جو لکھا کرتے ہو اس سے کیا تصدیق تمھارے کلام کی ہو سکتی ہے تمھین تو معلوم ہی نہین کہ کتب کون جانور ہے اور سیر کس چڑیا کو کہتے ہین ہم البتہ کتب سیر سے خوب واقف ہین ہمکو ایک نقل بھی یاد آگئی کتب سیر ظرافت مین مرقوم ہے

کہ بعد وفات سرور کائنات حضور مین بی بی عایشہ کے ڈو کُتّے کو ڈے شکم سے اُن
ڈو کے ایک ہاتھی نکلا اُس ہاتھی نے لاکھون عقرب جنے وہ سب بھی بچّے جنتے گئے
ڈھونڈھو تو ڈو ایک اب بھی پاؤ دیکھا کُتب سیر اسکو کہتے ہین یہ کہتے ہین سب
جہان مین نیک شعار + موذیون پر سدا خدا کی مار + مندرجہ صفحہ ۹ حدیث اللّٰہُمَّ
وال من والاہ و عاد من عاداہ لکھکر ترجمہ مین اُسکے معاذ اللہ حضرت رسول
کو تحصیلدار و حضرت علیؑ کو جمعدار و اُمتّی لوگون کو چپراسی قرار دیکر لکھا ہے کہ مقام غدیر
خُم مین حضرت رسولؐ نے جو نسبت علیؑ کے ایسا فرمایا یہ صرف اسلئے تھا کہ اپنے افسر
سے کوئی خلاف نہ کرے **جواب** واہ رے حوصلے واہ رے ایمان جھک مار کر
اس حدیث کو بھی تسلیم تو کیا مگر تاویلات لاطائل کرکے تعصّب دلی اپنا ظاہر کر دیا اور
تمثیل نی تحصیلدار و جمعدار کے لطف ایمان کا دکھا دیا اور لطیف تر یہ بات ہے کہ اس
مثال سے بھی نائب رسولؐ جناب امیرؑ ہی ٹھہرے تعجب یہ ہے کہ اس جگہ بیعت کرنا
جناب خلیفہ ثانی کا ساتھ حضرت امیر علیہ السلام کے اور کہنا آپ کو مولا اپنا و کل مومنین کا
اور دنیا مُبارکباد کا سب بھول گئے ہان کیون نہ بھولین خلافت دستگاہ تو خود
ہی بھول گئے تھے مندرجہ صفحہ ۱۱ صفحہ ۱۳- آیہ یا ایّہا الرّسول بلّغ ما انزل
الیک و حدیث من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ کی نسبت مثل ننّھے بچّون کے

قیاسات لگائے ہین چنانچہ یہ عبارت تحریر کی ہے قولہ بخوبی ثابت ہوگیا کہ مولے
بمعنی اولے کے نہین ہے بلکہ بمعنی غلام کے ہے اگر اسپر بھی قدح کیجاے تو معنی
اولے کیا اولے ترین کے صحیح لیکن شیعے اسبات کو حدیث موصوفہ سے ثابت
کردین کہ اس حدیث مین کونسا لفظ ہے جس سے جناب امیرؑ خلیفہ بلافصل سمجھتے جاتے ہین
جواب واہی واہ اس آیۂ قرآن پاک و حدیث صاحب لولاک مین کیا کیا تصرفات
بیجا کئے ہین اور طرفہ یہ اسکو بھی نسبت خلافت خلافت دستگاہ اوّل کے دلیل لاے
ہین اور خود اندھے بنکر شیعون سے پوچھتے ہین کہ اس حدیث کونسا لفظ نسبت خلافت
جناب امیرؑ کے ہے اور معنی مولے کے غلام کے ٹھہرے گئے ہین پس جناب
رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ بھی غلام ٹھہراے گئے کیونکہ اس حدیث مین جو نسبت
جناب رسالتمآب کی تصور کیجاے وہی نسبت جناب امیرؑ کے ہوگی وہر گاہ نسبت جناب امیرؑ
کے بعینہ نسبت حضرت رسولؐ کے ہوئی تو پھر نائب و وصی ہونے مین جناب امیرؑ کے
کیا امر باقی رہا ؎ نبیؐ و علیؑ ہر دو نسبت بہم + دوتا دیکھے چون زبان قلم + اور ایسا
لفظ خفیف جسکے معنی خراب پیدا ہون حضرت رسولؐ کی شان مین لکھدینا جز گستاخی
و بے ایمانی کے کیا سمجھا جاے کیون صاحب یہان تو شیعون سے استفسار ہے کہ وہ کون لفظ
ہے جس سے خلافت جناب امیرؑ کی پائی جاتی ہے اور حدیث مندرجہ صفحہ ۲۲ مین جسکا

ذکر آگے آویگا کہ اگر زید مارا جاے تو جعفر و جعفر مارا جاے تو عبداللہ سردار بناے
جائین کون لفظ ایسا ہے جس سے خلافت جناب ابوبکر کی قائم کیجاتی ہے بھلا
اس دروغ بیانی و طلاقت لسانی سے شرم بھی معلوم ہوتی ہے یا نہین لَاحَوْلَ
وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ مندرجہ صفحہ ۱۴ و ۱۵ اچند آیات قرآنی درج کتاب کر کے
لکھا ہے قولہ مصداق اِن آیات کے وہی لوگ تھے جنھون نے کفار عرب و عجم سے
روے زمین کو پاک کیا انکے زمانے مین امن کامل رہا نہ کہ وہ لوگ جنھون نے نطع خلافت
اپنے ہاتھ سے امنیت کا خون کیا پھر بھی آپ کی نسبت عوے یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ بڑی طمطراق سے ضرور ہی کہا جائیگا اور بڑی شدو سے آپکو
مصداق کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ و رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ کا ٹھہرایا جائیگا پس بعقیدہ محبان
مشکلکشاے عالم آیۂ کریمہ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ کے معنی
دو شق سے خالی نہین یا یہ کہ نعوذ باللہ خداے تعالےٰ خلفاے ثلثہ سے مثل اسداللہ الغالب
کے ڈرتا تھا یا یہ کہ جناب امیر مطلق مستحق خلافت کے نہ تھے حالانکہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ اے آدمیو چھوڑتا ہون تملوگون کے درمیان مین دو
چیزین جلیل القدر ایک قرآن دوسری اپنی عترت کو اگر تم ان دونون سے تمسک
رہوگے تو ہرگز گمراہ نہوگے پس جو کوئی بدنصیب ان دونون جلیل القدر چیزون کا

مخالف ہوگا وہ بالیقین مخالف خدا ورسول سمجھا جائیگا چنانچہ اہلسنت تمسک کتاب اللہ وعترت
رسول کو ہین او شیعہ ہرگز کتاب اللہ وعترت رسول کے تمسک نہین ہین جواب واقعی تمہاری کوئی
بات غلط نہین سچ تو یون ہے کہ سارا قرآن انھین صاحبون کی شان مین استدلال
خلافت مین آیا ہے قبل ازین جب ہم بھی مفسرون مین تھے تو ہم نے بھی چند سورتون
کے ایک ایک لفظ کی تفسیر لکھی تھی وہ یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ترجمہ
جمیع حمد ثابت ہے واسطے پروردگار عالم کے دیکھو یار وصاف تعریف حضرت
ابوبکر کی ثابت ہوگئی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ کہہ وہی اللہ واحد ہے اس سے
بخوبی صفت خلافت دستگاہ کی عیان ہے اِنَّا اَعْطَیْنَا ترجمہ بالتحقیق عطا کیا
ہم نے اب تو عطا ہونا خلافت کا بھی مستحکم ہوگیا قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ ترجمہ
کہہ کہ اے کافر لوگ ہو ترجمہ سے البتہ ہمارا ہوش جاتا رہا رولائی چلی آتی ہی ہائے
غضب یہ کیا ہوا تعجب ہے کہ یہ خطاب کیسا ہوا کیون صاحب آنحضرت
نے کہین خود بھی تلوار کھینچی تھی یا دوسرون ہی کے بل پر جوانمرد بنا یا اور بیچاری
اہنیت کا خون ہوا ارقام فرماتے ہو مین نہین سمجھا کہ بی بی اہنیت کسکی صاحبزادی
تھین ارے میان اب بھی راہ پر آؤ نہ خود گمراہ ہو نہ دوسرون کو گمراہ بناؤ شیطان
پر لعنت کرو یہ نہ کہو کہ جو کچھ ہے یہی اب دنیا کو چھوڑو یہ نہ سمجھو کہ ایمان سے

اور متمسک کتاب اللہ وعترت رسول کا ہونا تو تحریر سے ہی کتاب اسرار الہدی
کے ظاہر و ہویدا ہے کہ ساری کتاب میں آغاز سے و ختم بالشرکت عمر اور
اہلبیت و توہین عترت اطہار بخوبی پیدا ہے حضرات اہلسنت کے اعتقادات میں عجیب
اختلافات ہیں گویا یہ طریقہ ہی مخالفت کا ہے کوئی کہتا ہے فضائل علیؑ سب سے
بڑھے ہوئے ہیں کسیکا عقیدہ ہی کہ ابوبکر عمر عثمان علی سب برابر ہیں بعضون کا
قول ہے کہ سب کے مراتب حسب مدارج ہیں یعنی جناب امیرؑ کا مرتبہ معاذ اللہ کم ہر
کسی نے صاف لکھا ہے کہ امام باطنی جناب امیرؑ ہیں حضرات ابوبکر و عمر و عثمان ظاہری
خلیفہ تھے انکو مسلمانون نے امام بنایا اور جناب امیرؑ کو خدا نے امام کیا تھا چنانچہ
خلفائے ثلثہ بھی اپنا امام و پیشوا جانا کئے صاحب کتاب اسرار الہدی سب سے علیحدہ ہیں
انکے نزدیک جناب امیرؑ امام ہی نہ تھے کیونکہ جب انکے اعتقاد میں جناب امیرؑ نے
اپنے ہاتھ سے ہزارہا اہل ایمان کا خون کیا تو خلافت کیسی الغرض یہ عجب طور ہیں
بالکل اہل خلاف کے دور میں جناب مولوی سخاوت علی صاحب کہ مشاہیر علمائے
اہلسنت و محقق لاجواب تھے شہر جونپور میں آسمان علم کے آفتاب تھے اپنی کتاب
تقوئے میں صاف لکھتے ہیں کہ جناب امیرؑ و بقیہ گیارہ امام سب امام باطنی تھے
انکو خدا نے امام کیا تھا اور خلفائے ثلثہ کو مسلمانون نے سردار و پیشوا بنایا تھا

چنانچہ چند فقرے بحث امامت کے مندرجہ کتاب تقوےٰ موصوف تحریر کرتا ہون قولہٗ
امامت کے معنی پیشوائی اور شرع مین مراد پیشواے دین سے ہے اسکی دو قسم ہین ایک
ظاہری پیشوائی یعنی حکومت مسلمانون کی جس سے جاری کرنا حدود و قصاص کا اور
فیصلہ معاملات کا ہو سکے اور جہاد قائم کرے دوسرے باطن کی پیشوائی کہ سرداری
خدا کیطرف سے ملے اور ولایت عطا ہو اور حکومت باطنی ملے اور وہ مقربین بارگاہ الٰہی
ہوتے ہین سو شیعون نے امامت ظاہری باطنی کا فرق نہ سمجھا دونون کو ایک کیا
یہ کیونکر ثابت ہوا کہ صحابہ امام باطنی علی مرتضےٰ کے منکر تھے سب صحابہ حضرت علی رضی اللہ
عنہ کو اپنا پیشواے باطنی سمجھتے تھے اور انکو امام خدا ہی نے کیا تھا انکی طاعت سے
کسی کو انحراف نہ تھا یہ خیر خواہ عرض کرتا ہے اب سلامت اسی مین ہے کہ امامت کا اعتقاد کرے
اور حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ اور سب اماموں کو امام جانے اور چار خلیفون کو خلیفہ
برحق سمجھے فقط اب مین گذارش کرتا ہون کہ ناظرین اس اختلاف کو غور کرین اور اس بات
کو دیکھین کہ اتنے بڑے عالم محقق جسکو حضرات اہلسنت اولیا اللہ سے جانتے و کہتے ہین
صاف دوازدہ امام کی امامت کے مقر ہین اور فرماتے ہین کہ انکو خدا نے امام کیا اور
حضرات ابوبکر و عمر و عثمان کو مسلمانون نے امام بنایا اور انھین اماموں کو عطا ہونا
ولایت کا منجانب خدا لکھا ہے اور وہی مقربین بارگاہ الٰہی ٹھہرے گئے ہین پس جو کوئی صحابہ

کی تحریر سے امام برحق کون ثابت ہوا اور کون وصی رسول اللہ ٹھہرا اور دیکھو نہی اس تحریر کو کہ یا خدا یا تعالےٰ خلفائے ثلثہ سے شل اسد اللہ الغالب کے ڈرتا تھا الخ معاذ اللہ یہ کس ملعون نے کہا کہ خدا جناب امیرؑ سے ڈرتا تھا یہ اعتقاد اہل ضلالت کا ہے بلکہ جناب امیرؑ ایک خاص بندے خدا ے پاک کے تھے جنکا حال خوف خدا سے یہ تھا کہ حالت نماز مین اسقدر خوف الٰہی غالب رہتا تھا کہ آپ کو دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہین رہتی تھی اور بخوف حساب و کتاب آخرت تا بہ زیست سیوائے آر د جو کے دوسرا کوئی غلہ نہین کھایا بخلاف وہ لوگ کہ حکومت کی تاٹ پر بیٹھ کر جو چاہا خلاف حکم خدا و رسول حکم دیدیا جس حلال کو چاہا حرام جس حرام کو چاہا حلال بنا دیا اور جو جو حرام و حلال چاہا کھا لیا۔ دکھانیکو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے مگر آستینوں مین بت چھپا لیا کلام ربانی کو الٹ پلٹ کر ادہر کا اُدھر کر دیا آیات مکی و مدنی کو خلط ملط کر کے مقدم و موخر کر دیا عترت رسولؐ سے عداوتین کرنے لگے طرفداران علیؑ ابن ابیطالب کی دشمنی مین قدم دھرنے لگے یہانتک کہ محمدؐ ابن ابوبکر اپنے خلیفہ زادے کو چھوڑ انکا ان علیؑ سے ناحق منہ موڑا تبلاؤ کہ مخالف خدا و عترت محمد مصطفےٰؐ کون بہشت ٹھہرا اور کون بد نصیب سزاوار عذاب سخت ٹھہرے ۵ دشمن آل عبا غیر من ایمان کھو کر ÷ اور ہمین پاک رہی شیعۂ حیدر ہو کر ÷ مندرجہ صفحہ ۱۶ و ۱۷ چند فقرے بے بنیاد اسر خلاف قیاس نسبت

عقیل و عباس کے جسکا مطلب بالکل غلط و بہتان بلکہ خالی از کار شیطان نہیں تحریر کر کے

یہ بھی لکھا ہے کہ شیعے اکثر اولاد حضرت زہرا ولاد حسنیہ و حسینیہ کو کافر سمجھتے ہین **جواب**

استغفر اللہ شیعے ہرگز ایسا نہین سمجھتے تم نے البتہ عداوتا اولاد رسول اللہ کو یا ہ اللہ

کافر کہا کیونکہ سوا اولاد حضرت زہرا کے اولاد رسول کون ہے جنکو بحیلہ شیعون کے

تم نے صاف کافر کہا ہر جگہ ہمارا تمہارا ایمان ظاہر ہوتا جاتا ہے شیعے ان لوگون کو بالضرور

کافر و مردود جانتے ہین جنکو خدا و رسول نے کافر کہا ہو گو وہ کیسا ہی شد جنکو اہلبیت نبوت

سے دشمنی ہو یا انحضرت پر طعن و تشنیع کرین یا برا سمجھین یا انکی دشمنون سے دوستی کا دم بھرین

تمھین بتاؤ ایسے لوگ کافر ہین یا نہین اہلسنت البتہ ان لوگون کو جنھون نے آل رسول

سے عداوتین کین یا کرین اولیای کرام جانتے ہین اور ادنے ادنے فقیرون کی قبرون پر

کن اعتقادات سے یا ترون کو جاتے ہین درگاہ درگاہ کہتے زبان خشک ہوتی ہے انکی

قبرون سے لپٹ لپٹ کر روتے چلاتے ہین چند مقام ہم نے بچشم خود دیکھا ہے چنانچہ

رودھولی مین شاہ صاحب کا ایکدن لنگوٹ شریف ایکدن سونٹہ شریف نکالا

جاتا ہے ایک روز نا وچھڑی شریف ایک روز پچھنی شریف نکالی جاتی ہے اور لوگ سب

گرتے ہین بلا مبالغہ ایک ایک لٹیا ایک ایک آدمی کو ملنا دشوار ہوتا ہے اور جب گدی

نشین صاحب قبر پر چلتے ہین تو معرکہ لائق دید ہوتا ہے فصادیون کا وہ آگے آگے گاتا

بجانا پیچھے پیچھے گدی نشین صاحب کا چلنا اور دو دو قدم پر پا ہوکرنا الغطیۃ للہ لوگو کا
اُنپر اپنا ہاتھ اُنکے بدن سے مس کر نیکو گرنا اللہ کی پناہ ہزارہا آدمی بوجہ کشمکش ہجوم
کے دُور دُور سے چادرین و پٹے اُنپر پھینکتے ہین جب وہ کپڑا اُنکے جسم سے چھو جاتا ہے
تو اُسکو آنکھونسے لگاتے ہین اُنکے قدم کی خاک بچون کو چٹاتے ہین یہ کیفیت اہلسنت
کے اعتقادات کی ہین مگر کربلائے معلےٰ کے نام سے جہان فرزند رسول دفن ہے لرزہ آتا ہے
جانا کیسا شیعونکا جانا سُنکر غصہ آتا ہی عجب الٹی گت ہے بالکل اُلٹی سمت ہی محبان علی کے
دشمن دشمنان علی کے دوست یہان تک کہ اپنے مرشدزادے جناب خلیفہ اول کو صاحبزادے
محمد ابن ابوبکر کو بھی بوجہ ہونے شیعہ علی و دوستدار آل نبی کے بُرا سمجھنے لگے عداوت علی تو
بات بات مین جتاتے ہین اور اپنے کو دوستدار بتاتے ہین استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ مندرجہ
صفحہ ۱۰ قولہ ایک مرثیہ گو جو مثل میان دبیر و انیس کے انگشت نما تھا بلکہ فصاحت
و بلاغت مین مانند میر مونس و دلگیر کے یکتا تھا ایکروز چند بند قلمبند کرکے ایک
امیر کی خدمت مین لے گیا اور بعد مجرا بجالانیکے فخریہ عرض کی کہ قبلہ حضور کی تفریح
کے لئے ایک نئی بندش کا مرثیہ کہکر لایا ہون قسم حضرت عباس علمدار کی بطفیل جسکا کہ شا
اہانت اہلبیت رسول اللہ و مصائب جگر گوشگان اسد اللہ کا وہ مضمون تحریر کیا
ہے جسکو سُنکر چشم آسمان گریان ہو دل مہر و ماہ بریان ہو امیر نے کہا کہ تمکو کسی ملا کا

مزاج کیسا ہے تمھاری ہمشیرہ کیسی ہین مرثیہ گو کا دم بند ہو پھر امیر نے پوچھا تمھاری دختر کا مزاج تو خوش ہے جب مرثیہ گو نے دختر کا لفظ سنا لال پیلا ہو گیا اور غصہ کی حالت مین کہنے لگا کہ قسم ذو الفقار حیدر کرار کی اگر اسوقت تلوار ہوتی تو سر ادھر سے جدا کر دیتا کیا کرون جناب امیر کی طرح مجبور ہون تب امیر نے کہا کہ ہمنے پوچھنے مین تو تم اسقدر بگڑے اور جب تم لوگ برے تپاک سے ممبرون پر چڑھ کر اہلبیت رسول کی کس خوشی سے توہین کرتے ہو اور مجلسونمین سنا سنا کر پڑھتے ہو اُسوقت روح پر فتوح حضرت رسول کی کسقدر بیزار ہوتی ہوگی یہ سنکر مرثیہ گو نے سید صاحب سے لکھنو کا لیا **جواب** یہ نقل بہت صحیح ہے مجھسے بھی ان مرثیہ گو صاحب سے خوب ملاقات ہے مجھ سے کہتے تھے کہ ہم سے ایک ناصبی نے یون گفتگو کی ہم نے کہا کہ قرآن مین خدائے پاک نے قصہ حضرت مریم و حال زنا ارشاد فرمایا ہے مفسرون نے بھی تفسیرون مین بکمال تصریح و تشریح ارقام کیا ہے پس حضرت عیسیٰ کہ زندہ موجود ہین مفسرون سے ضرور ناخوش ہوتے ہونگے بلکہ معاذ اللہ خدا سے بھی بیزار ہونگے یہ کہکر ہم نے کہا کہ کیون کیا بیزار ماری اور چاہا ہم نے کہ ناک اُس مردود کی کاٹلین بادشاہ نہیں جو اُوڑا دین ملازم اُسکے دوڑے ہم بھاگے تب مین نے کہا کہ اگر مارے ہی جاتے تو کیا کرتے مرثیہ گو صاحب نے کہا کہ مجبوری تھی ہم تو ایک چھوٹے آدمی ہین ہمسے بڑے بڑی صبا پر

تو سر مبر جوتے پڑے تھے انھوں نے کیا کیا اُسی طرح ہم بھی مجبور تھے میں ایکبات اور پوچھتا ہوں کہ تم لوگ مصائب اہلبیت پر تو مضحکے کرتے ہو اور ذکر مصائب کو تفریح طبع سمجھتے ہو اپنے بڑے گرو مولوی عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کو جسنے باوجود تعصب کے اپنی کتاب سر الشہادتین میں مصائب اہلبیت لکھکر بنسبت سامعین کے بہت کچھ ثواب تحریر کئے ہیں انکو کیا کہتے ہو یا جیسا مولف روضۃ الصفا کو شیعہ بنا دیا اُسی طرح محدث صاحب کو بھی شیعہ بنا دو گے خدا کرے ایسا ہی ہو جاوے کہ قاف سے قاف تک ایک مذہب شیعہ علی ابن ابیطالب کا سب اختیار کریں اور مولف اہلحیا یہ امر بھی لائق استفسار ہے کہ آپکو بی بی عائشہ صاحبہ اپنی اُم المومنین پر کچھ تاسف نہیں آیا کہ سر میدان بے پردہ مصروف جنگ رہیں یہاں طلحہ و زبیر کو غیرت معلوم ہوئی کہ اپنے نبی کی زوجہ کو بے پردہ اُنکی پر چڑھا لڑتے و لڑاتے پھرتے ہائے افسوس کیسا یہ دین ہے کہ جن جن لوگوں نے عترت خیر البشر سے عداوتیں کیں خواہاں فوت رہا کئے اپنے لوں کے کینے نکالا کئے ہیں وہی لوگ اولیائے اللہ ٹھہرے جاتے ہیں اور پھر وہی لوگ اپنے کو دین محمدی میں فرماتے ہیں کتنے شرم معلوم ہوتی ہے کہ اظہار مصائب اہلبیت سے بزرگوں کے ظلم و ستم آشکار ہوتے ہیں استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ مندرجہ صفحہ ۹ تا ۱۲ ذکر دلائل خلافت خلافت دستگاہ اول بالکل غلط و قیاسی جو جا بجا لکھتے چلے گئے کوئی ثبوت کتابی نہ دار دا اور آخر میں اسے قائم فرماتے ہیں قولہ حضرت رسول نے خطبہ

آخری مین عام قریش کالفظ فرمایا پھر تخصیص جناب امیر کی خلافت کی کہان سے سمجھی گئی جناب امیر کو اُسوقت چاہتا تھا کہ حضرت سے بدیدہ گریان و بسینہ بریان التماس کرتے کہ آپ نے ہمارا حق بلافصل خلیفہ ہونیکا زائل کر دیا الی آخرہ **جواب** وہ لوگ سینہ بریان تھے جنکی وجہ سے خاندان نبوّت برباد ہوگیا اور دیدہ گریان وہ لوگ ہین جو اُن دل کباب لوگون کی آتش الم مین جلے جاتے ہین ارشاد رسول کو کسی کتاب سے سند لاتے ہوتے یا کوئی مضمون اپنی ہی کتاب کا استدلال کے ساتھ سنائے ہوتے جس سے معلوم ہوتا کہ صاحب استعدد ہو ولو فرضنا اگر صحیح بھی ہو تو جناب امیر کیا قریشی نہین تھے آخرہ وہ بھی قریش تھے جناب ابوبکر کی قریشیت کیون مخصوص ہوگئی عجب معاملہ ہے کہ جس قریشی کے لئے بروز غدیر نسبت خلافت کے ارشاد ہو چکا ہو یعنی اُس روز جو خلیفہ ہو چکا ہو وہ سب لوگون مین افضل بھی وہی ہو وہ خلیفہ سمجھا جاے اور سے غیر سے پچھلیان صرف قریش ہونے سے خلیفہ بنالئے جائین **شیخ ابوالقاسم** اصفہانی کہ ایک عالم معتبر اہلسنت کے و مشہور و معروف بامام راغب ہین کتاب **محاضرات** مین رقام فرماتے ہین کہ روایت کی ابن عباس نے تھا مین ساتھ عمر ابن الخطاب کے ایک رات کو پس پڑھا عمر نے ایک آیت شان مین علی ابن ابیطالب کے بعد اسکے کہا قسم اللہ کی اے پسر عبد المطلب تحقیق کہ تھے علی ابن ابیطالب تم لوگون سے سب باتون مین افضل اور ہم سے و ابوبکر سے خلافت

میں پس کہا میں نے کہ چھوڑ دو خلافت کو اور سپرد کرو علیؑ کو زبیر ابن بکار کہ اہلسنت
میں ائمہ والاتبار و عالموں میں صاحب اعتبار و فعال میں ثقات جلیل القدر ہیں مناقب و
مناصب انکے تاریخ خطیب و تاریخ ابن خلکان و تاریخ یافعی و تہذیب الکمال و تہذیب
التہذیب و کاشف ذہبی و انساب سمعانی و تقریب عسقلانی وغیرہ میں مسطور ہیں کتاب موفقیات
میں تحریر کرتے ہیں کہ کہا عمر ابن الخطاب نے عبداللہ ابن عباس سے کہ میں پاتا ہوں علی ابن ابیطالب
کو مظلوم پس کہا عبداللہ نے کہ پھیر دو علی کی جانب اُس چیز کو جس سے ہونا ظلم کا سمجھتے ہو تب
کہا عمر نے کہ علیؑ عمر میں کم تھے یعنی کم سن تھے اسلئے خلافت نہیں دیگئی تب کہا عبداللہ نے
کہ واللہ نہیں چھوٹا سمجھا اللہ و رسولؐ نے علیؑ کو اسوقت کہ جب فرمایا رسولؐ نے علیؑ سے
کہ تم لیلو سورہ برأت کو ابوبکر سے اور پہنچا دو اسکو اہل مدینہ تک اب فرمائیں حضرات اہلسنت کہ خلیفہ
صاحب جناب امیرؑ کو امر خلافت میں اپنے لوگوں سے اور سب امروں میں سب لوگوں سے افضل
و بہتر بھی سمجھیں اور یہی ظلم کی بدولت مظلوم بھی جانیں اور پھر اسی ظلم کو جائز بھی کہیں یہ
انقلاب کیسا ہے اور آپ لوگ بھی اپنے علمائے عظام کی ان تحریرات پر مطلق توجہ نہیں
یہ معاملہ کیا ہے اور دیکھو اس بات کو کہ جناب عمر کے اس قول سے بھی ثابت ہوگیا کہ خلافت
خلفائے ثلثہ کی بحکم خدا و رسولؐ نہیں تھی صرف بنیاتی تھی پس اس ظلم و زیادتی کو کیوں
جائز رکھا بلکہ ان لوگوں کو چاہتا تھا کہ بروز غدیر جب جناب امیر خلیفہ و وصی کیئے گئے

تھے حضرت رسول ہی سے فریاد کرتے وا اپنے گریبانون کو چاک کر کے حضرت ہی سی کہتے کہ
آپ علی کو وصی کرتے ہین ہر گز ایسا ہونے پاویگا ہملوگ ضرور خلافت لے لینگے بلکہ
ذرہ سی تو بات تھی کہ حضرت رسول سی آمادۂ جنگ ہو جاتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ اللہ
خوف سے اُنھین صاحبون کو خلیفہ کر دیتے یعنی اپنے حکم اول سے باز آکر درگاہ باریتعالے
مین بھی معذرت کر لیتے پس ہر گاہ ایسا نہین کیا تو اُسکے خلاف نہین کرنا چاہتا تھا
کیونکہ اُس حکم سے تخلف کرنا مشتمل بر دغا ہو گیا اور اسوجہ سے سنزاوار پرس آخرت
ہو گئے ارے میان لاکھ طرح گھوم پھر کے جھوٹی جھوٹی روایتین حدیثین بنایا کرو یا
خطبے وضعی گڑھا کرو کچھ بن پڑیگی خلیفہ بلا فصل جناب امیر ہی ٹھہر ینگے ہان تم اپنی
ایسی کئے جاؤ بزرگون کیواسطے جان دئے جاؤ مگر حاصل اسکا جز مشت خود بر
کلہ خود باید زد کچھ نہوگا ے دست بیچارہ چون بجان نرسد • چارہ جز پیرہن
دریدن نیست • مندرجہ صفحہ ۲۲ ترجمہ حدیث قولہ فرمایا رسالتمآب صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ اگر زید مارا جائے تو جعفر و جعفر مارا جائے تو عبداللہ سردار بنائے جائین چنانچہ
بموجب ارشاد حضرت کے ایک کے بعد ایک کا سردار بنانا جس طرح بالفعل انگریزونمین
دستور ہے کہ اگر ایک سردار مارا جاتا ہے تو دوسرا قائم کر دیا جاتا ہے اور اس کارروائی
سے فوج نہین بگڑتی جائز و درست ہو گیا اور اسی ارشاد کے موافق جناب ابوبکر

بعد رسول اللہ خلیفہ بنائے گئے **جواب** واہ واہ کیا خوب ثبوت خلافت ہے

ہمکو بھی ایک بڑا ثبوت معلوم ہے دستور ہے کہ مسجد و نمین بہت مولوی صاحب

شیخ صاحب مرزا صاحب خانصاحب واسطے نماز کے جمع ہوتے ہین جب نماز کو کھڑے

ہوے ایک نے دوسرے دوسرے نے تیسرے کو امام ہونے کو کہا اس عرصہ مین کوئی

جولاہہ صاحب بھی گرگہہ چھوڑکر پہنچ گئے منہ تو بناہی تھا وضو بھی بنالیا کچھ لوگ اُن سے

بھی کہنے لگے وہ چٹ پٹ امام بنکر نماز پڑھانے لگے اسی طرح جناب ابوبکر بھی خلیفہ

کئے گئے لیکن اس حدیث نے سابق کی اُن حدیثوں کو جس سے خلافت بنائی گئی

کلیتاً منسوخ کردیا کیونکہ اب تو فوج انگریزی کی کپتان صاحب بنگئے یعنی خلافت

حضرات ثلثہ کی بالکل فوج انگریزی کی قاعدے کی سی ٹھہر گئی نصی ہرگز نہین

ٹھہری مجھے ایسی تحریر نہایت پسند ہی کہ خود ہی کہے خود ہی جھٹلا نے بمصداق

آنکہ دروغ گو را حافظہ نباشد سبحان اللہ و نعوذ باللہ مندرجہ صفحہ ۲۸ بیعت کرنا حضرت

امیر المومنین کا ساتھ جناب ابوبکر کے اور بیان اس بات کا کہ کہا ابوسفیان نے حضرت

امیر علیہ السلام سے کہ اگر تو خواہی این وادی را پر از سوار و پیادہ گردانم علیؑ گفت کہ

کہ اے ابوسفیان تو ہمیشہ در ایام جاہلیت فتنہ می انگیختی حالا نیز میخواہی کہ در اسلام

فتنہ احداث کنی **جواب** حضرت کے اس ارشاد پر اظہار بیعت باطلہ پر اغراہی اس

فرمانے سی بیعت کرنا کیونکر ثابت ہوگیا اگر آپ نے فرمایا بھی ہو تو یہ ارشاد آپکا اس معنی سے ہوگا کہ ابوسفیان کے قول و فعل کا اعتبار نہ تھا اگر فوج اسکی آتی تو نہ معلوم کس سے لڑ پڑتا آخر ذرا سی بات پر کہ اسکے پوتے یزید کی نسبت طمع حکومت شام کی دیدی گئی فوراً پھر گیا یعنی ایسے کلام کی خوف نے خاندان نبوت کا خاتمہ کرادیا پس بیعت کیسی اور کہاں ہوئی اسجگہ کسی شخص کا آگ لیکر جانا واسطے جلانے خانہ حضرت سیدۃ النسا بضعۃ رسول کبریا علیہم التحیتہ والثنا کے اور غضبناک ہونا جناب سیدہ کا دوسر ایک شخص سے اور نہ بولنا اس شخص سی تا حیات اپنی بالکل نوش کرگئی اور حدیث فاطمۃ بضعۃ منی فمن غضبہا اغضبنی کو تناول فرماگئے ہاے پیٹ ہاے پیٹ اسجگہ سے اصل بات کو صاف اڑا دیا یعنی حضرت امیر نے وقت طلب ہونے بیعت کی جناب ابوبکر سے یہ کیون فرمایا کہ تم لوگ ناحق ہمارا حق لئے لیتے ہو اور جناب ابوبکر نے کیون کہا کہ یا علی تم شریک شوری کے نہیں ہو سے سمجھا گیا کہ تمھین خلافت منظور نہین ہے پھر جناب امیر نے ارشاد کیا کہ کیا مین بھی تم لوگون کی طرح دفن و کفن رسول خدا کو چھوڑ کر فکر خلافت مین دوڑتا چنانچہ یہ قصہ کتب تواریخ اہلسنت مین مثل کتاب عاصم کوفی وغیرہ کے بالتصریح درج ہی بس اس ارشاد جناب امیر سے کیا بات پائی گئی خلافت رسول کسکا حق ٹھہرا اور یہ تحریر کہ ارباب سیر نوشتہ اند و در تاریخ مستند نوشتہ ہست ناحق

لکھا کرتے ہو جس طرح اور غلط قصے لکھے ہین یہی طرح اسکو بھی لکھدیا ہوتا کہ گل
بکاولی مین یہ تحریر ہی گلزار نسیم مین یون تسطیر ہے ؎ عجب شیوہ ہے عقل و طرز خرباشد
دروغ گوید و گوید کہ معتبر باشد * مندرجہ صفحہ ۲۰ تا صفحہ ۳۲ عبارات مزخرف
بلاثبوت و کلمات غلط و بہتان بلادلیل ساتھ کمال تعصب کی لکھی ہین منجملہ اُسکے
یہ فقرات بھی ہین کہ جناب امیرؑ کو باعتقاد شیعیان اسقدر حرص تھی کہ آنجناب بروز بعیت
صدیق اکبر حضرت زہراؑ کو دراز گوش پر سوار کرکے ایک ہاتھ مین حضرت امام حسنؑ کا
ہاتھ اور ایک ہاتھ مین حضرت امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر بحالت پریشان کس مپناد
و بصورت دیوانگان کس مپرساد ہر ایک مہاجرین و انصار کے دروازون پے حفظ و
پاس ننگ و ناموس استعانت کی درخواست کرتے پھرتے تھے معاذاللہ جناب کی
کوئی یاری و مددگاری نہین کرتا تھا اور توبہ توبہ کوئی جناب کی خواری و زاری کو
خیال مین نہین لاتا تھا لکھکر صفت بھی جناب ابوبکر کی ارقام فرمائی ہے کہ جناب
صدیق فلان جنگ مین اسیر کیئے گئے فلان گھر مین زیر کیئے گئے فلان میدان مین نماز
پڑھائی فلان پہاڑ پر وعظ سنائی فلان مجلس مین دست بقبضہ ہی فلان غول مین
کلام نصیحت کہی فلان کوٹھری مین تلوار چلائی فلان بلندی سے ہیبت لائی الغرض
بہت کچھ ذکر خیر جناب ابوبکر کے جسکا نسبت ترقیم کیئے ہین اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگر فرض

کیا جاے حضرت صدیق مین جملہ اوصاف مذکور الصدر نتھے تو یہ اوصاف حضرت
امامین حسنین مین بھی تو نہین تھی کیونکہ یہ دونون صاحب بھی تو کسی معرکہ مین تشریف نہین لیے گئے
بلکہ آپ سمن خانہ جنگیان کرتے رہے اور شیعون کی کتاب روضتہ الصفا مین ہی کہ جناب
امیر بھی باجماع خلیفہ کئے گئے تھی تو شیعون کو پھر کیا اعتراض باقی رہا **جواب**
ایسی تحریر کوئی طفل مکتب بھی نکریگا جو جو دلمین آتی گئی بکتے چلے گئی ان تحریرات
منافقانہ کا جواب سخت ہی اگر لکھا جاے تو ایک کتاب خاص ہو جاے ائمہ کی شان مین کلمات
توہین لکھنے جز اسکے کیا تصور کیا جاے کہ اعتقاد و مذہب نویسندہ کا ظاہر ہو گیا بیشک
خدا و رسول کو بھی اسی طرح کہتے ہونگے خدا اسکا اجر دیگا انشاء اللہ تعالے اور یہ تحریر
تمھاری کہ شیعون کی مستند کتاب روضتہ الصفا مین ہی کہ جناب امیر بھی باجماع خلیفہ
ہوے اگر مقام غدیر مین خلیفہ ہوے ہوتے تو پھر اجماع کیون ہوتا یہ بالکل غلط
ہے ہرگز ہرگز آپ باجماع خلیفہ نہین ہوے نہ آپ کو حرص خلافت تھی حرص اون لوگونکو
البتہ تھی جنھون نے باوجود فضلیت جناب علی ابن ابیطالب کے اس حق خلافت کو لے لیا
اور رسول خدا کے دفن و کفن کی شرکت کا خیال نکیا اور اجماع اسکو نہین کہتے کہ آپ
کو خلافت سے انکار تھا لوگون نے اصرار کیا کہ آپ تو مقام غدیر خم مین وصی برحق
ہو ہی چکے تھے آپکو حرص کرنیکی ضرورت کیا تھی جس طرح آپ خلفای ظاہری کے

زمانون مین خلیفہ باطنی تھے اسی طرح بعد مین بھی تھے انکار آپکا صرف اسوجہ سے
تھا کہ پہلے تو دوسرون نے حق آپکا لے ہی لیا تھا ظاہر مین خلیفہ بنے رہے اور
بنانے والے بنا رہے تو اِس بننے و بنانے سے کیا ہوتا ہے بلکہ اِس مضمون سے یہ
بات ثابت ہوگئی کہ حضرات خلفائے ثلثہ صرف باجماع خلیفہ ہوے بموجب حکم خدا و
رسولؐ کے نہین ہوے اور صاحب روضۃ الصفا سنّی المذہب ایک مورخ اہلسنّت
کا تھا ہرگز ہرگز شیعہ نہین تھا بیعت ہی کو اُسنے غلط لکھا ہے کہ جناب امیرؑ نے
بیعت خلیفہ اوّل کی کی حالانکہ بالکل جھوٹھ ہرگز آپنے بیعت نہین کی یہ افترا و
چالاکی ہے کہ شیعہ ٹھہرا کر دلیل پیش کردی یا اِس شخص کے اعمال کی خوبی ہے کہ ہم نہین
سُنّی تم کہو شیعہ تھے نہ یہ نہ وہ معلوم نہین کیا تھے شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی
کو بھی شیعہ نہین کہدیتے جسنے صاف لکھا ہے کہ رسول اللہ نے نسبت خلافت کے
کسی کی تخصیص نہین کی ارے میان کسی بات پر قائم تو ہو تو تب مناظرہ کی راہ چلو
آخر یہی نہو کہ درمیان ہی مین تھک کر گرے اب جنبش محال ہوگئی اسجگہ مضمون
مصرعہ ہذا بہت صادق آتا ہی ع گئے دونون جہان کے کام سے وہ ادھر
کے رہے نہ اُدھر کے رہے قولہ مندرجہ صفحہ ۳۳ و ۳۴ نسبت حضرات حسنینؑ و امام
زین العابدینؑ و امام محمد باقرؑ و حضرت امام آخر الزمان علیہم السلام کے بالکل کلمات

توہین برح ہین قولہ یہ صاحب لیاقت امامت کی نہین رکھتے تھے واگر امام غائب
کی شجاعت پر ناز ہے تو یہان ہی مثال راست آتی ہے کہ نہ باباجی آوین نہ گھنٹہ باجے
اگر حسنینؑ و نیز دیگر آئمہؑ بھی کفار عرب کو فی النار کرتے تو قابلیت امامت کی رکھتے
جب یہ صفت حضرات موصوف مین مطلق نہ تھی تو دائرہ امامت سے قطعی خارج سمجھے گئے

جواب بابو امر سنگہ ٹھاکر و سنگرام سنگہ ٹھاکر جو باغیان کا سر تھے اور ان
دونون نے بھی بہت کا فرمارے ہین ضرور پیشوا سمجھے گئے ہونگے یہ جگہ مجھکو ایک نقل یاد آگئی
سابق مین ایک راجہ قوم ہنود کے ملک مین سُنی شیعہ مین بابتہ تبرے کے تکرار ہوئی
سُنی نے بحضور راجہ درخواست گذرانی کہ ہمارے پیر کو شیعے گالی دیتے ہین راجہ نے کہا کہ
تم بھی اُنکے پیر کو گالیان دو تب سُنی نے کہا ہماری کیا مجال اُنکے پیر ایسے نہین
ہین کہ ہم یا کوئی اُنکو گالی دے سکے اگر کوئی گالی دے تو کافر ہو جاوے راجہ نے کہا تم بھی
اُنھین کو کیون پیر نہین بناتے جسکو گالی دینے سے کفر ہوتا ہے ایسے پیر کیون کئے جسکو
گالیان لوگ دیتے ہین چونکہ تم بر سر ناحق ہو درخواست تمھاری خارج اس حکایت سے
یہ غرض ہے کہ اگلے سُنی سُنی تھے سب کچھ سن لیتے تھے مگر آئمہ اطہار کو برا کہنا کفر جانتے
تھے اور اب ایسے ہین کہ اُن حضرات کو جو چاہتے ہین کہہ ڈالتے ہین اور اپنے ہی مذہب
والون کے عقیدے بصداق مین کفر کے ٹھہر جاتے ہین یہان تک کہ امامون کو معاذ اللہ دائرہ امامت

سے خارج کہکر اپنے کو خارج از سلام نہین سمجھتے اور ایسی شالین لغو و کلمات ہجو
حضرت صاحب الزمان خلیفۃ الرحمان کی شان مین لکھتے ہن جنکی وجود مسعود صفات
محمود فضائل حمیدہ اوصاف پسندیدہ کے فریقین قایل و مقر ہین جو قریب آخرت
امام آخر الزمان ہوکر مکہ معظمہ مین لاریب فیہ تشریف لائینگے اور ایک دین مبین حضرت
کا قاف سی قاف تک ہوکر کل ادیان منسوخ ہوجائینگے جس طرح قیامت حق ہے
اسی طرح امامت آپکی برحق ہی بالتحقیق یہ قول ظاہر ہے منکر اسکا کافر ہے سے
انکار کیون وجود امام زمان مین ہے منکر تو شیعہ بھی نہین آفتاب کا ایک کتاب
مصنفہ کسی سنی المذہب کی دوسری نظر سے گذری اس مین بہ بحث قرآن مولف کتاب
مذکور نے لکھا ہی کہ اگر اُس قرآن کو جو امام محمد مہدی کے پاس ہوگا صحیح سمجھتے ہو تو
وہ بھی رافضی ہین انکے قرآن کا کیا اعتبار دوسری ایک کتاب اور دیکھی ہی کہ
وحید نامی ایک شخص نے تصنیف کرکے نام اسکا اپنے لیے پہلے ہی سیلاب غضب
رکھا اور اسمین بالکل توہین جناب امیر و روایات غلط و بہتان نسبت کتب شیعیان
کے درج ہین چنانچہ جواب اُس سیلاب غضب کا نار زوات لہب مصنفہ جناب سید حسن صاحب
بڑی شد و مد سے ہوچکا ہے حیرت یہ ہے کہ اس فرقہ کیا دشمن کو جھوٹھ لکھنے مین ذرا
تامل نہین ہوتا اور حالت تعصب مین اسقدر غیض آجاتا ہے کہ خیال آل ایمان ضد اکا

ڈر خوف خاتم پیغمبران کچھ بھی باقی نہین رہتا یہ وہی مثل ہے نہ خدا سے ڈر نہ رسول
سے ڈراپنے باباگروجی سے ڈریا یہ کہ نہ جسکے باپ نہ جسکی مان پسح ہی اُسکے ایمان
کہان مندرجہ صفحہ ۳۵ و ۳۶ قولہ اگرچہ آیہ قرآنی ونیز ترجمہ کاشانی مین کوئی لفظ ایسا
نہین ہے جس سی معنی صحاب سالتمآب کے سمجھے جائین مگر ملا صاحب موضوعات
ابن سبا سے درباب تحقیر اصحاب کرام یہ روایت فخریہ رقام فرماتے ہین اُسقف کہ
از جملہ جبار بود گفت ای قوم اگر محمدؐ فردا با صحاب خود بیرون آید ہیچ اندیشہ نکنید
باُو مباہلہ نمائید واگر با خواص اقربا ے خود آید از مباہلہ وے حذر کنید معاذ اللہ اس
قول سی ثابت ہوتا ہی کہ رسول خدا کوئی چیز ہی نہ تھے بلکہ حضرت کے خواص اقربا
یعنی امام المشارق والمغارب علی ابن ابیطالب الیسی قوت اسد اللہی ہیبت موسوی
رکہتے تھے جنکے طفیل مین حضرت رسول خدا غالب ہوی اگر جناب امیر رسولخدا کے ہمراہ ہوتے
توخدا بھی عرش سے اُتر آتا حضرت رسولخدا کامیاب نہوتے اور اگر اپنے اصحاب
کو لیجاتے تو حضرت بالکل دائرہ رسالت سی خارج کردے جاتے خیر تو یہی گذری کہ جناب
مولا مشکلکشای دو جہان حضرت کے ساتھ تھے اگر یہی فرض کیا جاے کہ حضرت رسول
جناب امیر ہی کی بدولت غالب ہوی تو اس سے زیادہ فائدہ حاصل نہین ہوسکتا کہ
چند نصرانی پر غالب آگئے لیکن روایت اس سے زیادہ نہین ہوسکتی جیسا کہ یہی تفسیر مین خود

مُلّا صاحب نے تحریر فرمایا ہی کہ جو کچھ رسولِ خدا کے دین متین کو شوکت وقوت حاصل ہوئی وہ سب ثمرہ کوشش اصحاب سالتمآب کا ہی نہ جناب امیر کا اور جناب امیر کیونکر علےٰ کل غالب کے مصداق ہو سکتے ہین کیونکہ باعتقاد شیعیان آپ تو ہمیشہ مغلوب ہی یہانتک کہ اپنے دین کو بھی برباد کر دیا پھر بھی آپکی شان مین علےٰ کل غالب ضرور ہی بولا جائیگا

جواب ساری جلن جناب امیر ہی علیہ السلام کی تو ہی سبحان اللہ وقت مین جلی جاتے ہین باوجود اسکے کہ جناب امیر موجود بھی نہین ہین تاہم بغض آل اعدا اتبک موجود ہین یہی تو نہین کہ مثل جناب امیر کے غلامان جناب امیر نے ہر زمانے مین بھی کسی معاندین کے باپ بھائی کو قتل کیا ہی جس وجہ سے لوگ عداوت رکھتے ہین اب مین جملہ حضرات اہلسنت سے فریاد کرتا ہون کہ آپ لوگ اِس تحریر کو دیکھیں کہ اگر محمد با اصحاب خود آید ہیچ اندیشہ نکنید باو مباہلہ کنید و اگر با اقربا ے خویش آید از مباہلہ او حذر نمائید اِس تحریر سے صرف یہی بات نہ پائی جاے ہی کہ اقربا ے حضرت رسولؐ اُس اُسقف کی نظر مین زبردست و بہادر معلوم ہوتے تھی یا علم نجوم وغیرہ سے جیساکہ اُسوقت کے کاہنان اکثر حالات گذشتہ وحال بیان کیا کرتے تھے اُسکو معلوم ہوا ہو کہ اقربا ے حضرت رسولؐ غالب رہینگے یا یہ بات ہو کہ اور لوگون کو بوجہ فراری ہونے کے کہ بعض جنگ سے بھاگے ہین اور بعض احکام رسولؐ سے انکار کیا اُس اُسقف کی نظر مین نامرد جچتے رہی ہون

پس اتنی ہی بات سے اسقدر تعصب مین آگئے کہ اقربا ے رسول کی شان مین کلمات تحقیر کہہ ڈالے یہانتک کہ خدا و رسول کی شان مین عبارتین خلاف ایمان لکھڈالین جناب امیر کی قوت اسد اللہی و ہیبت موسوی مین یا امام المشارق والمغارب و مشکلکشاے دو جہان ہونے مین کچھ شک بھی ہے واللہ باللہ ثم باللہ جسکے دل مین ذرا بھی شبہہ ہو وہ ملعون ناری ناری ناری ہے مصداق آنکہ ہر کہ شک آرد کافر گردد اس کہنے سے کہ فلان بادشاہ اگر بار رسالہ عجمیان بجنگ رود ضرور غالب آید ہرگز بادشاہ کی توہین نہین ہوئی بلکہ تعریف اس بادشاہ کی ثابت ہو گئی یعنی بادشاہ کی فوج مین رسالہ عجمی ایسا بہادر و جان نثار ہے کہ لڑائی اسکی وجہ سے فتح ضرور ہوتی ہے نہ کہ جناب رسول اللہ کے اقربا کی صفت تو خاص حضرت رسول کی صفت سمجھی جاتی ہے کہ حضرت کے اقربا و اعزا ایسے بہادر و جری جان نثار رسول ہین کہ ضرور ضرور غالب ہوتے ہین پس حضرت رسول کی تعریف سے جو اسقدر بے تاب ہو گئے کہ حضرت رسول ہی کو دائرہ رسالت سے خارج کرنے لگے و خداے پاک کو عرش سے اتارنے لگے یہ نہ سمجھے کہ اس تحریر سے خود کہان اتارے جائینگے ایسونکے واسطے اور انکے مددگاران توصیف نویسندگان کے لئے خالق العباد نے بہت مناسب مکان تجویز کر رکھا ہے انشاء اللہ تعالے ایک ہی جگہ مقام ہوگا لطف تو یہی پھر اس فتح رسالتمآب کو جناب امیر ہی

کی بدولت تسلیم بھی کرتے ہو کہ اگر فرض کیا جاے حضرت رسولؐ جناب امیرؑ ہی
کی بدولت غالب ہوے تو اس سے زیادہ فائدہ نہین ہو سکتا کہ چند نصرانی غالب ہوے
ارے میان وہی نصرانی پر صحیح غالب تھے ہوی اورون کی طرح فراری تو نہین کہلاے
اور یہ جو لکھتے ہو کہ ملا صاحب نے خود اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ جو کچھ رسولؐ خدا کی دین
متین کو شوکت و قوت ہوئی وہ سب ثمرہ کوشش اصحاب رسولؐ کا ہی نہ جناب امیرؑ
کا جناب امیر کیونکر علی الکل غالب کے مصداق ہو سکتے ہین کیونکہ باعتقاد شیعیان آپ تو
ہمیشہ مغلوب رہی یہان تک کہ اپنی دین کو برباد کر دیا تب بھی علی الکل غالب بولا ہی
جائیگا سُنیے حضرات اہلسنت اب مین پھر کہتا ہون کہ جھوٹے نطفہ حرام پر خدا کی
لعنت آپ لوگ برا نہ مانیگا دیکھو مولف صاحب زبردستی جو چاہتے ہین بکتے ہین اور
ناحق ملا صاحب و شیعیان علیؑ پر بہتان کرتے ہین اپنے دلی اعتقاد کو دوسرون پر رکھکر
ظاہر کرتے ہین اگر ایسا ملا صاحب نے نہ لکھا ہو اور شیعون کا یہ عقیدہ نہو تو جھوٹے
پاجی پر ہزار جوتے اللہ اللہ یہان تک شیطان نے بہکا دیا کہ ارشاد خدا لعنۃ اللہ
علی الکاذبین کا بھی خیال نرہا جو فقرہ لکھا غلط جو کلمہ لکھا جھوٹھ اسکی بھی غیرت
نہین کہ جب لوگ اس تحریر کو کسی کتاب مین نہ دیکھین گے تو کیا کہینگے اگر ہم یہ لکھدین اہلسنت
حضرات ثلثہ کو دل سے نہین مانتے ہین تو اس لکھدینے سے ہماری اہلسنت سزا و ثواب کے

نہونگے بلکہ ہمین کو لوگ جھوٹھا بناوینگے و فرض کردم اگر جناب امیر علیہ السلام
معاذ اللہ مصداق علی الکل غالب کے نہین تھے غلط ہی کہا جاتا ہے تو اس عبارت سے
تمھارا کیا نقصان ہوتا ہی جو تم اپنے آپے مین نہین ہو دین و ایمان سے گذری جاتے
ہو ارے میان اگرچہ حقیقتاً نہو مگر ظاہر مین تو انکو بھی اپنا خلیفہ کہتے ہو اور یہ بھی فرماتے
ہو کہ جناب امیر خلفای ثلثہ سے راضی و خوشنود ہی رہا کئے پھر اسقدر بغض دلی کی
کیا وجہ ہی سچ بتاؤ کہ ان لڑائیون مین دست زبردست ید اللہ سے کوئی تمھارا تو
نہین مارا گیا ہے کیسے وہ خلیفہ تھے جنکی شان فضیلتین بنا بنا کر بڑھائی جاتی ہو اور کیسے
یہ خلیفہ ہین جنکی فضیلتین چھپا چھپا کر بات بات مین توہین فرمائی جاتی ہے واہ واہ
بھگوڑون کی اتنی پچ کہ مارنیکو ایک مچھر نہ مار سکے زبان سی سپاہی بنا دیا اور حیدر کرار
داماد احمد مختار کی شان مین ایسے کلمات توہین لکھڈالے کہ معاذ اللہ وہ ہمیشہ مغلوب
رہے لعنت بر دروغگو خود ہی لکھتے ہو کہ ترجمہ کاشانی مین کوئی لفظ ایسا نہین ہے
جس سے معنی اصحاب کے سمجھے جائین پھر تحقیر اصحاب کرام کہان سے پیدا کی یہان وہی مثل
صادق آئی کہ چور کی ڈاڑھی مین تنکا ارے کمبخت ہماری آقا نے مدار تو ایسے
غالب من کل غالب ہین کہ ہر حرکو مین غالب ہی تھے آی یہانتک کہ بے ایمانون کے
ظلم و ستم پر صبر مین بھی غالب ہا گئے اور تیرہ سو برس سے اب تک دشمنان دین اس نام گرامی

کے مٹانے کی فکر مین رہے مگر نہ مٹا ہمیشہ غالب ہی رہا کوئی ملت کوئی مذہب
کوئی دین کوئی فرقہ کوئی گروہ کوئی مقام کوئی ایسا دیار نہین جہان یا علیؑ مدد کی
پکار نہین و یہ ابر جال انکے جنکے بڑھاتی چلے آے مگر کوئی نہین جانتا کہ فلان فلان
فلان کون تھی جس سے چاہو پوچھ دیکھو جہان چاہو امتحان لے ہو فاعتبر و یا اولے
الابصار مندرجہ صفحہ ۳۶ مذکور قولہ اگر خلفائے ثلثہ کافران عرب و عجم کو مسلمان
نکر دیتے اور اسلام کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے تو کون آپکو رسول اللہ کہتا
اور کیونکر بعثت آپ کی صحیح سمجھی جاتی اور وعدہ صادق خدا کا کذب ہو جاتا بلکہ تمامی
روی زمین پر کوئی خدا کا نام لیوا بھی نہوتا ملا صاحب با وجود اقرار فضیلت خلفائے
ثلثہ کے آخر مین لکھتے ہین کہ جناب امیر ہی خلیفہ رسول تھے **جواب** حضرات ثلثہ
واقعی ایسے ہی تھے کہ مشرق سے مغرب تک اسلام کو پھیلا دیا اگر اسقدر نہ پھیلاتے تو تم
ایسے لوگ کیونکر پیدا ہوتے سچ ہے خلفائے ثلثہ معاذ اللہ ضرور خدائی کرتے تھے
انھین کی بدولت خدا کی خدائی نبوت محمد مصطفےٰ کی بادشاہی قائم رہگئی ورنہ بیشک
نام لیوا خدا کا باقی نرہتا بڑی خیریت یہ ہوئی کہ حضرات موصوفین آدھی عمر مین مسلمان
ہوے تھے اسیوجہ سے ایک ہی جہان مین خدائی کی اگر بچپنے سے ایمان لا ے ہوتے تو
عرش پر جلوس فرماتے دونون جہان مین خدائی کر دکھاتے لیکن معلوم نہین کہ قبل

زمانہ حضرات ثلثہ کی خدا کی خدائی کیونکر قائم رہتی کیون صاحب مُلّا صاحب نے خلفاے ثلثہ کی فضیلت کا کہان اقرار کیا ہی جھوٹے پر خدا کی لعنت اور اور انسان کی اور ملائک کی اور سب کی ایضاً مندرجہ صفحہ ۴۶ سطور قولہ مُلّا صاحب کو خلافت جناب امیرؑ پر کیون ناز ہی حضرت کی ذو الفقار تو کسی کافر کی گردن بھی کبھی نہین پھری شیعہ اپنے مفسر کی لسّانی پر غور کرو اور بیچارے کو تعصب پر پھوٹ پھوٹ کر رو و کہ وہ زبردستی آیہ مباہلہ کو بھی خلافت پر قیاس کرتے ہین اور منہ زوری سے مرغ کی ایک ہی ٹانگ بتاتے ہین اور مُلّا صاحب نے کوئی تاریخ اہل تشیّع کی ملاحظہ نہین کی بلا تحقیق جناب امیرؑ کی شان مین یہ مصرعہ ترقیم فرماتے ہین ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ اگر تمام روے زمین کے شیعے جمع ہو کر کوئی لفظ آیہ مباہلہ مین ایسا دکھاوین جس سے جناب امیرؑ مصداق خلافت کے سمجھے جاوین تو شاید مُلّا صاحب کے دعوے کی تکذیب اہلسنّت نکر سکین **جواب** پھر ہمکو غصہ آگیا پھر ہم بول اٹھے جھوٹے پر لعنت بو بو یار و ہشیار د کیون جی اس بکنے سے حضرت کی شجاعت چھپ جائیگی آفتاب پر خاک پڑ جائیگی جنگ خیبر مین رسول خدا نے کسکو دوست خدا فرمایا کسکو فاتح خیبر ارشاد کیا کسکو علم فوج عطا ہوا کسکا علم تیمم کے اندر دآیا الٹ دینا در خیبر کا کسکو یاد نرہا

خندق پر پل بنا دینا سبکو فراموش ہو گیا اپنے چچا حرب سے پہلوان کا ڈوٹکڑے
ہونا بھول گئے جنگ جمل سے کسکی ماماں بھاگین جنگ صفین مین کسکے بزرگون
کا قتل عام ہوا کسکا اس جنگ مین نام ہوا کتاب مدارج النبوۃ میں درج ہی بروز
جنگ اُحد منقبت حیدر کرار مین کہا رضوان خازن بہشت نے لَا فَتےٰ اِلَّا عَلِیْ
لَا سَیفَ اِلَّا ذُو الْفِقَار حسبکو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا میں یون
لکھا ہی لَا سَیفَ اِلَّا ذُو الْفِقَار لَا فَتےٰ اِلَّا عَلِیْ الکرار اسی ذوالفقار کا ذکر تم نے کس
توہین سے کیا ہے معلوم ہوا کہ بڑی عیار ہو کتابین دیکھیں نہین مناظرہ کو تیار ہو پس
مفسر غفران مآب کی نسبت جو کوئی بھونکے اسکا یہی جواب ہے کہا انہو کا علمون
پر طعن کرنا مطابق اس مثل کے ہے کُتے کے سینگ نہین بھونکے نہ کیا کرے معنی آیہ
مباہلہ کے وہ لوگ کیا جانین جو کھڑی ہو کر یا ایک ٹانگ اُٹھا کر پیشاب کرین واقعی سارا
قرآن جناب ابو بکر کی شان مبارک مین تو آیا ہی وا اُنہی مضمون مین پکڑی کہ جس سے
آگے نہین بڑھ سکتے بقول شخصے جولاہے کی دور کھونٹی تک اُدہر مضمون مصرعہ نوشتہ جناب
مُلا صاحب پر ع اُپخہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۰ کیسا صادق ہو فی الحقیقت
تعریف جناب امیر کی ایسی ہی چیز ہے جس سے دوستون کو راحت دشمنون کو مصیبت ہو گی سچے
شیعے کوئی لفظ کیا تمکو دکھائینگے خدا نے جو دکھایا اور نبی نے جو سنایا وہ تو سوجھتا ہی

نہین سوجھیگا وہی جو ہمیشہ سوجھتا ہے بقول شخصے اندھونکو سوجھی بہار آج لوکہی کی
مجنونیت پر شیعون نے خوب قہقہے لگای زبردستی گدہے کی گردن اونٹ ہی کی سی بتاتے
ہین شیرون کو بکری والے ستاتے ہین ؎ نیابد لطف ایمان خرس مبک
چہ داند بوزنہ لذات ادرک ❊ مندرجہ صفحہ ۳۳ قولہ ہنوز کسی شیعہ کو دعوے اسلام نہین ہے جب
کسی میر صاحب سے دریافت کرو تو آپ کو امامیہ فرماتے ہین اور جب کسی سید صاحب سے
پوچھا جای تو آپکو شیعہ بتاتے ہین اور جب کسی مرزا صاحب سے کہا جاتا تو آپکو اثنا عشری
جعفریہ کے چیلون مین بیان کرتے ہین برعکس اسکے سنی لوگ اپنی کو اہل اسلام کہا کرتے
ہین **جواب** بقول تمہاری شیعون کو خالی دعوے اسلام نہین دعوے غلامی
حیدر کرار و آل اطہار رسول کبار بھی اسکے ساتھ ضروری تمکو البتہ برسون تک
اسلام کا دعوی تھا کلمہ سے کچھ اور ہو گئے اور سچ ہے شیعون کا یہی طریقہ بیشک ہے
کوئی اثنا عشری کوئی امامیہ بتاتا ہی ہر شیعۂ علی اپنی کو حیدری جتاتا ہی اہلسنت البتہ
اس طریقۂ حق سے خارج ہین کوئی حنفی کوئی سنت وجماعت کوئی سنی کوئی صاحب
ریاضت کوئی صوفی کوئی چیپق الدین کا مرید کوئی غلام معاویہ کوئی بندہ یزید کوئی
شاہ مدار کا چیلا کوئی سوتیلی مان کا اکیلا بتاتا ہی مگر نظر سکی مسلمانی ہی پر رہتی ہی ہم
بھی خوش ہین انھین سنکو خوب مسلمانی دیکھو مندرجہ صفحہ ۳۸ قولہ از محمد باقر و جعفر صادق

مروی است کہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الے آخرہ نازل شد بعد ازان کہ حضرت
رسالتمآب امیر المومنین را خلیفہ خود گردانید در روز غدیر و فرمود من کنت مولاہ فعلیؑ
مولاہ الے آخرہ کیا خوب یک شد دو شد اس روایت سے تو ملا صاحب نے آیہ
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک کو منسوخ ہی کر دیا شیعون کو چاہیئے کہ بموجب
اپنی روایت و قول ملا صاحب کے آیہ یا ایہا الرسول بلغ کو استدلال پکڑین ورنہ
امام صادقؑ کا نام کاذب ہوگا اور بکثرت کتب شیعہ مین مرقوم ہے کہ جتنی خرابیان
پیدا ہوئین وہ سب امامت دستگاہی کے زمانہ خلافت مین ہوئین اس صورت مین آپ
کیونکر مصداق آیہ الیوم اکملت لکم کے ٹھہر سکتے ہین ملا صاحب کے استدلال بیجا پر تو
طفل دبستان بھی قہقہہ لگا سکتا ہے افسوس شیعون کے مفسرین کیسی تاویلات ناسزا
کرتے ہین جس سے صاف ہجو ملیح جناب امیرؑ کی سمجھی جاتی ہے **جواب** کیا کیا واہی
تباہی بکتے ہو معلوم ہوا کہ الف کے نام ب بھی نہین جانتے اگر جانتے ہو تو صرف جناب
امیرؑ کی عداوت جانتے ہو اور راوی حدیث حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہم
السلام کو برہ چالاکی قرار دیتے ہو تاکہ جہلا تمہارے مذہب کے سمجھین کہ اہلسنت کی کتابون
مین نہین ہے صرف شیعون کے یہان ہے اگر انھین ہون تو دیکھو تمہاری ہی کتب مین جو
ہے کہ آیہ یا ایہا الرسول الے آخرہ و الیوم اکملت لکم دینکم کو علامہ نیشاپوری نے اپنی تفسیر

مین امام واقدی نے اسباب نزول مین احمد ابن حنبل نے ابو سعید خدری سے
زید ابن ارقم نے سعید ابن وقاص سے مالک نے موطائی مین بالتصریح لکھا ہے وصحیح
بخاری وصحیح ترمذی وسنن ابی داؤد و مشکواۃ وغیرہ مین بالتفصیل درباب خطبہ
غدیر خم کے مندرج ہی پھر یہ جھوٹھ جھوٹھ تحریر و منافقانہ تقریر ناحق ٹھہری یا نہین
شیعیان حیدر کرّار تو نہین آقائے نامدار کے غلام ہین ذات پاک کو اُنجناب کی افضل العباد
واکمل الاجتہاد سمجھتے ہین اُنکی کتابو مین ایسی منافقانہ باتین کیون ہونے لگین بلکہ ایسے
مضامین کُتب اہلسنت مین بھی جو اُن جناب کے مخالفین کے دوست ہین نہین پائے جاتے
ہان آپکے مانند ہر زمانے کی اکثر حضرات سنّت وجماعت جو اپنے کو ظاہر سُنّی حنفی بیان
کرتے ہین البتہ یہ اعتقاد پر از فساد رکھتے ہین اس شہر جونپور مین بھی اس قسم کے لوگ
ہین چنانچہ ایک شخص حافظ قرآن کہ احتیاطاً نام اسکا مین نہین لکھتا چند اشخاص کے
مجمع مین جس مین مین بھی شریک تھا صاف کہنے لگا کہ حضرت رسولؐ کیا کسی کی شفاعت
کرینگے جسکا جیسا اعمال ہوگا ویسا ہی اسکو اجر ملے گا پیغمبر صاحب تو صرف بندون کے
ڈرانے کیلئے آئے تھے کہ نیک کامون کا ثواب سُنادین بدباتون کے عذاب سے ڈرادین اسیطرح
تم بھی ہو کہ حضرت امام جعفر صادقؑ کو معاذ اللہ کاذب کہدیا اور خرابیون کا واقع ہونا بوجہ
جنگ امیر علیہ السلام کے حوالہ کُتب شیعیان لکھدیا ہی حالانکہ بالکل غلط ہے یہان پھر ہم

کہتے ہین کہ ایسے اعتقاد رکہنے والے دہجوٹہ کہنے والا و لکہنے والی پر خدا کی لعنت پہر برا نہ مانیو
اور بتاؤ لفظ ہجو ملیح کا جناب امیر علیہ السلام کی شان مین کس نے لکہا شیعے نے
یا سُنی نے یا تُم نے بہلا اپنی کتاب مین کہین خلفائے ثلثہ کی شان بہی کوئی لفظ اس
قسم کا لکہا ہی آرمیان شیعے کیا سُنی بہی ایسے لوگون کو دشمن ایمان سمجہینگے اور ملا صاحب
کے سچے استدلال پر طفل دبستان کیا قہقہے لگا وینگے ضعیف گورستان تمہارے تو
بول ہی نہین سکتے لکہنے والے اپنی تحریر تو دیکہین کہ کہان سی کہان بہاگتے ہین خواب
غفلت سی بیہوشی ہے نہ سوتی ہین نہ جاگتے ہین مجہے بجگہ دو بیت بہی یاد آگئی سے
نہ ڈر دنیا کا ہو جسکو نہو کچہ خوف ایمان کا ❊ وہ حیوان مجسم ہی یہی ہے قول
انسان کا ❊ چغد کی شکل خصلت بوم کی بندر کی سی عادت ❊ عجب صورت نظر آئی
گمان ہوتا ہی شیطان کا ❊ مندرجہ صفحہ ۳۹ و ۴۰ قولہ آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ
کی تفسیر مین مُلا صاحب نے اسقدر زور مارا ہی کہ جناب امیرؑ کو سزاوار خلافت کا مستحق ٹہہرا
دیا مطلب ملا صاحب کا یہ ہی کہ وصف کسی صحابی مین تہا جناب امیرؑ کو جملہ صحابہ پر ترجیح ہی
جواب اسکا یہ ہی کہ یہ وصف تو رسولِ خدا مین بہی نہین تہا کہ انگوٹہی رکوع مین دی ہو پس
جناب امیرؑ کو رسولؐ پر بہی ترجیح ہوگئی حالانکہ اہلسنت کا کسی طرح یہ عقیدہ نہین ہی خدا نے
صرف جناب امیرؑ کی سخاوت کا ذکر قرآن مین کر دیا ہی اسکے سوا اور کیا ہی اگر ملا صاحب

میزان الصرف بھی پڑھے ہوتی تو واحد و جمع کے صیغہ کا ضرور خیال کرتے چونکہ ملا صاحب نری فارسی دان ہین انکو عربی کے مبتدا کی خبر نہین پس اس آیہ سے ثبوت خلافت کا کیونکر ہو سکتا ہی **جواب** جناب امیرؑ کو خدائے پاک نے سر خلافت پر بٹھایا ملا صاحب نے صرف تائید ارشاد خدا کی کی ہی تاکہ جہلا کو بھی اس حکم خدا کی اطلاع ہو جائے مگر شیطان اپنے کار گمراہی سے باز نہین آتا سمجھنے سمجھانے مین شق لگا ہی دیتا ہے ملا صاحب کی یہ غرض نہین ہے کہ اصحاب ثلثہ پر جناب امیرؑ کو ترجیح ہے ترجیح برابر والون مین ہجاتی ہے ان لوگون سی جناب امیرؑ کو کیا تعلق جناب امیرؑ کو رسولؐ اللہ سے البتہ تعلق و واسطہ تھا پس غرض ملا صاحب کی یہ ہے کہ بعد حضرت رسولؐ کے جناب امیرؑ بھی اس قسم کے آدمی تھے کہ خدا ان سے کمال راضی تھا چنانچہ حدیث مواخات سے بھی کہ برادری لگائی حضرت رسولؐ نے صحابہ مین یعنی ایک صحابی سے ساتھ دوسرے صحابی کے اور برادری لگائی جناب امیرؑ کی اپنے ساتھ یہ بات ثابت ہو گئی کہ جناب امیرؑ اور ہی شخص تھے اور یہ جو لکھتے ہو کہ رسولؐ نے بھی انگوٹھی رکوع مین نہین دی تو کیا رسولؐ پر بھی ترجیح ہو گئی یہ بات آپ کے لکھنے کی نہ تھی بلکہ شیطانیت کی یہ باتین ہین کیونکہ تعریف حضرت علیؑ کی عین تعریف حضرت نبی کی ہی اور تعریف حضرت رسولؐ کی عین تعریف علیؑ ابن ابیطالب کی ہی اولاد صالح کی تعریف سے بزرگون کو فخر ہوتا ہے اور وہ تو

قوت بازو بھی آپ کے تھے داماد بھی تھے حضرت رسولؐ پر ترجیح کس نے دی
وہ رسولؐ تھے یہ امام تھے رسولؐ پاک ہی کی تو آپ قائمقام تھے۔ ۵ در ملک وجود
بادشاہ ست وعلی ٭ جان وتن عقل را پناہ ست علی ٭ چشم ہمہ کائنات ختم رسل است
در مردم آن چشم نگاہ است علی ٭ احمد بن حنبل لکھتے ہین کہ فضائل جناب امیرؑ کے
مجھ تک اسقدر پہنچے کہ کسی صحابی کے نہین پہنچے پس کون افضل ٹھہرا مگر تیری بات کو
سیاہی قلب مین آنے نہین دیتی تقدیر اعمال اُس سیاہی کو مٹانے نہین دیتی
۵ آب زمزم وکوثر سپید نتوان کرد ٭ گلیم بخت کسانیکہ بافتند سیاہ ٭ دیکھو اس فضیلت
کو کہ دینا انگوٹھی کا عین حالت نماز مین اور نہ باطل ہونا نماز کا کہ خاص عبادت پروردگار
ہے کیسا امر عظیم ہے یعنی قبول کی خدا نے اس سخاوت علیؑ کو اور نہ باطل ہونے دی
انکی عبادت نماز کو بلکہ راضی ہوکر ساتھ کمال صفت کی اس آیہ کو نازل کیا اگر کوئی
شخص حالت نماز مین کوئی فعل کرے تو نماز اُسکی باطل ہوجائیگی یا نہین باوجود اتنی
بڑی فضیلت کی کچھ دکھائی نہین دیتا کہ معبود پاک اپنے جس محبوب بندے سی اسقدر
راضی وخوش ہوا اسکی نسبت ایسے لیسے توہمات وقیاسات اور اُسی سے کہنا عدوات
کا جزا جہنم اختیار کرنے کی اور کیا تصور کیا جاے اور ملا صاحب تو عالم ہین ہم سے کیون
نہین کہتے ہم البتہ جب کہو صیغہ کہ رہین کیونکہ بدون صیغہ پڑھنے کی کوئی واحد جمع نہین

کرسکتا اور ایسے مبتدا کی بھی ہین خبر لینگے خدا کی شان کہ جاہل ملا صاحب اعتراض
کرین صرف و نحو کیسی پہلے بی بی گلستان بوستان کو تو پہچان لین اپنے ماسبق کر یا
کو تو یاد کرین تب خار کھائین بات کرنے کا تمیز نہین اگر تمیز ہوتا تو اماموں کو یہ لفظ
کاذب نہ لکھتے مگر یان کچھ عجب نہین مرشد صاحب نے حضرت رسالتمآب ہی پر تہمت
ہذیان کیا تھا بلکہ حضرت کی نبوت و معراج و وفات مین بھی شک ہو اتھا استغفر اللہ
ربی و اتوب الیہ مندرجہ صفحہ ۴۳ قولہ شیعون نے بھی کیا من مانی گھر جانی ٹھہرائی
ہے کہ نہ آیات خدا کی وقعت کرتے نہ احادیث سید الانبیا کی عزت مگر یہودی
صنعانی کے موضوعات پر نہایت لٹو ہین افسوس ابن سبا کے چیلون پر کہ راہ راست
کو چھوڑ کر گمراہی مین پڑے ہین اور حق کو ترک کر کے باطل پر اڑے ہین اگر اس فرقہ
حیا دشمن مین ایک بھی منصف مزاج ہوتا اور کچھ بھی معنی قرآن سمجھ سکتا تو اسکو
چند آیات قرآنی دکھائی جاتین جس سے ثبوت خلافت بلافصل ابوبکر کا بخوبی
ہو جاتا **جواب** مولف صاحب نے کیا اندھی کی کوٹھری خالاجی کا گھر سمجھا ہے
نہ آیات قرآنی کے معنی سمجھنے کی قدرت نہ احادیث سرور کائنات کے مطلب معلوم کرنے کی
قوت ان لوگون کا عجب فرقہ ہے نہ جسمین نہ کا خیال نہ ایمان کا مآل وضعی حدیثون پہ صدقے
قربان ہین ایسے صاحب ایمان ہین خدا جانے وقعت بی بی کے یہ کون ہین اور عزت

بی بی انکی کون ہین سچ ہی جسکا ایمان ہی اندھا ہو اُسکو روشنی دین کی کیا سوجھے
ابن زیاد نے وہ پھرکی پھرائی کہ گھر گھر ناچ نچادیا اُلٹے پلٹے ہونے لگے اگر اِس فرقہ
بے غیرت مین کچھ بھی غیرت ہوتی تو مین پوچھتا کہ آیات قرآنی کجا خلافت جناب
ابوبکر کجا دین و ایمان کجا زور و مکر کجا شیعون کو معنی قرآن کیا بتاؤ گے مرشدنین
تو ایک صاحب معنی کلالہ و اب سے نابلد رہے ایک صاحب کو بارہ برس تک سورہ بقر
یاد نہو تملوگ بمصداق مثل پیران نمی پرند مریدان می پرانند حضرات صحابہ سے بھی زیادہ
صاحب علم معلوم ہوتے ہو شاید آنحضرت کو ثبوت قرآنی کی خبر نہ تھی جو اپنے نبی کی دفن و
کفن سے باز آکر مثل شتر بے مہار فکر خلافت مین دوڑے تمھاری ہی کتابون سے کیسی
کیسی حدیثین کالبحر ہونے حضرات نبی و علی مین اور کسقدر حدیثین فضائل و خلیفہ بلا
فصل ہونے جناب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام مین موجود ہین مگر ایک بھی
نہین سوجھتی شیطان نے ایسا اندھا کر رکھا ہے کچھ دکھائی نہین دیتا ارے مردے آدمی
خاندان نبوت کو نہ چھوڑو اسی گھر سے اُمید بخشش رکھو خاندان رسالت کو چھوڑکر
دوسرے دوسرے دروازون پر جاتی ہو پھر اپنے کو ایمان دار بتاتے ہو اگر اپنی ہی کتابون
سے فضائل مرتضوی کو دیکھو تو پھر راہ راست کو کبھی بھولو لیکن ناحق راہ جہالت مین اڑی
ہو منزل ضلالت مین پڑے ہو لاحول ولاقوۃ الا باللہ مندرجہ صفحہ ۲ و ۵ و ۳ و ۵ قولہ

اگر حضرت صدیق اکبر اسلام مین سبقت نکرتے تو حقیت رسالت رسول اللہ کی
ہر گز کسی پر ظاہر نہوتی جب آپ حامی دین و یعسوب مومنین ہوے تب ہی تو آپ کی
شوکت فاروقی دیکھکر ہیبت سے کمرین کفار کی ٹوٹ گئین اگر صدیق اکبر نبی صدیقیت
کا نمونہ نہ دکھاتے تو کفار عرب حضرت رسول اللہ و اُنکے ننھے سے بھائی کو کب
زندہ چھوڑتے **جواب** یہان تو جناب صدیق کو حضرت رسالتمآب پر ترجیح دیدی
یعنی نبوت و رسالت و موت و حیات رسول کی صدیق ہی کے سبب تھی بلکہ
خدا کی خدائی بھی معاذ اللہ شاید انہین کیوجہ ہی تھی کیون جی بیان اُسقف مین کیا تھا
جو اُس نے کہا کہ اگر محمد با قربای خویش آید از مباہلہ نکنید و اگر با اقربای خود نیاید او
مباہلہ کنید اِس بیان پر تو نسبت جناب امیر علیہ السلام کی کیا کیا کہڈالا یہانتک کہ خدا و
رسول کی شان مین بھی کلمات نامناسب لکھڈالی اور جناب ابو بکر کیوجہ سے زندہ
رہنا حضرت رسول کا قائم کردیا چنانچہ ذکر اسکا جواب مین تحریر صفحہ ۳۵ و ۳۶
کے بالتصریح ہو چکا ہے وہان معاملہ صرف فتح و شکست جنگ و مباہلہ کا تھا یہان
تو زندگی و موت حضرت رسول کی جناب ابو بکر کیوجہ سے ٹھہر گئی معلوم نہین کہ
جب تک نشۂ کفر مین سرشار رہتے یعنی ایمان نہین لاے تھے تب تک رسول اللہ کو کس
نے زندہ و قائم رکھا واقعی آپ کی ہیبت سے کیوانکی کمرین کفار کی ٹوٹین اصل

آپکی شکل متبرک ایسی ہی تھی کہ لوگ دیکھکر ڈرتے تھے مگر کمال حیرت یہ ہے کہ حضرات اہلسنت تمامی صوفیاے عظام کو اولیاے کرام جانتے ہین لیکن اُن صاحبون کے عقیدہ پر نہین چلتے خواجہ معین الدین چشتی کہ اولیاے کرام سے اہل سُنت کے ہین کہتے ہین ؎ اے دادہ شہان زہیم تو بلج نبی ۔ در بعد نبی بر سر تو تاج نبی ۔ یعنی تو کہ معراج تو بالاتر شد ۔ یک قامت احمدی زمعراج نبی ۔ مجذوب لکھتے ہین ؎ از ساحت کعبہ تا بنجف کردم سیر ۔ نے خانقہے بود در آن راہ نہ دیر ۔ دریاب کہ این اشارہ بے امرے نیست ۔ یعنی کہ میان مالمی گنبد غیر ۔ امام شافعی صاحب فرماتے ہین ؎ علیٌّ حبہ جنّۃ ۔ قسیم النّار والجنّۃ ۔ وصی مصطفٰے حقّا ۔ امام الانس والجنّۃ ۔ مندرجہ صفحہ ۷۵ قولہ جب جناب ابوبکر خلیفہ ہوے تو فرمایا کہ اگر خلاف حکم ایزدی من صادر گردد شما نیز از متابعت و مطاوعت من تخلّف نمائید دیکھو اسکا نام رحماء بینہم ہے نکہ صرف آدھ پاؤ یا تین چھٹانک جو پر اپنے بھائی پر ذوالفقار کھینچین یہ لکھکر تحریر کیا ہے کہ اِس قصہ کو شیعون کے رُکن اعظم مولوی شیخ احمد صاحب دیوبندی نے اپنی کتاب انوار الہدیٰ کے صفحہ ۵۲ مین بڑی آب و تاب سے لکھا ہے باید دید جواب کیون الزام دروغگوئی کا لیتے ہو کیون جاہلون کو دھوکھا دیتے ہو ذرا ہمکو کتاب انوار الہدیٰ کے صفحہ ۵۲ مین اِس قصہ کو دکھاؤ اگر نہ ٹھہرا تو جھوٹے کی کیا سزا

اور رحماء بینہم کو بھی اچھے مضمون پر قائم کیا سبحان اللہ کوئی چھوکرا بھی ایسا نہین سمجھ سکتا .... شرم ہے کہ خلیفہ ... ستگاہ خود بھی اپنے کو لائق خلافت نہین سمجھتے تھی بلکہ یقین تھا کہ خلاف حکم ایزدی ہم سے ضرور نحر ہوگا کہان آیہ رحماء بینہم کہان خلیفہ صاحب کا رحم کجا ثبوت خلافت کجا کلام حماقت رحماء بینہم اسکو کہتے ہین کہ ایک بار جناب امیر و جناب سیدہ و حضرات حسنین علیہم السلام فاقون سے تھے تیسرا فاقہ تھا کہ جناب امیر نے بخیال قوت اطفال ایک باغ اپنا بیچا کئی ہزار درہم مشتری سے ملے تھے کہ سائل نے سوال کیا وہ کل درہم آپنے سائل کو دیدے فاقہ سے گئے تھے فاقہ ہی داخل دولت سرا ہوے دیکھا رحم و سخاوت اسکا نام ہے نکہ دو روٹیون سے پیٹ بھرنے کی طمع مین بخیال خوشنودی معاویہ و یزید بنت رسول کا گھر جلانے جائین تیا و آیہ لکل قوم ہاد کی کچھ خبر ہی یا نہین جسکو تمھارے علما حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب مین و ثعلبی نے اپنی تفسیر مین صاف صاف لکھا ہے اور تصدیق کی ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب ازالۃ الخفا مین کہ یہ آیہ شان مین جناب امیر کے ہے اور ترجمہ اسکا یہ ہے کہ علی ہر قوم کا ہادی ہے پھر مجنون کی سی باتین بنے ہوی دو لوگون کی گھاتین کس لئے ہین ہے اسی طرح بہت آیات قرآنی جناب امیر و اہلبیت رسول کبیر کی شان مین ہین جنکو تمھارے عالمون نے بھی تسلیم کیا ہے آپ کے فضائل

کی انتہا نہین یہانتک نوبت ہو گیا کہ ایک فرقہ نصیری معاذ اللہ جناب امیرؑ کو خدا بھی کہنے لگے
بلکہ قریب قریب اس عقیدے کی قول آپکے امام شافعی کا بھی پایا جاتا ہے ؎ وفات
الشافعی ولیس یدری * علیؑ ربہ ام ربہ اللہ * ترجمہ مرگیا شافعی اور نہ پہچان
سکا کہ علیؑ رب اُسکا ہی یا رب اُسکا اللہ ہے علاوہ ملا روم فرماتے ہین ؎ گر خانہ
اعتقاد ویران نشدے * من فاش بگفتمے کہ معبو علیؑ است * ابراہیم ادہم بادشاہ بخارا
کہتے ہین ؎ تعریف علیؑ بگفتگو ممکن نیست * گنجایش بحر در سبو ممکن نیست * من
ذات علیؑ بواجبی کی دانم * الا دانم کہ مثل او ممکن نیست * اللہ اکبر با وجود ان فضائل
کے بے ایمان ان جناب امیرؑ کو لائق امامت بھی نہین سمجھتے عجب دین ہی عجب ایمان
اللّٰہم احفظنی من شر الشیطان مندرجہ صفحہ ۵۸ و ۵۹ آیہ قرآنی ثانی اثنین اذہما فی
الغار او لقول لا تحزن ان اللہ معنا پر بڑا گھمنڈ ہے اور جناب امیرؑ علیہ السلام کی
نسبت ارقام ہوا ہی کہ بمقابلہ یار غار ہونیکے سونا جناب امیرؑ کا فرش خواب پر کچھ بھی وقعت
نہین رکھتا **جواب** افسوس کہان تک سمجھاؤن ناحق طفل مکتب بنتی ہو دیکھو
یہان صاحب کے معنی ساتھی کی ہین اور لا تحزن کے معنی نہ خوف کر یعنی خدای پاک اپنے
حبیب سے فرماتا ہی کہ اپنے ساتھ والے سی کہدے خوف نکرے چنانچہ فرمایا حضرت نے
اُس ساتھی سے کہ ہمارے ساتھ خدا ہے نہ ڈر پھر فرمائیے اس لفظ سے کیا فخر ہوا بلکہ حاصل

اِس سُورہ کا تہدید لنسبت صحابہؓ دلان و دعویداران کم ہمتان کے ہی دیکھو ساری
سُورہ کو اصل تو یہ ہی کہ اگر حضرت رسولؐ خدا انجناب کو ساتھ نہ لیجاتے تو ضرور راز
فاش کردیا جاتا ہرچند وہان بھی ذریعہ رونی کا نکالا تھا تاکہ آواز گریہ سے بھید
کھلجاے مگر حکم خدانے گھبرادیا ناگزیر سکوت کرنا پڑا اور سانپ نے بھی اچھے موقع
پر کاٹا تھا خوش ہوگئے ہونگے کہ اب دلی کام سب انجام ہوجائینگے مگر جہالت نے
کھیل بگاڑدیا چپٹ سی رونے لگے یہ نہ سمجھے کہ بدنام ہوجائینگے ؎ ترا اژدہا گر بود یار
غار؎ ازآن بہ کہ جاہل بود غمگسار؎ کیون جی خلافت دستگاہ تو بڑے دل کے
کڑے تھے بقول اہلسنت سانپ کے بل مین تو سیاہی بنکر انگو ٹھا رکھدیا تھا پھر ایک
کافر کو دیکھکر جلدی سے رونے لگے مگر یہ کچھ تعجب نہین کیونکہ ڈر سے تو روحین
قطبؒ و ابدال کی بھاگتی ہین خلیفہ صاحب جو روے تو کیا بیجا کیا مجھے ایک نقل بھی
اِس ڈر کی یاد آگئی سُنا گیا ہی کہ ایک مولوی صاحب تھے نام اُنکا عبدالصدیق تھا اُنھوں نے
خواب مین دیکھا کہ ایک مرد بشکل فقیر داڑھی ریش دار موزہ پا بسر دستار اُنکے
گھر مین تشریف لاے اور بکمال غیض فرمایا ہمکو نہین پہچانا مولوی صاحب نے کہا البتہ
قاصر ہون فرمایا مین جناب مستطاب معلّے القاب مشیخت مآب حضرت شیخ عبدالقادر
جیلانی تمھارا پیر دستگیر ہون مولوی صاحب سُنتے ہی قدمون پر گرے اور بوسے

لیکر گرد پھری فرمایا ہماری گیارھوین کیون نہین کرتا کہا ہر سال تو کرتا ہون
فرمایا ہر مہینے کی گیارھوین کو کس نے منع کیا بتا آج کون تاریخ ہے مولوی صاحب
بولے چاند کی گیارھوین ہے فرمایا پھر جلد کر مولوی صاحب نے فوراً کچھ پوریان کچھ
کچوریان کچھ کھیرے کچھ ککڑیان منگائین اور چاہا کہ نیاز دون فرمایا مین تو خوشی
موجود ہون مجھے دے مین استعمال کرون مولوی صاحب نے حضور مین داخل کر دیا ہنوز
استعمال نہین کیا تھا کہ ایک شخص بدحواس دوڑا ہوا آیا اور کہا یا حضرت نادر شاہ معہ فوج
کثیر آگیا حضرت نے گھبرا کر مولوی صاحب سے کہا لو ہم تو بھاگتے ہین اپنا گھر بچاؤ ایسا ہو
بیت الخلا بنایا جایے کہکر غائب ہو گئے دیکھو خوف ایسی شئے ہے ورنہ کجا بادشاہ سفاک
اور کجا حضرت غوث کی روح پاک مندرجہ صفحہ ۶۰ و ۶۱ قولہ حضرت رسول کے بہت
اصحاب ایسے تھے جو فرش خواب پر سوتے اور جان نثاری کرتے اگر آپ ہی سوے تو کیا
فخر ہوا دیکھو عبدالرحمان لخت جگر صدیق کو کہ کیا کام کیا کیسے مقام پر کھانا پہنچایا
جواب تمھارا مطلب ہم سمجھ گئے غرض خاص یہ ہے کہ کوئی علی کی تعریف نکرے
بلکہ نام بھی ہرگز ہرگز نہ لے ضرور نام سنکر رنج ہوتا ہوگا یہانتک کہ عبدالرحمان
لخت جگر کی صفت سے دل ٹھنڈا ہوتا ہے اور ذکر علی سے کلیجہ پھکنے لگتا ہے حقیقت بھی
یہی ہے اس زمانے کے اکثر سنیونکو مین دیکھتا ہون کہ جہان کسی نے جناب امیر کا ذکر کیا

فوراً انحضرات کے تیور بدل گئے چہرے بگڑ گئے غصہ آگیا ذکر کرنے والے سنی حق
لڑ گئے اور معلوم نہین سونے والا فرش خواب کا کون تھا دوسر جو تھا وہ مارا جاتا جو جاگا
وہ رویا اسجگہ قصہ تبلیغ سورہ برات کا بھول گئی اسکی شادیان نہین کرتے کہ خلافت
دستگاہ سے بحکم خدا چھین گئی ہماری آقاے عرش وقار جناب حیدر کرار کے تعلق کیا
گیا اس واقعہ پر شرم نہین آئی حسد سے کوئی بات نہین نبائی سونے کو تو بہت لوگ
موجود تھے یہان جو موجود تھا وہ کیون نکالا گیا ہان یہ آرام کی جگہ تھی سونے کو اگر حضرات
موجود ہوتے مقام احد و حنین مین خوف جان تھا البتہ بھاگتے نہ کیا کرتے مجھی اس
موقع مین تعریف عبدالرحمان سی سخت تعجب ہے جگر کی صفت مین لخت جگر کے ذکر
کی کیا ضرورت اور دوسر لخت جگر محمد ابن ابوبکر سے کیون ناخوش ہو نھونے بھی تو بڑی
بڑی کام کئے ہین مگر ہان سچ ہے انکی تعریف کیون کرتے وہ تو شیعہ علیؑ ابن ابیطالب
تھے اری میان جو علیؑ کیطرف نہین نبیؐ کیطرف جو نبیؐ کیطرف ھے وہ خدا کی طرف جو علیؑ
سے پھرا وہ نبیؐ سی پھرا جو نبیؐ سے پھرا وہ خدا سے پھرا اور جو خدا سے پھرا وہ کافر ہے
مندرجہ صفحہ ۶۳ و ۶۴ قولہ حملہ تواریخ اہل التشیع مین مثل حملہ حیدری و کشف الغمہ وغیرہ
کے خلافت خلفاے اربعہ کی علی الترتیب مرقوم ہے شیعے آنکھ رکھتے ہون تو دیکھین اگر
شروع ہی سے جناب امامت دستگاہ خلیفہ بلا فصل بنا ہی جاتے تو ترقی درکنار اسلام کا

نام ونشان دنیا سے مٹ جاتا **جواب** پچ ہی ایسے شخص کو خلیفہ کیون سمجھنے لگے
جسکی وجہ سے اسلام کا نام دنیا سے مٹنا تصور کرتے ہو بیشک دوستی کے یہی معنی ہین اور
حُب علی وسُنی کے ہمعد دہونے کا یہی نیتجہ ہی کہ جنکی وجہ سے خاندان نبوت جو بیخ
دین ہے برباد ہو وہ لوگ تو رائج دین ٹھہرے جائین اور جو خود بیخ دین اسلام
ہون اُسکی شان مین ایسے کلمے بے بنیاد لکھے جائین اور کتاب حملہ حیدری وغیرہ مین جو
مرقوم ہونا خلافت خلفای اربعہ کا علے الترتیب لکھتی ہو بالکل غلط ہی اگر ایسا ہو تو غلط
لکھنے والے کی کیا سزا ارے میان مغالطہ دہی کام شیطان کا ہے اگر دعوے مناظرہ
ہے تو سچ سچ لکھا کرو ورنہ جواب بھی اب ایسا لکھا جائیگا کہ اپنی رادھا کو یاد کروگے
بات بات مین رُو رُو کر فریاد کروگے عقیدہ خاص تمھارا اس تحریر سے ظاہر ہوگیا
کہ اگر جناب امیرؑ شروع مین خلیفہ بنای جاتے تو نام ونشان دین اسلام کا دنیا سے
اُٹھ جاتا پس جو لوگ جناب امیرؑ کو خلیفہ علی الترتیب جانتے ہین بالکل بیدین ٹھہرے
کیونکہ جو شخص مٹانے والا دین کا ہو اسکو خلیفہ جاننا دین کو خراب کرنا ہی اور ایسا شخص
کیونکر خلیفہ رسول اللہ ہو سکتا ہے ہم بھی ضرور کہینگے کہ دین کے مٹانے والے یعنی جو
لوگ خلاف حکم خدا و رسولؐ عمل کرین بیشک دشمن پیغمبرؐ ہین وہ دولاریب ملعون و مردود
ہین لعنتہ اللہ علے الکاذبین اور یہی صفحہ ۱۴ مین عجب عجب ثبوت مہمل نسبت خلافت

حضرات ثلثہ کے کتب شیعہ سی بروایات ائمہ اظہار تحریر کیا ہے حالانکہ بالکل غلط و
صریح بہتان ہے مندرجہ صفحہ ۶۵ خطبہ جناب امیرؑ علیہ السلام جو نسبت وفات خلافت
دستگاہ کی بنایا گیا ہے مختصر ترجمہ اسکا یہ ہی اے ابوبکر تم نیک آدمی تھے اور بڑے صادق
تھے اور دوست کامل تھی رسول اللہ کے تم سردار تھی مسلمانوں کے تم افسر تھے اہل ایمانوں کے
تم بوڑھے تھی تم پرانے تھی تم در اصل بڑے سیانے تھی تم خدا سے ایسے تھے تم نبیؐ سے
ویسے تھی الغرض ایسے ویسے تھی الی آخرہ چنانچہ نسبت استدلال اس خطبہ وضعی کے
یہ عبارت بھی درج کتاب ہے قولہ اس امر حق کو وہی قبول کرسکتا ہی جسکو جناب امیرؑ کی
صداقت پر پورا الیقین ہی نہ وہ کہ جناب امیرؑ کی فقط محبت کا مدعی ہو اور جناب صوف کے
قول و فعل کو منسوب بکذب کر کے خاطی و عاصی ٹھہروی ایسی قوم ناحق پرست سی بناپہ جو
امام معصوم کو سچا نہ سمجھے ایسے شخص کی کفر کیسکو شبہہ ہوسکتا ہی بالاجماع وہ کافر خاسر ہے
کیونکہ یہ فرمان صدق ترجمان اس معصوم کا ہی جسکی تکذیب سی انسان دائرہ ایمان سے
خارج ہوجاتا ہے اگرچہ نقل خطبہ کی عالم اہلسنت سی ہے مگر شیعے غور دیکھیں **جواب**
الحمد للہ کہ قوم ناحق پرست مین داخل تو ہوے ورنہ اپنی ہی زبان سی محبت جناب امیرؑ کی
مدعی تو ٹھہرے کیسا الغرض صحیح سمجھے جائز خطبۂ وضعی کے ہجگہ مکر کی گھاتین کی ہین جو
بنلوٹ کی باتین لکھی ہین دیکھو تمھین نے تو جناب امیرالمومنین و دیگر ائمہ طاہرین علیہم

السلام کو حسب تفصیل ذیل تحریر کیا ہے اوّل صفحہ ۱۴ و ۱۵ مین مرقوم ہے کہ جناب امیرؑ کے
زمانے مین امن کا خون ہوا یعنی امن امان نرہی سب آپنے مٹا دیا دوم صفحہ ۳۳ و
۳۴ و ۳۵ مین حضرات حسنینؑ و دیگر آئمہؑ کی شان مین تحریر ہی کہ یہ حضرات قابلیت اما
کے نہین رکہتے تھے دائرہ امامت سی قطعی خارج سمجھے گئے و جناب امیرؑ کیونکر مصدق علے
کل غالب کے ہو سکتے ہین وہ تو ہمیشہ مغلوب ہی رہے یہانتک کہ اپنے دین کو بھی برباد کیا
اور جناب صاحب الامر علیہ السلام کی شان مین نہایت کلمہ سخت لکھا ہی سوم صفحہ ۳۶
مین صاف یہ کلمہ توہین جو بالکل جھوٹھ ہی تحریر کیا ہے کہ جناب امیرؑ کی ذوالفقار تو
کبھی کسی کافر کے گرد بھی نہین پھری چہارم صفحہ ۷۸ مین حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام کو معاذ اللہ کاذب لکھا ہی پنجم صفحہ ۸ مین رقیم ہے کہ جناب امیرؑ کو فلان حدیث
معلوم نہ تھی جب معلوم ہوئی تو نادم ہوے ششم صفحہ ۹۲ مین صاف صاف درج کیا ہی
کہ جناب امیرؑ و نیز دیگر آئمہؑ کو اہلسنت ہرگز ہرگز معصوم نہین جانتے ہفتم صفحہ ۹۶ مین
ہے کہ نسبت جناب امیرؑ کے تحفہ مغلوب علے کل مغلوب کا پیش کیا جائیگا ہشتم ساری
کتاب اسرار الہدے توہین جناب امیرؑ سے بہرے ہے اب فرمائے کہ اس تحریرات و اختلاف
بیانیون کا کیا نتیجہ پیدا ہوا اور کون خارج از اسلام ہو کر مصداق کافر خاسر کا ٹھہر گیا یہ
بھی ایک معجزہ جناب امیرؑ کا ہے کہ خود ہی جو ایکبات کہیں جگہ لکھتے ہو اسی تحریر سے

دوسری جگہ جھوٹے بنتی ہو اور اپنے ہی منھ سے مصداق کفر و نفاق کے ٹھہر جاتے ہو لو شیعون نے خوب غور سے دیکھا ثابت ہو گیا کہ خطبہ وضعی لکھنے والا جھوٹھا مندرجہ صفحہ ۴۳، لفظ سُنّی کو حب علیؑ سے ہم عدد پا کر بہت اچھلنے لگے **جواب** ہم عدد ہونا لفظون کا کوئی دلیل نہین مجبری کہو پانچسو الفاظ بتادون دیکھو سُنّی و مگس سُنّی و طامع سُنّی و طاقی سُنّی و کلنگ سُنّی و گیدی بیدین سُنّت و جماعت منکر گشت سُنّی کودن وعدوے علیؑ اور ہم شیعون کے اعداد دیکھلو شیعہ پاک صاحب وقار شیعہ پاک جلیل القدر شیعہ پاک ماشاء اللہ شیعہ علیؑ عبد عارف باللہ شیعہ دل قرآن اثنا عشری گردون ارتفاع اہل دین دیکھا یہ سب الفاظ بایکدیگر ہم عدد ہین مندرجہ صفحہ ۴، سے لغایت صفحہ ۹۳ قولہ جملہ سوالات واہیات حضرات تشیعین متعصبین کی تین قسم پر منقسم ہوا کرتے ہین اور سپر انکو سد رطاڑ ہوتی ہے کہ حق کو باطل سے اور خیر کو شر سے جدا نہین کرتے راست کو دروغ دروغ کو بافروغ ٹھہراتے ہین بنا ابن سبا کے چیلون سے وہ قسام یہ ہین اول جر آیات بینات و احادیث سرور کائنات کو اہلسنّت درباب فضیلت جناب امیر خلیفہ برحق علی المرتضےٰ کے بجواب نوصب خوارج تحریر کرتے ہین اہل تشیع انھین آیات و احادیث کو بغیر سمجھے بمقابلہ اہلسنّت کو پیش کرکے دلیل باطل و لاطائل لاتے ہین دربارہ خلافت بلافصل

جناب امیرؑ کے اصرار و تکرار کرتے ہین اور مفسرین و محدثین اُنکی آیات و حدیث مین تصرف بیجا و تکلف ناسزا کو داخل کر دیا کرتے ہین جسکے چند نمونے رسالہ ہذا مین واسطے عبرت اہل غیرت کی قلمبند کیئے گئے باید دید دوم جو دلائل معقول و حجج مقبول در باب استحقاق خلافت حقہ جناب خلافت دستگاہ حضرت علیؑ کے فی وقت من الاوقات بمقابلہ اہل تفریط یعنی خوارج مردود و نواصب مطرود کی پیش کیا کرتے ہین اہل افراط یعنی روافض انھین دلالات باہرہ کو گروہ متوسط یعنی اہل سنت پر حجت یعنی لاتے ہین حالانکہ نادان بسبب کثرت غلو و کج فہمی کے یہ نہین سمجھتے کہ مقصود اصلی اہل تحقیق کا صرف خلافت فی وقت من الاوقات جناب امیرؑ سے ہی نہ خلافت بلا فصل جنابؑ سے انصاف باید سیوم اہل التشیع جتنی روایات و اہیات وحکایات خرافات مثل کرامات بعید از عقل و خوارق عادات خلاف از نقل دربارہ خلافت بلا فصل جناب امیر کی بمقابلہ اہل سنت پیش کیا کرتے ہین اہلسنت کی کتب معتبرہ مین اُنکا کچھ بھی وجود نہین پایا جاتا اہل سنت کو اُنکے کید عظیم سے بچنا چاہیئے کیونکہ فی زماننا پیر صنعانی کی مریدون کو بہت بڑا حوصلہ مناظرہ کا ہی اسلیئے چند مطاعن نواصب البتہ جواب طلب ہین لکھکر جواب اُسکے اہلسنت کیطرف سے کہ فرض ہے لکھے جاتے ہین جنکو دیکھکر مخالفین انگشت حیرت دبا وین باید شنید **جواب** پہلے ہی تحریر خرافات کی نسبت چند فقرے گذارش کرتا ہون بعدہٗ جواب الجواب بھی پہلی سوال و جواب خوارج کذاب کے

لکھے جائینگے وہ یہ کہ فی وقت من الاوقات وبایدوید وباید شنید و انصاف باید کس سے سیکھا اور کیا دیگر سیکھا اِن فقرون سے کمال لیاقت پائی جاتی ہی آیا در صل اُستاد سے پڑھا ہی یا خواب مین یہ فقرے الہام ہوے تھی یا گھر مین عربی و عجمی کوئی تھے اور تقسیم شیعون کے سوال کی تین قسم پر کیون کی ہی تینون اقسام کو خوب دیکھ لیا ہی یا نہین معلوم ہوتا ہے کہ بخوبی دیکھلیا ہی انگشت حیرت دبانے کو موجود ہوے یا تثلیث کے قائل ہوے اسلیئے تین قسم قائم کردی اور خیر مین شر کو سوجھ کے ملا دیا کہ شیعیان اہلحق عامل خیر ہین جو خاص صاحب اسلام و واقف دین خیر الامام ہین اشخاص گروہ متوسط جو نہ دین نہ دُنیا کی شامل ہونے کو موجود ہوتے ہین بھلا شیعیان جلیل اولات ذلیل کو کیا دلیل لاوینگے پناہ بخدا ایسی بچون تابعین ابلیس پر تلبیس کے کید و مکر سے واقعی علمای فرقہ رہا یہ شیطان مجسم اور مُریدین پیر شیطانی سخت اظلم ہین یہ سب کرامات و خوارق عادت ائمہ طاہرین کی کیا معتقد ہونگے اپنے نبی و آل نبی کی بنسبت اشتباہات اور فقرای جاہل و ذلیل کو کامل و صاحب کرامات جانتی ہین اس شہر جونپور مین ایک پٹھان فقیر بنکر بیٹھا ہے وہ کہتا ہی کہ مین نماز تب ہی پڑھتا ہون جب کعبہ میرے گھر آتا ہی اور دوسرا رمضان شاہ نامی شاہ صاحب بنا ہی ہر دم نشہ شراب مین ڈوبا رہتا ہی بھگتا ہے تو طہارت تک نہین کرتا ان دونون کی پاس صبح و شام اژدہام

رہتا ہے کیسا مجمع خاص و مرجع عام رہتا ہی بڑے بڑے رکن اعظم معتقد کرامات
ہین بلکہ کعبہ کا آنا اُسکے گھر پر صحیح سمجھکر سجدہ بھی کرلیتی ہین چنانچہ رابعہ بصری بھی جان
ودل سے صدقے ہین وہ تو نماز مین ہوا خوری کو جاتی تھین مصلے اپنا درمیان
مین مین وآسمان کے بچھاتی تھین اپنے کو اُستادی اچھا کہتی تھین اُستاد پانی پر
مصلے بچھاتے تھی یہ ہوا پر رہتی تھین اُنکے تو بڑی بڑی مگر وزور ہین مگر اہلسنت مین
صاحب کرامات مشہور ہین اس زمانے کی کئی صوفیون کو مین نے خود دیکھا کہ قبرون سے
کان لگاتے ہین صاحب قبر پر جو کچھ بعد مرنیکے گذری ہو اُس سی واقف ہوجاتے ہین
مُردی بھی ڈر جاتے ہین اپنا سارا حال اُنکے کانون مین کہہ سناتے ہین لاحول
ولاقوت یہ اعتقاد اہل متوسط یعنی درمیانی لوگون کی ہین اور کہتے ہین کہ شیعی کرامات
وخوارق عادات جھوٹھ جھوٹھ بنایا کرتے ہین اپنی کتابون کو نہین دیکھتے بقول
شخصے خود اندھے دوسرون پر تہمت دیکھو کتاب مدارج النبوت محدث دہلوی و
شواہد النبوت ملا عبد الرحمان جامی کو کہ انہین کیا کیا معجزات وکرامات ائمۂ اطہار کی
درج ہین نواب جواب الجواب بھی ان سوال وجواب کے جو سراسر لغو وخالی تعصب سے
نہین ہین لکھتے جاتی ہین جسکو کچھ بھی حیا ہوگی دیکھکر سر نہ اُٹھائیگا اہل حق کے
نزدیک راست ودروغ ثابت ہوجائیگا **سوال نامزد نواصب**

جناب امیرؑ نے تمام مال و منال و اسلحہ و غیرہ حضرت عثمان خلیفہ برحق پر تصرف ناجائز کیا
حالانکہ مال مسلمانان پر تصرف کرنا کسی طرح درست نہین پس یہ تصرف بیجا باعث کبیرہ کا
ہوا اور مرتکب کبیرہ کا ہرگز لائق امامت نہین **جواب گروہ متوسط** یعنی اہلسنت یہ
الزام صریح اتہام ہی جناب امیرؑ نے منصب خلافت تصرف کیا غصب نہین کیا **الجواب الجواب**
سوال وجواب دونون لغو بلکہ نوسیندہ کی ہجو ہی یہ مضمون صرف واسطے رفع الزام غصب
باغ فدک کی قائم کیا گیا ہی ورنہ کچھ اصل نہین **سوال ناصر دنو اصب** اولاد امہات کے
مسائل مین جناب امیرؑ نے مذاہب مختلفہ اختیار کئی ایک حالت پر قائم نرہی بقول شخصی گاہے
چنین گاہے چنان اول آپ بیع اولاد امہات کے قائل تھے جب زمانہ خلافت
حضرت عمر فاروق کا آیا اور اجماع اصحاب باصفا کا بطلان اولاد امہات پر ہوا جناب
بھی اسی اجماع مین شامل ہو گئے پھر اپنے زمانۂ خلافت مین خلاف اجماع جواز بیع کا فتوے
دیا پس با اینہمہ مخالفت اجماع صریح کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ کا سزاوار امامت نہین **جواب**
اہل سنت جناب امیر مورد طعن نہین ہو سکتے مجتہد فتوے دینے کا مجاز ہی حضرات
شیخین سی بھی ایسے امور واقع ہوی ہین یہ کچھ ضرور نہین ہی کہ مجتہد سب پہلون سے واقف ہو
جواب الجواب اس تحریر کو اہل بصیرت ملاحظہ کرین کہ معاذ اللہ جناب امیرؑ نے
مذاہب مختلفہ اختیار کیئے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کیون جی ایسا ہی لکھنے والا جناب امیرؑ

کا دوست کہلائیگا اگر کہا جاے کہ لکھنے کا سلیقہ نہ تھا سلیقہ ہوتا تو اپنے خلیفہ کی شان میں جو داماد
نبی تھے جسکی نسبت لحمک لحمی دمک دمی علی منی وانا منہ نبی نے فرمایا ایسے کلام
بے ادبانہ جس سے اطلاق کفر کا ہو تحریر نکرتے واگر کہا جاے کہ قصداً وتعصباً لکھا ہے
تو خارج از سلام ہونے مین کیا شک ہا بلکہ قرین قیاس بھی یہی امر دوم معلوم ہوتا ہے
کیونکہ تحریر جواب سے اہل حق خوب سمجھ جائنگے کہ سوال وجواب دونون تعصبانہ اور ایک
ہی قسم کے ہین سے گر لحمک لحمی حدیث نبوی ہے ؛ بے صلّ علے نام علیؑ بے
ادبی ہے ؛ اور حضرات شیخین سے جو ایسے امور واقع ہوے اسکے بچاؤ کا تو حیلا مان
کیا گیا ہے جیسا کہ خلاف حکم خدا ورسول متعہ کو حرام کردیا تراویح کو ماہ مبارک رمضان
مین اور الصلوٰۃ خیر من النوم کو اذان مین قائم کردیا نبی کی میراث کو اڑا دیا وضو
مین پاؤن کا دھونا عقلاً ٹھہرا دیا زن حاملہ کو بے تکلف سنگساری کا حکم دیدیا بچہ ہونے
لئے کھٹکے قصاص تجویز کردیا کسیکو بلا لینے قصاص کے چھوڑ دیا کسی پر بلا جرم قصاص
جاری کردیا انھین سب عیوب کے اخفا کرنیکو تو مسئلے بنائے جاتے ہین ناحق جناب امیرؑ کی
نسبت بھی الزام لگائے جاتے ہین جا بجا ہے عاقبت بنے جا ہے بگڑے بقول شخصے اب تو
آرام سے گذرتی ہے ؛ عاقبت کی خبر خدا جانے ؛ اور اس مسئلہ مین تو خود ہی اپنے قول
سے جھوٹے بن گئے کہ اوّلاً آپ ولادا امہات کے قائل تھے اور اپنے عہد خلافت مین

بھی جواز بیع کا فتوے دیا بیس درمیان مین شریک اجماع ہونا آپکا کیسا اور کیونکر
پایا گیا خلیفہ دوسرا شخص بنا بیٹھا ہی حکم احکام اُسیکے جاری ہین پھر شرکت اجماع کی
کیونکر ٹھہری اور بڑی حیرت تو یہ ہی کہ خلاف حکم خدا و رسول ہر بات مین اجماع
کسیا کیا یہ بھی جولاہون کی پنچایت یا تعزیرات ہند کا قانون ہی فرعون و شداد کی
نسبت بھی تو اجماع خدائی کا تھا لاکھون کرورون بندہ ہائے خدا اسپر متفق تھی کہ فرعون
خدا ہی اور شداد معبود ہے پھر کیون نہین اُسی اجماع مین شامل ہو جاے اور یہ جو لکھا ہی
کہ شیخین کے وقت مین بھی ایسا ہوا کیا ہی مجتہد کے واسطے کچھ ضرور نہین کہ سب ملکوں سے
واقف ہو یا در ہی مجتہدون اور مرشدون کی کیفیت ہی کہ مسئلے کسی کچھ بھی نہین جانتے تھے
اور ہمارے آقای والا صفات سلطان الارض والسماوات صاحب کرامات و معجزات کل
مسائل سے واقف تھی پڑھو حدیث انا مدینۃ العلم و علی بابھا کو اور سونچو لولا علی لہلک
عمر کو سوال نامزد نو صب جناب امیر نے مسئلہ توریث مین احکام مختلف جاری کئے
جواب اہل سنت امر واقعی یہ ہی کہ اس مسئلہ مین بہت بڑا اختلاف تھا زمانہ خلافت حضرت
عمر فاروق اعظم عادل مین بھی تصفیہ کلی نہین ہوا تھا بس اختلاف مجتہدین کوئی نقصان
نہین الی آخرہ جواب الجواب جناب خلافت مآب کی کیا بات اُنکے فاروق اعظم
اور عادل ہونے مین کیا اشتباہات مسئلے بھی خوب یاد تھی عالم مادر زاد تھی ایسے لوگ اگر لائق

لیکر ڈھونڈھے جاویں تو نہ ملیں کتنے چاندو پینے والوں کی جان جاتی ہے مگر تریاق فاروق کہتین آتی ہے واقعی لاثانی تھے اجتہاد کی نشانی تھے سچ بھی یہی ہے کہ جو مسئلہ سے واقف ہو گا خلافت رسولؐ کیا کریگا پھر دیکھو لولا علی لہلک عمر کو کہ یہ بھی ایک بڑا مسئلہ ہے ایسا فرماوے یہ کسکا حوصلہ ہے **سوال ناصر نوصب** جناب امیرؑ نے ایک زندیق کو آگ مین جلوا دیا چنانچہ اس قصہ کو شریف مرتضیٰ مجتہد شیعہ نے بڑی آب و تاب سے کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ مین لکھا ہے حالانکہ حدیث متفق علیہ مین سخت ممانعت ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ لا تعذبو بعذاب اللہ پس جناب نے خلاف حدیث کے عمل درآمد کیا **جواب اہل سنت** واقعی جناب امیرؑ نے زندیق لوطی کو اپنے حکم سے جلوا دیا سبب اسکا یہ تھا کہ جناب کو یہ حدیث معلوم نہ تھی جب معلوم ہوئی تو اپنے سہو پر ندامت فرمائی چونکہ انسان بشریت سے خالی نہین بموجب الانسان مرکب من الخطاء والنسیان تو ایسی بھول سے اجتہاد مجتہد مین نقصان نہین ہو سکتا **جواب الجواب** واہ واہ اس غلط بیانی پر معاذ اللہ خلاف دانی ہے اگر واقعی یہ حدیث ہوتی تو جناب امیرؑ ہرگز خلاف اسکے نکرتے آپ تعلیم یافتہ حضرت رسولخدا کے تھے آپنے زبان مبارک آنحضرت کی چوسی تھی آپکو علم سینہ بسینہ حضرت رسول سے پہنچا تھا الانسان مرکب من الخطاء والنسیان جناب امیرؑ کے واسطے نہین ہے یہ انھین کیواسطے ہے جہان حکم خدا و رسول کوئی چیز نہین بلکہ مثل

نصارا کے قانون اجماع قائم کرلیا گیا کیون جی اُوپر کس نے لکھا ہی کہ جناب امیرؑ
کے قول و فعل کو جو صادق نہ سمجھے کافر خاسر ہے پس وہ مصداق اِس خطاب خاص کا
بالاعلان ہوگا یا نہین اور سزاوار خطابہا کا ہوکر نادم و پشیمان ہوگا یا نہین لا
حول ولا قوۃ الا باللہ **سوال نامزد نوصب** جناب امیرؑ نے ایک شرابی پر حد
شرعی جاری کی اور وہ اِس صدمہ سے مرگیا تب آپنے اُسکے ورثا کو دیت دلوائی پس
جناب کو اپنے اجتہاد پر شبہہ ہوا **جواب اہل سنت** جناب امیرؑ نے ورثا کی حق
کو بنظر احتیاط دیت دلوائی از راہ شک کے نہین دلوائی الی آخرہ **جواب الجواب**
یہ سوال و جواب دونون مہمل صرف تعصباً یہ مضمون گڑھا گیا ہے تا جہلا پر ظاہر ہو کہ
معاذ اللہ آپ بھی مثل غیرون کے ناواقف و جاہل تھے سوال کا نویسندہ کیا بلکہ تسلیم
کنندہ بھی لائق نفرین ہے ایسا عالم نسبت اُس معصوم کی جسکی نسبت خدا نے فرمایا ہو
لکل قوم ہاد و نبی نے ارشاد کیا ہو انا مدینۃ العلم و علی بابہا بھلا آفتاب پر خاک
پڑسکتی ہی شبہہ ہونا اجتہاد پر انحضین حضرت کا کام ہے جس نے وقت ماموری خلافت
اپنی نسبت اشتباہ ارشاد فرمایا کہ اگر ہم سے خلاف حکم خدا و رسول سرزد ہو تو تم لوگ
بھی ہماری اطاعت سے باز آیو ع ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا ✤
سوال نامزد نوصب ایک شاعر کو کہ اس نے رمضان شریف مین شراب

پی تھی جناب امیرؑ نے حد جرم سے بیس دُرّے زاید لگوا دئے حدّ الٰہی مین زیادتی
کی لہذا امامت سے خارج کئے گئے **جواب اہل سُنّت** اس روایت کو ابن بابویہ نے
اپنی کتاب مین خوب لکھا ہے اسکا جواب شیعون کے تعلّق ہے اہلسنت کے نزدیک یہ بات
لغو ہے بلکہ جناب امیرؑ کی ہجو **جواب الجواب** مین نہین سمجھتا کہ مذہب اس شخص کا
کیا ہے شاید اپنے مذہب و الاولی ہے دُشمن حضرت علیؑ ہے کیونکہ یہ تحریر جو سوال
مین ہے کہ امامت سے خارج کئے گئے اور لفظ جو جواب مین ہے کہ جناب امیرؑ کی ہجو ہے
کوئی اہل اسلام بلکہ سُنّی المذہب بھی ہرگز نہ لکھے گا ایسے لوگ خدا و رسول کو بھی ہجو
چاہین کہہ ڈالین اوّل تو مضمون سوال سر سر بدعت ثانیاً عبارت جواب صریح تُہمت
مین جملہ اہل اسلام سے پوچھتا ہون کہ ایسی تحریر کرنے والا لائق دُرّہ زدنی بلکہ
گردن زدنی ہے یا نہین یا وہی مسئلہ جاری ہوگا کہ جسکو بمقدار ایک دانہ خشخاش کے
جناب امیرؑ سے عداوت ہو وہ سُنّی نہین اللّٰھم احفظنی من شر المشرکین **سوال**
نامزد نوصب جناب امیرؑ نے دعوی الوہیت کیا جیسا کہ بکثرت کتب سُنّی و شیعہ
مین مرقوم ہے الست بربکم الے آخرہ **جواب اہل سنت** یہ بات غلط ہے اور اگر بفرض
محال تسلیم بھی کیا جاے تو اہلسنت کیطرف سے یہ جواب قرین صواب ہوگا کہ یہ کلام کلام
متعلق بکیفیت جزئیات حقانیہ و حقیقت کے ہوگا جیسا کہ اکثر اولیاے کرام و صوفیاے

عظام پر طاری ہوا کرتی ہے الٹے آخرہ جواب الجواب کہاں تک بزرگوں کا عیب
چھپاؤگے کہاں تک پیروں کی قدر بڑھاؤگے انا الحق و مظہر اوست نہ بُھلا یا مگر شیطان
سر پر چڑھکر بولے گا اور دیکھو جو لکھتے ہو کہ یہ فعل مثل افعال صوفیائے عظام کے ہے یہ جا
نہیں و اے بریں مذہب اب ضلالت کی حد ہو گئی ظاہر ہے کہ ایسی تشبیہ و تمثیل بڑا ایمانی ہے
سرسر کفر کی نشانی ہے یعنی جناب امیرؑ کا فعل ایسا ہے کہ صوفیائے عظام کرتے ہیں اگر
وہ ایسا نکرتے ہوتے تو جناب امیرؑ کا فعل خلاف تصور کیا جاتا چونکہ وہ فعل مطابق
فعل صوفیائے عظام کے ہے سو جہ بیجا نہیں پس ثابت ہو گیا کہ تم جناب امیرؑ کو کچھ چیز ہی
نہیں سمجھتے اور جب جناب امیر کو کچھ نہیں سمجھتے تو خدا و رسول کو کیا سمجھتے ہو گے پس جو اطلاق
تمھاری نسبت ہوا سمجھ جاؤ سوال نامزدنواصب جناب امیرؑ نے ابو مسعود انصاری ۔
کی توہین کی گنہگار ہوی جواب اہل سنت اہانت اسوجہ سے کی کہ وہ باغیوں کی طرفدار
کرتے تھے جواب الجواب کیا چالاکی کے سوال و جواب ہیں کہلا اس سے قتل کرانا
سعد ابن عبادہ و مالک ابن نویرہ وغیرہ وغیرہ صحابی کا و بذلت نکلوا دینا شہر سے
حضرت ابوذر غفاری کا مار کھلوانا جناب عمار یاسر اور کرنا سب علیؑ ابن ابیطالب علیہ
السلام و توہین اہلبیت کرام کا پوشیدہ ہو سکتا ہے عدوے علیؑ ابن ابیطالب کی توہین سے تو
جناب علیؑ ابن ابیطالب کو معاذ اللہ گنہگار بنا دیا اور جن لوگوں نے ایسے ایسے ظلم و نیا و تیاں

کہین اُنکو کافر نہین بنایا لعنۃ اللہ علے الظالمین **سوال ناصر دنواصب** جناب امیرؑ نے دو مرتبہ نماز فرض عمداً ترک کی مرتکب کبیرہ کے ہوے و اگر کہین کہ معذوری تھی تو درصورت عذر حاجت ردشمس کے کیا ہی **جواب اہل سُنّت** کتب معتبر اہلسنت مین ردشمس کا ذرہ برابر بھی اثر نہین ہی نہ بروایت قوی نہ بروایت ضعیف مگر اہل تشیع کی معتبر کتابون مین اسکا قصہ ہی تو جواب بھی انہین ذمہ ہے اور اگر زبردستی الزام اہلسنت کو دیا جاے کہ شواہد ملا جامی مین یہ معجزہ ہی تو اسکا یہ جواب ہی کہ یہ کارروائی شیعون کی ہے کسی مفتری نے موقع پاکر اپنے عقائد پر مکائد کو کتاب موصوف کی پشت پر لگاکر چھپوا دیا **جواب الجواب** شیعون کے ذمہ اگر جواب اس سوال کا لکھتے ہو تو شیعے منہ توڑنے کو موجود ہین مگر پہلے اپنے اعتقاد پر فساد کے سوال کو درست کرلو یہ سوال ہی غلط ہی تو جواب کیسا دو وقت کی نماز عمداً ترک کرنا نسبت جناب امیر علیہ السّلام کے اعتقاد کافرانہ ہے کیونکہ ایسی بدیہی تہمت نسبت معصوم کے صریح کفر ہے اور یہ جو لکھتے ہو کہ کُتب اہل سُنت مین اثر اس معجزہ ردشمس کا مطلق نہین ہے شواہد مین کسی شیعہ نے قائم کردیا اس سے ثابت ہوگیا کہ تم بالکل جاہل ہو کوئی کتاب تمھاری نظر سے نہین گذری یا یہ معلوم ہے دھوکھا دیتے ہو کیونکہ علاوہ شواہد کے طحاوی نے اپنی کتاب شرح مشکل الآثار مین جلال الدین سیوطی نے کتاب کشف اللبس و دار المنتثرہ مین محدث ابو عبد اللہ محمد ابن یوسف و

دمشقی صالحی نے کتاب منزل اللبیس مین قاضی عیاض نے کتاب شفا مین حافظ علاء الدین مغلطائی نے کتاب زہر الباسم مین لکھا ہے اور تصحیح کی ہے ابو الفتح ازدی و ابو زرعہ بن العراقی نے اور شاہ ولی اللہ دہلوی نے ازالتہ الخفا مین عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوت مین اور سارا قصہ اس معجزہ کا ملا عبد الرحمن جامی نے شواہد النبوت مین جس شواہد کی نسبت شیعون نے اتہام کیا ہی درج ہی پس عقائد پر مکائد کس لئے ٹھہرے اور کس لئے جاہلون کے دھوکھا دینے کو ایسا تحریر کیا اور شاید یہی ایک معجزہ تم نے شواہد مین دیکھا بڑی خیر ہوئی ورنہ حسد سے گھبراکر دم نکلجاتا بھلا شواہد مین تو شیعی پہنچ گئی ان سب کتابون مین جو اوپر بیان ہوچکین ہین کس نے لکھدیا اور یہ قول ملا جامی صاحب کا کیسا ہے ؎

بسوے کعبہ روند شیخ و من بسوے نجف * برب کعبہ کہ اینجا فراست حق بطرف * تفاوتی کہ میان من ست او واینست اینکہ من بسوے گہر رفتم او بسو صدف * علےٰ ہذا القیاس شیخ سعدی خواجہ حافظ ملا روم حافظ ستار بو علی شاہ قلندر شمس تبریز شاہ نعمت اللہ شیخ فرید الدین عطار نے اس سے زیادہ تحریر کیا ہے خود تمھارے امام شافعی کا قول ہے ؎

کفانی فضل مولانا علی * وقوع الشک فیہ انہ اللہ * ومات الشافعی ولیس یدری علی ربہ ام ربہ اللہ * ملا روم فرماتے ہین ؎ در دائرہ وجود موجود علی است در ہر دو جہان مقصد و مقصود علی است * گر خانۂ اعتقاد ویران نشدی * من فاش

بمنشیتے کہ معبود علی ست ۔ اب کہو یہ سب قول کسکے اور خلاف اسکے عقائد پر کاند کسکے ہین جو اندھونکو نہین سوجھتے اور دوسرون پر بہتان کرتے ہین انکے ڈر سے خدا کی پناہ اس جگہ چند معجزے اسی کتاب شواہد النبوت ملا جامی سے جسمین نسبت معجزہ رد شمس کے شیعون پر تہمت کی گئی ہے بغرض تصدیق کلام خود و ثبوت دروغ بیانی مولف اسرار الھدے کی تحریر کرتا ہون تاکہ ناظرین پر راست و دروغ ظاہر ہو جاے معجزہ ملا جامی ارقام فرماتے ہین کہ جناب امیر جب گھوڑے پر سوار ہوتے تھے تو ایک رکاب پر پا مبارک رکھتے ہی قرآن پڑھنا شروع کرتے تھے اور دوسری رکاب مین قدم شریف پہنچنے تک براہ اعجاز قرآن ختم کرتے تھے شواہد ایضاً بروز جنگ خیبر نیزہ جناب امیر کا پتھر مین اسطرح دیا جیسے مٹی مین دھنتا ہے اور ہاتھ آپکا جنگ کے وقت مرحب طویل القامت کے سر پر ایک گز اونچا معلوم ہوتا تھا اور قلعہ خیبر کو ایسا ہلا دیا تھا کہ اسکے اندر کے لوگ منھ کے بھل گر گر پڑے تھے اور پاے مبارک آپ کے آب خندق تک کہ بہت عمیق تھی نہین پہنچے تھے گویا حضرت ہوا پر معلق کھڑے تھے شواہد ایضاً زمان جنگ صفین مین جب جناب امیر زمین کربلا پر پہنچے تو براہ اعجاز حال قتل حسین اپنے لخت جگر کا او نام منام سب شہیدون کا قتل ہونے اور جگہ خیمہ ہاے اہلبیت کی سب مفصل ارشاد فرما کر رو دے چنانچہ وہی ہو شواہد ایضاً

ایک شیعہ علیؑ نے نکاح کیا مگر شب اوّل اُس عورت سی جس سے نکاح کیا تھا
ایسی نزاع واقع ہوئی کہ تمام شب تکرار رہی ہین یگذر گئی نوبت صحبت کی نہین آئی
صبحکو جناب امیر نے اُن مرد و عورت کو طلب فرماکر حال نزاع با خود ہا کا بیان کیا اور
عورت سے فرمایا کہ جو مین پوچھون صاف صاف بیان کریگی اُسنے کہا ضرور سچ
کہونگی آپ نے فرمایا کوئی تیرا چچیرا بھائی تجھپر عاشق تھا اور تیرے ساتھ نکاح اپنا چاہتا تھا
والدین تیرے راضی نہین تھے اُسنے کہا یا امیر المومنین سچ ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک
شب تو رفع حاجت کو باہر گئی اُس شخص نے تیری ساتھ صحبت کی تجھکو حمل رہگیا
جب زمانہ وضع حمل کا پہنچا تب تو اور تیری مان ایک مقام ویرانے مین گئین وہان
وضع حمل ہوا تب تم دونون اپنے لڑکے کو وہین چھوڑکر چلین ایک کُتا اُس لڑکے کی
طرف چلا تیری مان نے اُس کُتے کو ایک اینٹا مارا کُتا بھاگا اینٹا اُس لڑکے کی
پیشانی پر لگا اُسکا نشان ابتک موجود ہے عورت نے یہ سب باتین تسلیم کین اور
نشان بھی اُسکی پیشانی کا دیکھا گیا حضرت نے فرمایا کہ پھر اُس لڑکے کو فلان شخص
اُٹھالیگیا اور پرورش کی تجھکو اس گناہ عظیم سے خدا نے بچایا اپنے لڑکے کو لیجا شواہد
الیضاً ایکمرتبہ دریای فرات کو بہت طغیانی ہوئی اہل کوفہ نے جناب امیر سے شکایت
کی حضرت کنارہ فرات پر تشریف لیگئے اور عصا سے اشارہ کیا فوراً فرات بدستور ہوگئی

شواہد الیضاً بعد وفات سرور کائنات صحابہ سی ہنگام نزاع فرمایا جناب امیرؑ نے کہ
تم لوگ گواہی دو اس بات کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے میری حق مین من کنت مولاہ
فعلیؑ مولاہ فرمایا ہی یا نہین چنانچہ بارہ شخصون نے انصار سی گواہی دی کہ ہماری سامنے
رسالتمآبؐ نے فرمایا تھا مگر منجملہ صحابیون کی ایک شخص اور تھا اُس سے آپ نے فرمایا کہ
تیرے سامنے کی بات ہی تو کیون گواہی نہین دیتا اُس نے کہا مین ضعیف ہون اسوجہ
سے مجھے یاد نہین حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر یہ جھوٹا ہی تو اِسکے چہرے پر داغ سفید ظاہر
ہو چنانچہ اُسیوقت وہ مبروص ہو گیا شواہد الیضاً جندب ابن عبداللہ جنگ صفین و
جمل مین جناب امیرؑ کے ساتھ تھا ایک روز اُسکے دلمین وسوسہ پیدا ہوا کہ دونون جانب
مسلمان و قرآن خوان ہین اِنکا قتل کرنا کیونکر مناسب ہوگا اِتنے مین ایک سوار نے
آکر کہا کہ فوج مخالف نہروان سی پار اُتر گئی حضرت نے فرمایا نہین پھر دوسرا سوار
آیا اُس نے بھی ویسا ہی کہا حضرت نے ارشاد کیا غلط پھر تیسرا سوار آیا اُس نے بھی
وہی بیان کیا حضرت نے پھر فرمایا کہ غلط ہی وہ کیونکر جا سکتے ہین اُنکے خون کرنیکی
یہی جگہ ہے تب جندب نے تصور کیا کہ یہی وقت امتحان کا ہے اگر حضرت کا قول
سچا ہے تو ضرور حضرت ہی حق پر ہین اور اگر سوار سچے ٹھہرے تو مین بھی جناب امیرؑ
سے لڑونگا چنانچہ تحقیق سے وہی ٹھہرا جو حضرت نے فرمایا تھا اُسوقت جناب امیرؑ

نے جندب کی کاندھوں پر ہاتھ رکھکر ارشاد کیا کہ کیوں جندب اب بھی تیرا وسوسہ رفع ہوا یا نہیں تب جندب نے بہت معذرت کی شواہد ایضاً ایک شخص جناب امیرؑ کے لشکر کی خبر معاویہ کو پہنچایا کرتا تھا آپ نے اُس سے پوچھا اُسنے انکار کیا تب جناب امیرؑ نے فرمایا الٰہی اگر یہ جھوٹھا ہے تو اندھا ہو جاے چنانچہ وہ اندھا ہو گیا شواہد ایضاً جب روح اطہر حضرت علیؑ مرتضےٰ کی گلشن ارم میں داخل ہوئی یعنی حضرت نے رحلت فرمائی تو غیب سے آواز آئی کہ تم لوگ خالی چھوڑدو اس مکان کو جسمین نعش مطہر حضرت علیؑ ابن ابیطالب کی ہے چنانچہ چھوڑ دیا سب نے اُس مکان کو اور بعد اُسکے جب پھر داخل ہوے تو پایا نعش اطہر کو غسل و کفن کے ساتھ شواہد ایضاً جب جنازہ حضرت علیؑ ابن ابیطالب علیہ السلام کا پیچھلے تو پایئن کو دونوں صاحبزادے حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السلام تھے اور سرہانی کی طرف سے خود بخود جنازہ روان تھا شواہد ایضاً جناب امیرؑ نے اہل کوفہ سے واسطے فریادرسی محمدؐ ابن ابوبکر کے ارشاد کیا کسی نے نہیں مانا تب آپ نے فرمایا کہ الٰہی ان لوگوں پر ایسے ظالم کو مسلط کر کہ انپر مطلق رحم نکرے چنانچہ اسی شب کو حجاج پیدا ہوا اور اُن کوفیوں پر نہایت ظلم کیا شواہد ایضاً ایک روز معاویہ نے اپنے تابعین سے کہا کہ مجھے اپنی عاقبت کا حال دریافت کرنا منظور ہے سب نے کہا کہ یہ بات بہت مشکل ہے کوئی نہیں بتا سکتا تب معاویہ نے

کہا کہ علیؑ ابن ابیطالب سے یہ حال معلوم ہو سکتا ہے جو وہ کہینگے حق ہوگا چنانچہ بغرض دریافت
اس حال کے معاویہ نے تین سوار تین روز پیہم کوفے کو روانہ کئے اور ان سے کہدیا
کہ معاویہ کے مرنے کی خبر تواتر بالاتفاق بیان کرین وہ نماز جنازہ و دفن و کفن سب
ایک ہی طور کہین چنانچہ ہر سہ سوار برابر آے اور متفق خبر معاویہ کے مرنے کی بیان
کی لوگون نے خوش ہو ہو کر حضرت سے کہا آپ نے فرمایا یہ سب جھوٹے ہین ہرگز معاویہ
نہین مرا اور نہ مریگا اُسوقت تک کہ جب تک میری لیش اُسکے باعث سے خون مین نہ تر
ہو لیگی چنانچہ ویسا ہی ہوا اور خبر ارشاد حضرت کی معاویہ کو پہنچی نہایت شاد ہو گیا کہ
ابھی میری موت نہین ہے شواہد اب مین صاحبان انصاف سے پوچھتا ہون کہ وہ لوگ
کیسے دشمن علی ابن ابیطالب تھے کہ باوجود اسکے کہ حضرت کے اعجاز و کرامات سے خوب
واقف تھے اور سبھون کو آپکے افضل العباد ہونے کا یقین کامل تھا تاہم شقاوت
سے باز نہین آتے تھے بلکہ درپے آزار رسانی رہا کرتے تھے چنانچہ ابتک اُس خاندان
کے لوگ موجود ہین اللّٰہم احفظنی حفظنی حفظنی دیکھا کتاب شواہد النبوت کا حال مین نے
بہت مختصر لکھا ہے شواہد موصوف تو معجزات و کرامات آئمہ اطہار سے پُر ہے اور جناب
افضل العلما حضرت مولوی شیخ احمد صاحب رئیس دیوبندی نے بھی اپنی کتاب انوار الہدے
مین بہت معجزے کتب اہلسنت سے ارقام فرماے ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے سوال

نامزد نوصب جب جناب امیر معصوم تھے تو ہمیشہ یہ کیون فرمایا کرتے تھے کہ مجھپر نفس و شیطان غالب ہتا ہی **جواب اہل سُنّت** ہرگز ہرگز جناب امیر و نیز دیگر آئمہ کو اہلسنت معصوم نہین جانتے ہین اسکا جواب بھی شیعون سے دریافت کرنا چاہئی

جواب الجواب جناب امیر نے کبھی ایسا نہین فرمایا کتب اہلسنت سی ثابت کیا گیا ہی کہ یہ ارشاد خاص حضرت خلیفہ اوّل صاحب کا سر ممبر ہوا کرتا تھا چنانچہ مناظرون مین بحث اسکی ہوچکی ہے اُسکو اب جناب امیر کی نسبت قائم کر دیا جھوٹھی جھوٹھی باتونکا جوب کہانتک لکھا جای مختصر جواب اسقدر کافی ہی کہ ہماری تمھاری دُونون تحریرون مین سے جسکی تحریر دروغ ہو اُسپر خدا و رسول کی لعنت واہ ری ہٹ دھرمی اس دروغ بیانی پر کچھ شرم نہین آتی آپ ہی نے تو اپنی کتاب کے صفحہ ۶۵ مین بغرض تصدیق و صحت خطبہ ضبعی کی جو جانب جناب امیر سی قائم کیا ہی ارقام فرمایا ہی کہ جناب امیر کو جو شخص معصوم نہ سمجھے یا آپکے قول کی تکذیب کرے وہ بالاجماع کافر خارج ہے ایسی معصوم کے قول کی تکذیب سے انسان دائرہ ایمان سی خارج ہو جاتا ہی اور یہان لکھنا حال صاف صاف ظاہر کردیا کہ اہلسنت جناب امیر و نیز دیگر ائمہ کو ہرگز ہرگز معصوم نہین جانتی تپس صحیح کیا بات ہی آیا تم معصوم جانتے ہو اور اہلسنت معصوم نہین جانتے اور قول اوّل مین معصوم نہ جاننے والونسے غرض تمھاری اہلسنت ہی سے تھی یا کسی سے کیونکہ اس اختلاف سے بڑا جھگڑا اپڑ گیا قول سابق کے اعتقاد والے

لوگ خارج از ایمان و کافر خاسر ٹھہر گئے اور اگر قول ثانی سچا ہے تو نویسندہ قول اول کی نسبت بوجہ کذب کے اطلاق لعنۃ اللہ علے الکاذبین کا ہوگیا غرض یہان بہت چوکے سب چالاکی بھولے دونون طرح خرابی مین پڑے اب چھچوندر نگلنے کا حال جو آخر کتاب مین بڑی شدومد سے ارقام فرمایا ہے معلوم ہوگا ع لا حول یہ تنگ آمد و شیطان گلہ دارد۔ **سوال نامزد نوصب** ولید ابن عقبہ کو نصف حد شرع لگوا کر باس قرابت حضرت عثمان کی چھوڑدیا حالانکہ یہ فعل محض مخالف کتاب اللہ و رسول کے ہر ہو۔ **جواب اہل سنت** جناب امیر نے اس سبب سے نصف حد لگائی کہ ایک شاہد نے شہادت شراب پینے کی دی اور دوسرے شاہد نے شہادت معاقے کرنیکی دی یہ امر ذوجہتین ٹھہرا یعنی پینا نہ پینا دونون برابر چنانچہ عثمان غنی بھی ایسے شبہہ مین حد کامل معتبر نہین سمجھتے تھے پس درصورت احتیاط مسئلہ مین ہرگز نقص نہین ہوسکتا اور رعایت رشتہ داری حضرت عثمان کی ثابت ہوئی **جواب الجواب** معاذ اللہ جناب امیر ایسے شخص نہین تھے کہ باس خاطر یا کسی کی دوستی کی وجہ سے حکم خدا و رسول مین کمی و بیشی کرتے یہ دوسرے ہی لوگون کا کام تھا جو ایسا کیا کرتے تھے یہ سوال صرف واسطے رفع ہونے الزام جناب عثمان کے کہ ان جناب نے بہت اصحاب کو ایذا دین اور اکثرون کو بلا لینے قصاص کے چھوڑدیا یہ مضمون قائم کیا گیا ہو جیسا کہ عبداللہ

ابن عمر اپنے خلافتی بھتیجے کو بلا لینے قصاص قتل ہرمزان کے چھوڑ دیا تھا اور نعوت جواب کی بھی ظاہر ہے کہ دو شہادت گذری ایک پینے شراب کی دوسرے قے کرڈالنے شراب کی پس بہرصورت پینا شراب کا ثابت ہوگیا پینا نہ پینا دونون برابر کہان ٹھہرا اگر پینے و نہ پینے شراب کی یہ دونون شہادتین گذریتن تو البتہ برابر ٹھہرتا حالانکہ دونون شہادتون سے جو گذری تھین پینا ہی شراب کا ثابت ہے مگر یہ نہایت عمدہ بات ہی کہ بزرگون کا طور اتبک نہین چھوٹتا جو مسلئے چاہی بنالئے جو جو کام چاہے جاری کردے نہ کچھ دل مین خوف خدا ہے نہ مطلق خیال عقبے ہی **سوال**

نامزد نوصب جناب امیر نے حد سرقہ ایک نابالغ پر جاری کی حالانکہ خود آپ کا قول ہی کہ جب تک لڑکا حد بلوغ تک نپہنچے حد نہ جاری کرنا چاہئی **جواب اہل سنت**

جملہ کتب اہلسنت مین اِس مسلہ کا اثر نہین نہ بروایت قوی نہ بروایت ضعیف شیعون کی کتاب مین ہوگا جواب اسکا متعلق شیعون کے ہے الی آخرہ **جواب الجواب**

یہ سوال ہی لغو ہی جواب اِسکا کیا ہوگا غرض اِس سوال سی مولف کی یہی تا جہلا ثابت ہو کہ جناب امیر بھی مسئلون سی واقف نہ تھے ورنہ جب جواب اسکا نہین ہو سکتا تھا تو اِس سوال کو قائم کرنیکی کیا ضرورت تھی مگر مکر کسی جگہ بچھپا نہین چھوڑتا لولا علی لہلک عمر سے لاعلمی کسی کی چھپا نہین سکتے جناب امیر کا علم اِسی سے ثابت ہی کہ اگر نہ ہوتے

علیؑ تو ہلاک ہوتے عمر اور حیرت یہ ہے کہ مقتین نے نسبت ان سوالات کے لکھا ہے
کہ یہ سوالات کتاب نواصب سے لاکر جواب لکھے جاتے ہین پس اختیار تھا کہ جن سوالات
کے جواب سے مجبوری تھی کیون لکھا حالانکہ سوال و جواب سب بغرض توہین جناب امیرؑ
کے تعصباً بناے گئے ہین خدا اسکا اجر دے ہم آنکھون سے دیکھین **سوال نامرد نواصب**
جناب امیرؑ نے عراق و یمن و عمان کی امارت پر اپنے اقربا کو مقرر کیا اور امارت حضرت
طلحہ و زبیر کو کہ اصحاب بدر سے ہین کوفہ و بصرہ پر پسند نہ کی **جواب اہل سنت** رشتہ
دارون کا اعتبار ہوتا ہے وہ بہ نسبت اغیار کے اچھے ہوتے ہین جو اطاعت سے
پہلو تہی نکرین حضرت عثمان غنی ذ اپنی خلافت مین بھی ایسا ہی کیا تھا پس الزام یہ
خالی سفاہت نہین **جواب الجواب** باوجود چالاکی کے دروغ گوئی ظاہر ہو گئی
رشتہ دارون کا نام کیون نہین لکھا مگر ہان جس وجہ سے یہ چالاکی ہوئی ہے ہم ضرور سمجھ گئے
یعنی جناب عثمان ہی کی عیب پوشی کی غرض سے تو یہ سوال و جواب بنائے گئے ہین ور
یہ الزام سفاہت کا نہین بلکہ صواب ثواب ہے کیونکہ جناب امیرؑ پر صرف تہمت کی گئی ہے ہرگز
آپ نے ایسا نہین کیا جناب عثمان ذوالنورین نے کل اقربا کو جو دشمن اولاد بتول مردود درگاہ
رسولؐ تھے امور حکومت کر دیا تھا یہان تک کہ مروان شیطان جسکو حضرت رسولؐ نے
نکلوا دیا تھا اور شیخین کے زمانے تک مردود ہی رہا اسکو اپنا نائب مقرر کیا اور طلحہ و زبیر بھی

وہی حضرات ہین جنکے ایمان کا ٹھکانا نہ تھا جناب امیرؑ سے بیعت بھی کی اور پھر خوب
لڑے بھی اگر لڑی نہوتے تو شاید یہ قدر نہوتی جناب امیرؑ سے لڑنے والے تو ضرور ہی
تمھاری دوست ہونگے بلکہ وہی لوگ خلیفہ پنجم و ششم قرار پاوینگے کیونکہ درمیانمین
چوتھی خلافت معاویہ کی ہوئی اور آخرمین ساتوین خلافت یزید پلید کی خیر یہان
جو چاہو کہلو جسکو چاہو خلیفہ بنالو حشر مین حال کھلیگا انشاء اللہ تعالےٰ ہم بھی
تماشہ دیکھینگے اور مزاج شریف پوچھینگے **سوال نامز دنوصب** جب متعہ حلال
وافضل الطاعت تھا تو جناب امیرؑ نے خود کیون نکیا گنہگار ہوے **جواب اہلسنت**
یہ الزام اہلسنت پر محض بیجا ہے کیونکہ اہلسنت متعہ کو قطعی حرام سمجھتے ہین اس مسئلہ کا جواب دہ
بھی شیعے ہین **جواب الجواب** خدا شیعون کو تا یوم القیام قائم و فائز المرام رکھے
ضرور جواب دینگے کیا کسی طرح وہ مجبور ہین عاجز بیچاری اہلسنت ہین کیا کرین معذور ہین
بھلا جناب امیرؑ کے متعہ کرنے سے کیون انکار ہے کیا یہ بھی کوٹھری کی بات ہے پوشیدہ رہیگی اور حرام
سمجھنا اہل سنت کا حق بجانب ہے کیونکہ گو خدا نے حلال کیا ہو خلیفہ صاحب نے تو حرام
کیا اب حکم خدا و رسول کیا چیز باقی رہا اس حرام وحلال مین حضرات اہلسنت پیروی بڑے
صاحب کی نہین کرتے جنکی عہد خلافت مین متعہ جاری رہا سچ ہے چھوٹے کی خاطر زیادہ عزیز
ہوتی ہے اور اگر شیعون کے مذہب مین متعہ حلال ہے تو تمکو کیون ناگوار ہوتا ہے یہ تو

اپنے اپنے مذہب کے احکام ہین تمھاری یہان جواندھا بام کچھوا خرگوش یہ سب
حلال وجائز ہین ہم تو ناخوش نہین ہوتے کیون حضرات اہلسنت مین آپ لوگون
سے پھر یہ بات پوچھتا ہون کہ جس سوال کی جواب سی گریز ہے صرف یہی لکھدیا جاتا ہے
کہ جواب اسکا شیعون کے متعلق ہی تو پھر اُن سوالات کی لکھنے کی کیا ضرورت تھی
سوال کنندہ شیعون سی پوچھکر منھ کی کھالیتا مولف صاحب جو ہر جگہ نسبت جناب
امیر کے گنہگار گنہگار ہوے لکھتے ہین اور ایسے سوال لغو کو جسکا جواب بھی دے
نہین سکتے اپنی کتاب خراب مین قائم کرتے ہین سوائے اس فائدہ کی اور کیا ظاہر
ہوتا ہے کہ لفظ گنہگار سے اپنا دل خوش کرتے ہین پس آپ لوگون کے نزدیک ایسے
شخص کا کیا مذہب ہے اور سر عدالت العالیہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بہادر مین اگر استغاثہ کیا جاے
تو آپ لوگ شریک ایسے شخص کے ہو جینگا یا نہین کیونکہ شرکت سے ثابت ہوگا کہ آپ
لوگون کا بھی یہی مذہب ہے چونکہ آپ لوگ مسلمان بھائی ہماری ہین لہذا پوچھ لیتے ہین

سوال ناصر ذوالنصب جناب امیر نے اہل ہدایت کو کھو کر بندگان خدا کو
ضلالت مین ڈالا بار مصیبت خلائق کا جناب امیر ہی کی گردن پر رہا تا قیام قیامت

جواب اہل سنت یہ اعتقاد پر فساد اہل التشیع کا ہے نہ اہلسنت کا جسکا جواب
دیا جاے **جواب الجواب** جھوٹا بکار پر خدا کی مار لکھو حضرات اہلسنت اس

سوال کو کہ جناب امیر نے معاذ اللہ امر ہدایت کو کھو کر خلائق کو ضلالت مین
ڈالا بار مصیبت خلائق کا تا قیامت تک انکی گردن پر رہا اور ملاحظہ کرو ہیں جواب
کو کہ شیعون کا اعتقاد پر فساد ہے اتبا و کہ ایسا شخص اہل ضلالت و عقاد آسان سد
ہے یا نہین کیونکہ جھوٹھ تہمت کرنیوالا نسبت کسیکے اعتقاد کہ ملعون ابدی اور ایسا
لکھنے والا نسبت جناب امیر کے مردود ازلی ہے آپ لوگ اپنی خبر نہین لیتے یہ
شخص آپ لوگونکو بدنام کیا چاہتا ہی یہ کلمات نسبت اُن لوگون کے لکھنا چاہتا
تھا جو جاہل و کاذب و غاصب تھے جنکے فسادات سے خاندان نبوت خراب و برباد ہوگیا
جنھون نے ایک گروہ کو ضلالت کفر مین چھوڑا وہ لوگ تو خود گمراہی تھے و نیز اوروں کو
گمراہ کرتے ہین اسکا عذاب اُنپر اور اُس گروہ بدکردار پر روز حشر تک اور بعد حشر
و نشر کے تا ابد الآبدین رہیگا اور ہمیشہ آتش جہنم مین سوزان و طپان رہینگے لعنۃ
اللہ علے الکاذبین و المعاندین و علے جمیع الظالمین **سوال نامزد نوصب**
جناب امیر نبی نہین تھے جو انکی نسبت دعوئی غیر مرسل ہونے کا کیا جاتا ہی لا انکہ
قرآن پاک مین حضرت رسولخدا کی نسبت خاتم النبیین خدای تعالے نے فرمایا ہے
جواب اہل سنت یہ بات بھی شیعون سے دریافت کیا ہے کہ آیا جناب امیر بھی
نبی تھے یا امام کیونکہ انھین کو رکن اعظم سرآوردہ عالم یکتای روزگار محب حیدر کرار نے

اپنی کتاب انوار الہدے مین بہت جگہ جناب امیرؑ ونیز دیگر ائمہ کے دعوے انبیاء
غیر مرسلین ہونے کا کیا ہے اہلسنت ایسی عقیدے کو کفر مطلق جانتی ہین **جواب**
الجواب ہماری رکن اعظم جناب مولوی شیخ احمد صاحب محب حیدر کرار سلمہ اللہ
الکبار کی تحریر سمجھنے کو لیاقت چاہیے ہم نے ساری کتاب انوار الہدے دیکھی مگر
جناب ممدوح نے کہین حضرت علی ابن ابیطالب یا دیگر ائمہ کو پیغمبر و نبی نہین لکھا ہی
بلکہ خاص یہ عقیدی حضرات اہلسنت ہی کی ہین چنانچہ اکثرون نے دعوے نبوت
کیا ہے بلکہ دعوے نبوت درکنار خدائی کا دعوے کر بیٹھے ہین انا الحق ومظہر وست
کے کیا معنی ع نیست اندر جبہ ام غیر از خدا ۔ سے کیا غرض ع من خدایم
من خدایم من خدا ۔ کو کیا سمجھتے ہو پس غیر مرسل کہنے مین کیا گناہ ہے عربی کے
معنی بھی خوب جانتے ہو شاید غیر مرسل کے معنی نبی و رسول کی سمجھے گئے ہین
معاذ اللہ چند روزون مین غیر خدا کی معنی خدا سمجھنے لگو گے حالانکہ غیر خدا سے
غرض جملہ مخلوقات سے ہو واہ ری سمجھ کہ تمثیل کو بھی قول سمجھ گئے علمائے
امتی کا الانبیاء بنی اسرائیل سے واقف ہو یا نہین ہر گاہ علمائے امت مانند انبیائے
بنی اسرائیل کے قرار دے گئے تو جناب امیرؑ کی نسبت اعتراض ہے تمثیل کا خالی از
از تعصب نہین ہماری رکن اعظم ممدوح نے اگر کہین لکھا ہوگا تو تمثیلاً لکھا ہوگا اور رد

بھی رفع دخل ضرور کر لیا ہوگا تم لوگون کی طرح نہین کہ معاذ اللہ اپنے کو نبی بنا لیا خدا
قرار دیدیا اور طرہ یہ کہ ہی قول سے اپنی قوم مین ولی اللہ بھی بن گئے لاحول
ولا قوۃ الا باللہ مندرجہ صفحہ ۹۳ و ۹۴ بعد سوال و جواب نوصب و خوارج کے
یہ چند کلمے بھی مشعر طعن و تشنیع مولف صاحب نے فخریہ اور تحریر کیے ہین قولہ شیعو
اس بار گران کو اپنے سر سے اُتار و نپی دشمنون کو میدان امتحان مین پچھاڑو جیسا کہ
اہلسنت نے نوصب کو چارون خانہ چت زمین پر مار ہے کہ بڑے بڑے رکن اعظم
کی کمرین ٹوٹ گئین اب اہلسنت سے نوصب ایسا ڈرتے ہین کہ ادہر رُخ نہین کرتے جیسا کہ
شیعے نوصب سی ڈرتے ہین بہر حال نوصب نے شیعون کو ایسا مغلوب کر رکھا ہے
کہ نہ جواب دیتے بنتا نہ سکوت کرنے مین چین پڑتا گویا سانپ نے چھچھوندر نگلی ہے
اُگلے تو کوڑھی ہو نگلے تو اندھا ہو بیچارے شریف مرتضی نے جو بہت بڑا عالم اہل
تشیع کا ہے اپنی کتاب تنزیۃ الانبیا مین کچھ جواب خراب دئے ہین مگر نوصب نے اُس
عاجز پر ایسے سخت اعتراض جڑ دئے ہین کہ اسدم تک شیعون کو سکتہ کا عالم ہے
حق یہ ہے کہ شیعے و ناصبی کی شیطان نے ایسی راہ ماری ہے کہ اُنکو مثل اپنی ملعون
ابدی بنا دیا یہ اصحاب صاحب لولاک کے دشمن تو وہ آل پاک کے دشمن غرض دونون
کی مت ایک ہے بقول جیسے او دھو ویسے بھان نہ اُنکے چوٹی نہ اُنکے کان

سگ زرد برادر شغال **جواب** اچھا کیا جلدی سے اپنی سر کا بوجھ اُتار دیا ورنہ ایسی بدے
تھے کہاں مفت مین جاتی شاید ایسا ہی بار گران معاذ اللہ شیعونکی نسبت بھی سمجھی ہو کہ
اندہے سبکو اندھا سمجھتے ہین یہ خیال خام ہے دروغگو نطفہ حرام ہے بھلا شیعے کیا نواصب
سے مغلوب ہونگے وہ تو ایسے زبردست ہین کہ ہمیشہ غالب ہی رہتے آئے نواصب و
خوارج سبھونکو ذلتین دیتے آئے وہ قوی نہ کبھی نواصب سے ڈرتے نہ خوارج کا خوف کرتے نہ کسیکو زمین
پر پچھاڑتے نہ چار ون شانے چت گراتے بلکہ خداوند عالم نے خود اُنکو خاک مذلت پر گرایا اور
دریائے گمراہی مین ڈبایا ہے بقولہ تعالے ومن یضلل اللہ فما لہ من ہاد یعنی اور جسکو گمراہی مین ڈال دے
دے اللہ پس نہین ہے واسطے اُسکے کوئی ہدایت کرنے والا یہی سبب ہے کہ اب اُنکا راہ راست
پر آنا تا قیام قیامت بہت دشوار ہے مگر شیعیان علی جنکو تمسک ساتھ کتاب اللہ و عترت
رسول اللہ کی ہے اُنپر شیاطین کا اثر نہین ہو سکتا بقولہ تعالے ومن یہد اللہ فما لہ من
مضل یعنی اور جسکو ہدایت کرے اللہ پس نہین ہے واسطے اُسکے کوئی گمراہ کرنیوالا
ہر موزی کو تتی دھولین ماری ہین کہ اندہے ہو گئے کہ نہ اب سوجھتا نہ چچھوندر نگل سکتے
بقول تمہارے اگر نواصب دشمن آل اور شیعے دشمن صحابہ تو تم دونون کے عدو نہ
ادہر کے رہے نہ اُدہر کے ہوے بموجب مثل دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ
کا اور شیعے تو آل پاک و اصحاب صاحب لولاک دونون کے دوست ہین ہان دشمنان

علیؑ و اعدا ے آل نبیؐ یا وہ لوگ جو جھوٹھہ دوستی آل رسولؐ کو بیان کرکے
اُسنکے دشمنون سے دوستی کا دم بھرین یا صحبت پاک مین حضرت
رسولؐ کے رہکر انکی آل سے بغض وعناد رکھین ان سب کو کافر ازلی
سمجھتے ہین وجناب سید مرتضے علیہ الرحمہ پر کیا کوئی مسخرہ زبان کھولیگا
کجا نور کجا نار کجا گل کجا خار وہ نائب امام تھے انپر خدا کی رحمت بیشک
اُسنکے کلام شیاطین کو خراب معلوم ہونگے اہل ایمان البتہ درست
وحق سمجھینگے اُنکو عاجز نکہو وہ غالب علے کل غالب کے نائب سبھونپر
غالب ہین ہاے کیسی کمبختی سوار ہوگئی کہ صاف صاف خصلت ابلیس اختیار
کرلی ع اچھونکو برا برونکو اچھا سمجھے ہ سچ ہے بقول تمھارے اُسوقت
بھی بعد رسالتماب صلے اللہ علیہ وآلہ دو فرقے تھے ایک دشمن آل
صاحب لولاک اور ایک دشمن اصحاب پاک فرقۂ اول نے آل رسولؐ کو
اذیتین دین سب علیؑ کو ایمان سمجھا فرقۂ ثانی نے اصحاب پاک پر ظلم کئے کسی کو
صدمۂ فتق دیکر مار ڈالا کسی صحابی کو لات گھونسے سی ہلاک کیا کسیکو بذلت شہر
سی نکالا کسی کو در بدر کردیا ویسا ہی اس زمانے مین بھی دو پیدا ہوی ہین ابتدا دونون
کی تہبرائی جہنم ہی انتہا دونون کی انتہائ نار استغفار یا رب العالمین استغفار چونکہ

بالفعل پیر شیطانی کو بہت بڑھا ہوا حوصلہ مناظرہ کا ہے لہذا چند سوال مخالف
سفاک کی جو جواب طلب ہیں درج کتاب کر کے جواب اسکے شیعیان پاک کی طرف
سے کہ وجہ سے لکھے جاتے ہیں جنکو دیکھکر اہل ایمان کمال مسرور ہونگے رنج دیرینہ
دلون کے دور ہونگے **سوال مخالف سفاک** جناب ابوبکر جسوقت خلیفہ
بنائے گئے لوگون سے آپ نے فرمایا اگر ہم سے خلاف حکم خدا و رسول سرزد ہو تو تم
لوگ بھی ہماری اطاعت نہ کیجیو پس انکو خود اپنی خطا کا اقرار تھا تو کیونکر لائق
خلافت کے سمجھے گئے **جواب شیعہ پاک** اس ارشاد سے نتہا کا رحم ثابت ہوا اقرار
خطا سے کیا واسطہ ہان نہونا علم کا البتہ کتب فریقین مین پایا جاسے تو اس سے خلافت مین
نقص نہین کیونکہ احکام شرعی پنچایت کی متعلق تھا **سوال مخالف سفاک**
جناب ابوبکر خلیفہ رسول کئے گئے تو انکو لازم تھا کہ آل رسول کی بڑی توقیر
کرتے اور اسیکو ذریعہ اپنی بخشش کا سمجھتے کیونکہ یہ عہدہ دنیا کی حکومت کا تھا اور محبت
آل رسول مآل عاقبت ہے حالانکہ ایسا نہین کیا بلکہ خواہان توہین ہے اور جنکی
قوت پر خلیفہ ہوئے تھے بروایت ابو الفدا حاکم شام انھین کو واسطے جلانے خانہ بنت
رسول کے بھیجا و معاویہ سب علی کرتا رہا اسکو مانع نہوے ایسی حالت مین مستوجب
عذاب آلہی کے ہوا اور سزاوار عذاب لائق خلافت نہین **جواب شیعہ پاک** جناب

ابوبکر نے حضرت عمر کو نہ بھیجا ہوگا شاید وہ آپ ہی تشریف لے گئے ہونگے کیونکہ انکو
تو خود ہی کسیقدر خصومت جناب امیرؑ و جناب سیدہؑ سے تھی علٰے ہٰذالقیاس توہین بھی
جناب ابوبکر نے خود نہین کی اگر دوسرے لوگ توہین کرتے رہے یا سب علیؑ کو ثواب
سمجھتے رہے تو خلیفہ صاحب کا کیا قصور اگر منع کرتے تو خلافت سے ہاتھ دہوتے
پس حفاظت خلافت کی بھی ضروری تھی اس سکوت سے اجتہاد مجتہدین کچھ نقصان
نہین **سوال مخالف سفاک** جناب ابوبکر لنپاڈو مذہب رکہتے تھے کبھی جناب
امیرؑ کی محبت ظاہر کرتے تھے کبھی اُنکے دشمنون کا ساتھہ دیتے تھے ایسا رکابی مذہب کا
آدمی لائق خلافت کی نہین **جواب شیعہ پاک** کتب اہل تشیع مین اسکا ذکر نہین
مولف اسرار الہدٰے کے عقیدے مین ہوگا اسکا جواب اُنھین کے تعلق ہے اور اگر یہ
امر صحیح بھی ہو تو شیعونکی طرف سے یہ جواب ہوگا کہ اوّل تو حفاظت خلافت کی
ضروری تھی کہ ضعیفی مین ایک حکومت ہاتھہ آئی تھی نکلجاتی تو کیا کرتے دوسرے
یہ کہ آدمی عمر مین ایمان لائے تھے شاید پہلا پچھلا دونون اثر رہا ہو جیسا کہ اگر گھوڑے
کے بچھیرے کو بھینس کا دودھ پلایا جاوے تو جب لائق سواری کی ہوگا اور دریا
مین گذریگا تو ضرور معہ سوار پانی مین بیٹھ جائیگا پس یہ اثر خلقی ٹھہرا نہ اس سے
اجتہاد مین قباحت نہ نقصان خلافت **سوال مخالف سفاک** بفوروفات

سرور کائنات جناب شیخین تجہیز و تکفین آنحضرت کو چھوڑ کر فکر خلافت مین دوڑے

بقول ملا روم ؎ اہل دنیا جاہ وحشمت خواستند ٭ مصطفے را بیکفن بگذاشتند

پس ایسے لوگ لائق خلافت رسول نہ تھے **جواب شیعہ پاک** دنیا بڑی چیز

ہے وفات رسول تو ہو ہی چکی تھی اب کیا دنیا بھی چھوڑ دیتے اس سے خلافت مین

کیا نقصان ہوا **سوال مخالف سفاک** جناب عمر کو حضرت علی مرتضے سے

ازحد عداوت تھی ایسا شخص ہرگز لائق خلافت نہین اور خلیفہ کہنے والے و جاننے

والے لائق باز پرس آخرت ہین **جواب شیعہ پاک** یہ بات بالکل غلط ہی اگر عداوت

ہوتی تو لولا علی لہلک عمر کا وظیفہ نہ پڑھا کرتے ہان اگر اور کسی اہلبیت رسالت سے

عداوت رہی ہو تو جواب اسکا متعلق موتف اسرار الہدے کے ہے شیعون سے واسطہ

نہین شیعونکی کتب مین کیا بروایت قوی کیا بروایت ضعیف کچھ اثر اسکا نہین ہے

اور خلیفہ کہنے والے لائق عذاب نہین ہوسکتے کیونکہ اگر سنگ تراش نے ایک مورت

بناکر مہادیوجی کی مورت قرار دی اور پوجنے والے مہادیوجی مہادیوجی مہادیوجی

مہادیوجی کہکر پرستش کرنے لگے تو کہنے والون پوجنے والون سے کیا مواخذہ اگر

ہوگا تو بنانے والے سے ہوگا **سوال مخالف سفاک** جناب عمر نہایت سخت

مزاج و کریہ الصورت تھے ایسے شخص کو خلافت نامناسب تھی **جواب شیعہ پاک**

سخت مزاجی کفار کے واسطے بہت مناسب تھی اور بد آوازی سے خلافت مین کیا
نقصان کچھ گانے بجانے کا کام نہ تھا شیخ بو علی سینا حکیم ان سے زیادہ عقلمند تھے
تھے کہ آواز انکی مثل آواز خر کے تھی تو انکی حکمت مین خلل آیا اسی طرح خلیفہ صاحب
کی آواز کو سمجھو انکی آواز تو آواز خر سے اچھی تھی پھر خلافت مین کیا نقصان ہوا جس سے

سوال مخالف سفاک حضرت عمر نے خلاف حکم خدا و رسول حکم تراویح کا
دیدیا جس سے تراویح پڑھنے والوں پر کمال جبر ہوا مجبوری سے تعمیل حکم خلیفہ کی کرتے
ہین مگر دن بھر روزہ رکھکر شام کو ناحق دوسری بلا مین مبتلا ہوجانے سے
شاکی رہتے ہین پس ایسا جابر شخص لائق خلافت نہین بلکہ عامل خلاف ہونے
سے لائق باز پرس عقلاء ہین **جواب شیعہ پاک** چونکہ منجملہ اسماے خدا ایک نام
جبار بھی ہے لہذا خلافت دستگاہ نے بھی جبر کیا پس حکم خدا و رسول کے خلاف
کیونکر ٹھہرا خلیفہ صاحب نے خدا ہی کے نام کا تو برتاؤ کیا تھا **سوال مخالف**
سفاک حضرت عمر نے وضو مین پیرون کا دھونا قائم کردیا جو محض فضول
جسکی نسبت نہ حکم خدا نہ ارشاد رسول پس لائق خلافت نہ تھے **جواب شیعہ**
پاک احکام شرع سے خلافت سے کیا واسطہ خلافت عہدۂ حکومت تھا جو حکم چاہا
دیدیا اگر پیرون کا دھونا وضو مین قائم کیا تو خود ثواب سے ہاتھ دھویا اس کی

اجتہاد میں کیا نقصان ہوا **سوال مخالف سفاک** متعہ کو خدا اور رسولؐ نے حلال کیا مگر حضرت عمر نے قطعاً حرام کر دیا گنہگار ہوے **جواب شیعہ پاک** یہ مسئلہ کتب اہل سنت مین بصراحت درج ہی جواب بھی ہکا انھین کے ذمہ ہے اور اگر زبردستی شیعون سی پوچھا جاے تو یہ جواب ہوگا کہ اُسوقت تک خلیفہ صاحب متعہ کے حکم سے واقف نہ تھی جب واقف ہوی تو بہت ندامت اُٹھائی لیکن بخیال اسکے کہ تبدیل حکم مین لڑکون کی لنگوٹی ہو جائیگی ندامت تو ہو چکی خفت بھی آگے آئیگی ناچار سکوت کیا ہوشیاری کو دخل دیا **سوال مخالف سفاک** جناب عمر نے حاملہ عورت کو سنگساری کا حکم دیا گنہگار ہوے **جواب شیعہ پاک** اس قسم کی باتین علم باطنی سے تعلق رکھتی ہین جضرت عمر خلیفہ ظاہری تھے پیٹ کے حال سے کیا واقف ہوتے اس سی خلافت مین کیا قباحت آخر جناب امیر نے اس راز سے مطلع کر دیا اور جناب عمر نے بھی مقر ہو کر لولا علی لہلک عمر فرمایا جس سی یک گونہ مدح جناب امیرؑ کی پائی گئی پس کیا عجب کہ بعوض اس مدحت کی خداوند عالم رحم کرکے اُنکے گناہونکو بخشدے کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہے واقف اطوار اولیا عالم افعال شیاطین ہے **سوال مخالف سفاک** جناب عثمان نے اپنی خلافت مین مخالف حکم رسول اللہ اپنی قرابت مندون کو مامور بحکومت کر دیا کہ وہ کل بنی اُمیہ

سے تھے اور بنی اُمیہ قاطبتاً دشمن رسول و آل رسول تھے پس ایسا شخص سزاوار خلافت

نہین بلکہ لائق بازپرس آخرت ہے **جواب شیعہ پاک** اعزا و اقربا کا سبکو

خیال رہتا ہی اگر جناب عثمان نے کیا تو کیا بیجا کیا باقی رہی کیفیت بنی اُمیہ کی

کہ یہ لوگ دشمن خاندان نبوت تھے یا نہین اسکا جواب اہلسنت کی متعلق ہی شیعون

سے واسطہ نہین اور مختصر جواب اسکا شیعون کی طرف سے سوال و جواب نوصب

مین ہو بھی چکا ہے **سوال مخالف سفاک** حضرت عثمان نے عبداللہ ابن عمر

بن الخطاب سے قصاص قتل ہرمزان کا نہین لیا بلا لینے قصاص کے چھوڑ دیا گنہگار

ہوئے **جواب شیعہ پاک** حضرت عثمان نے خود بھی چند صحابی کو قتل کرایا تھا

اور اپنے اوپر قصاص نہ دے سکے پس اگر عبداللہ کو بھی جو خلافتی رشتہ سے بھتیجے

ہوتے تھے بلا قصاص چھوڑا تو کیا گناہ کیا مجتہد مجاز اسکا ہے چاہے قصاص لے

چاہے نہ دے **سوال مخالف سفاک** جناب عائشہ فرماتی ہین کہ جب آنحضرت

صلے اللہ علیہ و آلہ نے اپنے مرض الموت مین حکم پڑھانے نماز کا ابوبکر کو دیا تب

مین نے کہا کہ وہ ازبس نرم دل ہین جب آپ کے مقام کو خالی دیکھینگے انکو رقت

طاری ہوگی نماز نہ پڑھا سکینگے وہ حالانکہ حضرت کی وفات کی خبر سنکر شریک

دفن و کفن بھی نہین ہوئے خوش خوش اپنی ہی فکر مین روانہ باشد ہوئے تب رقت

طاری ہوئی نبی کی بیماری مین نماز کے واسطے نرم دل و رونے والے ٹھہرے
گئے اور نبی کی وفات کی خبر پر رولائی نہ آئی دل پتھر ہو گئے پس قول جناب
عائشہ کا سچا سمجھا جاے یا جناب ابو بکر کے قلب کی نسبت گفتگو کیجاے یہ خیال
پدر و دختر کیسا **جواب شیعہ پاک** مضمون ہر سوال کا شیعون کی کتب مین
نہین ہے شیعے اسکو بالکل غلط جانتے ہین کتب اہلسنت البتہ اس سر پر مین جواب
بھی انہین کی تعلق ہو گا اور اگر بفرض محال صحیح بھی ہو تو شیعون کی جانب سے
یہ جواب ہو گا کہ دختر کو باپ کی تعریف فرض ہے گو وہ لغو ہو اور پدر کو جیسا موقع
ہو ویسا ہی برتاؤ واجب ہے گو اُسکی ہجو ہو **سوال مخالف** سفاک جناب
عائشہ حضرت عثمان کی حیات تک اُنکو گالیان دیا کین اور بعد وفات اُنکے
اُنکی دوست بنکر جناب علی ابن ابیطالب سے لڑین پس مختلف الایمان کا ام المومنین
ہونا کیسا کیا وہ مومنین بھی ایسے ہی وہی تباہی ہین جنکی مان بنین اور کیا حضرت عثمان
سزاوار گالیون کے تھے کہ زوجہ رسول نے انکو برا کہا اور جناب خدیجۃ الکبرے
حضرت رسول کی زوجہ اور لائق ہر خطاب کے کیون نہین ٹھہرائی گئین **جواب
شیعہ پاک** جب تک حضرت عثمان سے اُنکے افعال پر ناخوش رہین تب تک اُنکو برا کہا
جب اُنکے مرنے کی خوشی ہوئی تب جناب امیر سے کینہ دیرینہ نکالا اس سے ام المومنین نے

مین کچھ قباحت نہین شان کا یون سے حضرت عثمان کی توقیر مین زوال آیا مان
کی گالی بیٹون کی دعا سمجھی جاتی ہے اور مومنین کی نسبت اعتراض نہین ہوسکتا اولاد
مین اخراج باپ کا ضروری ہوا کرتا ہے اس اثر خلقی سے مستوجب عذاب نہین ہوسکتے
باقی رہا یہ امر کہ حضرت خدیجہ کا کیون یہ خطاب قرار نہین پایا اسکی وجہ معلوم ہوتی
ہے کہ آپ تو جناب فاطمہ زہرا کی مان اور حضرت علی کی ساس تھین کیونکر ام
المومنین بنائی جاتین ہان اگر باوجود دامادی کے کسیقدر بغض بھی جناب امیر سے
رکھتین تو ضرور ام المومنین قرار پاتین بلکہ اس سے زیادہ توقیر کیجاتی **سوال مخالف**
سفاک جناب عایشہ زوجہ رسول اللہ ہوکر بے پردہ اونٹنی پر سوار پھرتی رہین لیس
خلاف حکم خدا و رسول کی کیا گنہگار ہوئین **جواب شیعہ پاک** رسول مقبول ہی
زندہ نرہے تو احتیاج پردے کی کیا رہی عورت کے سر کی چادر شوہر ہے جب
شوہر ہی اٹھہ گیا سر کی چادر اٹھ گئی اس سے انکی حرمت مین کیا زوال آیا لو جھوٹھا
ایمان ظاہر کرنیوالو دیکھو سپر ان اپنا یا کوکہ بالکل خبیث ہیں ان شیاطین کو جو متکبر مثل
ابلیس تھے شیعون نے کیسا پچھاڑا کہ منہ کے بل اوندھے گرے ساری ریاکاری
و مکاری بھولگئے۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اب ادھر نظر اٹھا نہین سکتے اگر دیکھین تو
آنکھین پھوٹ جائین اور بولین تو منہ توڑ دین جائین سے تکبر عزازیل کا خوار کرد

بزندان لعنت گرفتار کرد۔ چونکہ اب مولف اسرار الہدے نے جہت ترخیص عقل
خود ایک پان ہم شیعونکو دیکر مسخرہ کیا ہے لہذا شیعے بھی زنگ مسی کا جما دیتے
ہین یعنی ایک سوال مندرجہ صفحہ ۹۵ باین عبارت طنزآمیز و عداوت خیز مولف
نے ترقیم فرمایا ہے۔ ثواب خاتمہ پر واسطے رخصت عقل اہل تشیع کے ایک پان
بھی اہل سنت کیطرف سی نذر کیا جاتا ہے وہو ہذا اے حضرت متشیعین متعصبین جیسے
باعتقاد پر فساد تمھاری خدا ے پاک قادر مطلق نے درباب خلافت بلافصل جناب
امامت دستگاہ کے آیات بینات اتارین اور حضرت رسول برحق نے بھی احادیث
بینیہ ہی جانشین کے حق مین فرمائین سواے اسکے رسول اللہ نے بعد اپنی وفات کے وقت
دفن درباب کمک اپنی ولیعہد کے فرشتون سے بتاکید سفارش بھی کی اور
ان فرشتون نے بھی بدل و جان عہد کر لیا کہ ہم ضرور ہی جناب امیر علیہ السلام کی معیت اگر
شریک ہوکر نیگے قطع نظر امام المشارق والمغارب خود بھی تو بنفس نفیس اسد اللہ الغالب
مظہر العجائب و الغرائب زعفر جن کا سینہ چاک کرنیوالے عرب و انتر کو خاک مین ملا دینے والے
ایک دو دستی مین اعدا کے چار ٹکڑے کرنیوالے ایک نظر مین کوہ قاف کو ہبا منثورا
بنانے والے ذوالفقار آبدار سے حضرت جبرئیل پیک خدا کے پر کاٹنے والے اور
تلوار عرش کی اتری ہوئی سی دشمنون کے سر کاٹنے والے معجزات مین اپنا سے

بڑھکر کرامات مین اولیا سے بہتر شیر خدا دلیر یکتا با دل بے بدل خارق ذی شل گبران عجم کے ترسانے والے حضرت نوح کو طوفان سے بچانے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر نار کو گلنار بنانے والے حضرت موسے کے لیئے نیل کو جگہ سے ہٹانے والے بدر و حنین کے نامور فاتح باب خیبر جنکی ذات کامل الصفات قدرت خدا کی نشانی جنکا وجود باوجود جملہ کائنات کی حاجت روائی مین لاثانی پھر با اینہمہ مناصب ومناقب کیون نہ آپ مسند نیابت پر بٹھائے گئے اور کیون نہ آپ خلیفہ بلافصل بنائے گئے کیا معاذ اللہ خلفائے ثلثہ خدا و رسول سے بھی زیادہ زور آور تھے جنھون نے زبردستی نیابت نائب بلافصل کی غصب کرلی کیا استغفر اللہ اصحاب سالتمآب ملائکہ شدید القویٰ سے بھی بڑھکر طاقتور تھے جنھون نے حمایت ملائکہ کی بھی پرواہ نکرکے بیخوف وخطر سینہ زوری سے خلافت سرور اولیا سید الاوصیا حیدر کرار صفدر نامدار کی لیکر حضرت صدیق اکبر یار غار رسول پروردگار کو دیدی ہے ایک ہی سوال اہلسنت کا جواب اہل تشیع اپنی ہی معتبر کتاب سے تحریر فرماوین بشرطیکہ آیات بینات واحادیث سرور کائنات کی تکذیب نہو اور ملائکہ بالا مین کسی طرح کا فرق نہو اگر مسئلہ تقیہ سے جواب دیا جائیگا تو اُسکے جواب الجواب مین بجائے غالب علی کل غالب کے تحفۂ مغلوب علی کل مغلوب کا پیش کیا جائیگا یا بضرورت

ذریعہ تار برقی خوارج کو بھی خبر کرنی پڑیگی جس سے شیعونکو قدر مناظرہ کی قیامت
تک معلوم رہیگی جواب پھر راگ لاے پھر پرانے گیت گانے آے دیکھو کتب
مناظرہ کو یہ سوال اب ریا کا پرانا ہے شیعون نے اسکے ایسے پرزے اڑا دئے
ہین معاندین متعصبین خوب خوب ذلتین اٹھا چکے ہین خوارج کو خبر کرنیکی کیا
ضرورت مؤمنین سے ناحق کی کیا کدورت ذرا آنکھ کھول کر دیکھو ہی مختصر بات کو
سوچو کہ ابلیس ملعون کیا معاذ اللہ خدا ے قادر مطلق و اسکے رسول برحق و ملائکہ
شدید القوے وتمامی انبیا و اولیا سے زور آور تھا کہ تب اور اب سے
قیامت تک موجود رہیگا اور کیا توبہ توبہ خدا ے قہار اسکو نیست و نابود
نہین کرسکتا اور کیا استغفر اللہ پدر معاویہ ابوسفیان مردود پیغمبر رب ودود سے
زیادہ وقعت رکھتا تھا کہ جسکی وجہ سے وندان شریف آپ کے اور جناب
امیر حمزہ عم معظم حضرت کے شہید ہوے اور کیا مادر معاویہ مردودہ ایک زن
ضعیفہ استغفر اللہ خدا و رسول سے زیادہ قدرت رکھتی تھی جس نے بکمال
بدعت جگر مطہر آپ کے چچا کا چبایا اور کیا کفار عرب بھی حضرت کی طرح صاحب
اعجاز و کرامات تھے کہ آپ کو اذیتین دیا کیے آپ کچھ نکرسکے حالانکہ آپ محبوب
رب العالمین زینت بخش عرش برین تھے مگر خوف دشمنان سے غار مین چھپ

یہانتک کہ گھر بار چھوڑا ہجرت اختیار کی یقیناً اگر آپ لب ہلادیتے تو وجود بھی کفار و اشرار کے باقی نہ رہتے ا. اگر مرضی خدا ہوتی تو دفعتاً ایک مذہب محمدی قاف سے قاف تک ہو جاتا جہل ابوجہل ایکدم مین کھوجاتا جب کُفار آمادہ ظلم وستم ہوتے خداوند عالم مانند معراج کے آپ کو عرش پر بلا لیتا یا مثل حضرت عیسے کے کسی آسمان پر اٹھالیتا پھر کیا وجہ تھی کہ حضرت نے یہ سب اذیتین اُٹھائین اور خدا نے بھی اپنے حبیب کو جسکے واسطے زمین و آسمان بنا مصیبتین و کھائین ایسا ہی سمجھو ذوات بابرکات حضرت غالب من کل غالب علی ابن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہ آپ نے بھی مصلحتاً سکوت اختیار کرکے ان ریا کے ظلم و جور کو گوارا کرلیا صرف بنظر رفع حجت خواستگار اپنے حق کے ضرور ہوے اور اپنے استحقاق کو ظاہر کردیا چنانچہ عاصم کوفی وغیرہ عُلماے اہلسنت نے صاف صاف لکھا ہے کہ وقت طلب بعیت فرمایا جناب علیؑ مرتضےٰ نے اے گروہ ناحق لپند جہالت سے باز آؤ جو باتین ہمارے گھر کو واسطے مناسب ہین اُسکو دوسرے دوسرے گھر وننین لیجاؤ ہمارے ہی گھر مین وحی خدا نازل ہوا کی ہماری گھر کو خدا نے حرمت عطا کی انصاف کو ہاتھ سے ندو ہماری حق کو زبردستی نہ لو مگر کسی نے نہ سنا بلکہ مستعد ایذا رسانی کے ہوے وقتی

اُسوقت عجب رنگ زمانے کا تھا حتے کہ اُس تھوڑی دنون کی خلافت مین
بھی جو اتفاقیہ ہو گئے تھے معاویہ و آپ کے اُم المؤمنین نے جنگ و جدال
سے فرصت نہ لینے دی اور بعد حضرت کے بھی ایک مدت تک سادات پر ظلم و ستم
ہو کئے سبّ علیؑ کو ایمان سمجھا کئے اولاد بنی ہاشم کو چن چن کر قتل کرتے رہے
کوئی نام پاک بھی آپکا نہین لے سکتا تھا خلفاے بنی عباسیان تک یہی ظلم
جاری رہا جسکو تم نے اپنی کتاب کی صفحہ ۲۵ مین نیک زمانہ لکھا ہے سبحان اللہ عجب
زمانے مین اولاد رسولؐ پر مذعتین ہون وہی زمانہ نیک سمجھا جاے ہان تم
کیون نہ ایسے زمانے کو اچھا لکھو تمھارا زمانہ بھی تو ویسا ہی ہے اگرچہ عترت
رسولؐ موجو نہین مگر معاندین زبان ہی سے دل کا کینہ نکالتے ہین کہ توہین عترت
اظہار بات بات مین اُنکی زبان پر ہے یہانتک کہ دوستان آل رسول کو بھی جو
چاہتے ہین کہڈالتے ہین سو اثبات دشمنی کا ہو جب بات بات مین ✤ وہ
دوست کب ہی مصحف ناطق کی آل کا ✤ آداب مرتضٰے کا جسے پاس کچھ نہو ✤
لائق وہ شخص ہے غضب ذوالجلال کا ✤ بیشک ایسی لوگ مردود درگاہ رب
ودود ہین ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا اسیوقت
کیونکہ قادر مطلق نے اُسے فی النار والسقر کر دیا ایسے جرم پر بھی وقوع رحم

مقتضائے مصلحت تھا اسی طرح بنسبت خلافت جناب امیر کے سمجھو کہ حکم خدا و رسول ہو اگر ماننے والون نے نہ مانا پس مقتضائے مصلحت یہی تھا جو وقوع مین آیا اور صفت مین جناب امیر علیہ السلام کے جو کلمات تحریر کئے گئے ہین گو طنزاً ہین مگر سب درست درست ہین کلمۂ حق زبان سے نکل ہی جاتا ہے بھلا آپکے کامل الصفات و قدرت خدا کی نشانی مظہر العجائب اسد اللہ الغالب حاجت روائی مین لاثانی بدر و حنین کے نامور فاتح باب خیبر ہونے مین کوئی شک بھی ہے بمصداق آنکہ ہرچہ شک آرد کافر گردد اور بجواز روے آیات بینات حدیث سرور کائنات و بلا فرق ملائکہ بالا کتب معتبرۂ شیعیان باصفا سے دلیل طلب کرتے ہو یہ تحریر جہل مرکب صریح عقل سے دور بلکہ سراسر مکر و زور ہے آیات قرآنی حدیث رسول سبحانی کو جز الٹی مطلب کے اور کیا سمجھو گے اور شیعون کی سچی کتابون کو کیا سند مانو گے شیعون نے تو تمھاری ہی کتابون سے ہمیشہ جواب دیا بات بات مین نادم کیا مگر عادت سے کبھی باز نہ آؤ گے جھوٹ جھوٹ لکھکر منھ کی کھاؤ گے مین پوچھتا ہون کہ جن صحابیون نے خلافت دستگاہ اول کو مشورہ کرکے قالین خلافت پر بٹھلایا ان صاحبون نے و نیز دونون خلافت دستگاہون نے جو بانی مبانی شورے کے تھے جناب امیر کو کیون نہ شریک اہل شوری

کا کر لینا نیابت رسول کا تو مشورہ کیا جاے اور اقربای خاص سے اس رسولؐ
کے باوجود موجوگی کوی شریک فرمایا جاے اگر کہو کہ وہ رسولؐ کے دفن و
کفن مین مصروف تھے نہین آمی تو انکے انتظار کیون نہ کیے گیے یہ تو بڑے
غور تامل کا معاملہ تھا خود بھی شریک تجہیز و تکفین حضرت خیر المرسلین کے ہوتے
اس ثواب عظیم کو نہ کھوتے بعد اسکے مشورہ کر لیتے کیا جناب امیرؑ بھی اس کار
عظمے کو بقول خود مثل غیرون کے چھوڑ دیتے پس ثابت ہو گیا کہ وہ حضرات اسی
دن کے منتظر بیٹھے تھے خصوص جناب امیرؑ کو جو مشغول غسل و کفن پایا پورا
پورا موقع ہاتھ آیا پاؤن کو پھیلا دیا جلدی سے ایک کو خلیفہ بنا دیا افسوس
کہ حدیث لحمک لحمی دمک دمی علیؑ منی و انا منہ و ایضاً انا مدینۃ العلم و علیؑ بابہا
و ایضاً انت منی بمنزلت ہارون من موسٰے و ایضاً من کنت مولاہ فعلی مولاہ
جو مشکواۃ المصابیح و غیرہ کتب اہلسنت مین موجود ہی ہرگز نہین سوجھتی بلکہ انہین سے
دلائل قیاسی لگائی جاتے ہین و سوسۂ شیطانی سے گمراہ ہوے جاتے ہین
اتنی ہی بات سمجھنے کو کافی و وافی ہے کہ اگر حدیث ہی سے انعقاد و ترتیب خلافت
کی تھی تو اجماع کیون کیا گیا اور خلیفۂ اول نے اپنی ماموری خلافت کے وقت
کیون یہ کہا کہ علیؑ یا ابو عبیدہ یا عمر کو خلیفہ کرو تب حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم سبھون مین

تعیین افضل ہو تعیین خلیفہ ہو اور اپنی وفات کے وقت بھی اسی طرح اختلاف کیا
اور خلیفۂ ثانی نے جو خود بھی باجماع خلیفہ ہوے تھے اپنے مرنے کے وقت چھ آدمیوں کا نام
کیون واسطے خلافت کے ارشاد کیا ترتیب و تعین خلافت کی تو ہو ہی چکی تھی
پھر فلان یا فلان یا فلان خلیفہ کیے جائین یہ کیسا انتظام تھا اپنے قول سے سند لاتے
ہو اور اپنی ہی قول سے جھوٹھے بنجاتے ہو اور طریقہ مناظرہ کا بھی خوب نکالا ہے
کہ کہین علماے عظام پر طعن کر دیا کہین ائمہ طاہرین کی توہین لکھدی ہین ایک فرقہ
حق شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو جو چاہا کہڈالا جھوٹھی جھوٹھی حدیثین
روایتین بنا بنا کر بڑے قابل بن گئے کچھ خوف عملداری سرکار قیصر ہند بہادر دام
رفعتہم کا بھی نکیا یہانتک کہ شیعون کے دشمنون کو بھی ملعون ابدی لکھدیا یہ تو وہی
مثل ٹھہری چھوٹا منہ بڑی بات اگر عقل کے اندھے ہو تو سوجھے کہ ملعون ابدی
وہی مردود ہی جسکو آل رسول سے عداوت ہو یا آنحضرات کی توہین کرے اہل
بصیرت نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائینگے تو اسی کتاب اسرار الہدے سے
ظاہر و باہر ہو جائیگا کہ یہ نفاق کس مین اور رکاتفاق کس مین ہے جھوٹھ
بولنا گوہ کا کھانا برابر ہے اور گوہ کھانا کار خنزیر ہے ہماری جہانگیر خان صاحب
البتہ سچے آدمی ہین وہ ایک جگہ صاف لکھتے ہین کہ جناب امیر کو معصوم جانے

یا آپکے قول کی تکذیب کرے وہ کافر خاسر ہے مگر یہان اور اور مقامات پر اکثر

باتون کو غلط بھی لکھدیا ہے جیسا شیعون کے اعتقادات یا شیعون کی ذات کی

نسبت یا ولی خلاق کون و مکان جناب امیرؑ کی شان مین جا بجا بالکل خلاف

لکھا ہے کہین لکھدیا کہ اہلسنت کی نزدیک جناب امیرؑ معصوم نہ تھے کہین ارقام کردیا

کہ تحفۂ مغلوب علے الکل مغلوب کا پیشکش کیا جائیگا یا تین البتہ تعصبانہ ہین لیکن ہم بھی

آمادہ بیٹھے ہین کسی مغلوب کو جلد بھیجو کہ اچھی طرح بحث کرین اسپر شرم نہین معلوم ہوتی

کہ اس کتاب مین کوئی لفظ بھی توہین کا نسبت خلفا کی شان مین نہین لکھا حالانکہ

داماد رسول کی شان مین ابتدا تا انتہا بالکل توہین ہی توہین درج ہے اور پھر

ظاہر مین خلیفہ بھی کہتے ہو اور جھوٹے دوستدار بھی بنتے ہو دیکھو یہ بھی ایک

معجزہ جناب امیر کا ہے کہ ہر چند ظاہرا حضرت کو بھی خلیفہ کہتے ہو مگر عقیدۂ خاص

تحریر و تقریر سے کُھل ہی جاتا ہے کہ دوسرون سے کم رتبہ جانتے ہو بلکہ دراصل

خلیفہ ہی نہین سمجھتے سبحان اللہ جناب امیر کیسا انحضرات سے ملدہ ہوگئے واقعی آپ

کی خلافت نصی ہو جب حکم خدا و رسول کے ہی پھر آپ کس طرح اُن مین شامل ہوتے

ع ہر کہ در دین خدا ادراشبات * جز باہل دین بجوید اختلاط * حالانکہ خلیفہ و

جانشین رسول پاک کے بیشک آپ ہی ہوے کون کہتا ہے کہ آپ خلیفہ و نا

نہین ہوے آپکو خدا اور سولؐ نے وصی کیا ہے زبردستی اگر کوئی اپنے کو خلیفہ
کہے کہا کرے جیساکہ شاہزادہ ہای دہلی تخت وتاج کی قسم کھایا کرتے ہین اہل
حق کے نزدیک حق حق ہی باطل باطل بالتخصیص از روی احکام خدا ورسولؐ
جناب امیرؑ ہی نائب رسولؐ اللہ تھے اجماع کوئی چیز نہین اگر ہو بھی تو بقول
شخصے ایک مٹر دو چنے انے گنے تین جنے پس اجماع بھی پورا نہین ہوا
اورشاہ عبدالحق صاحب محدّث دہلوی تو صاف مُقر ہابت کرتے ہین کہ حضرت
رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وآلہ نے تعیین وتخصیص خلافت کی کسی کی نسبت نہین
کی پس ہرگاہ بقول محدّث صاحب تخصیص ہی نہین ہوئی تو سوائے جناب امیرؑ
کے کہ برادر ودامادرسولؐ مقبول کے تھے اورحیات رسولؐ مین
مثل جناب ہارون کے وصی بھی ہو چکے تھے ہرطرح کی خصوصیت خاص انکی آپ
ہی کو تھی گوشت آپ کا گوشت نبیؐ کا خون آپکا خون نبیؐ کا آپ نبیؐ سے
نبیؐ آپ سے خود بقول حضرت نبیؐ کے تھے اور مقام غدیر مین حضرت رسولؐ
من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرما بھی چکے تھے تو پھر دوسرا کون نائب ووصی
حضرت نبیؐ کا ہو سکتا ہے مُندرجہ نمبر ۹ قولہ جو صاحب حضرات شیعہ مین سے
اس مختصر کا جواب تحریر فرماوین وہ سر رشتۂ تہذیب کو ہاتھ سے نہ دین جیساکہ

ہمارے معین کے مقابلہ مین مولوی شیخ احمد صاحب دیوبندی نے کلمات
واہیات کو استعمال فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ انکی جز و کل تصنیفات ارباب علم و
انصاف اہل تشیع ہی کی نظرون سے گر گئے تا بدیگران چہ رسد اور اگر خلاف
اسکے عمل درآمد کیا جاویگا تو اسکا جواب الجواب بھی ترکی بترکی دیا جاویگا ع
کلوخ انداز را پاداش سنگ ست ؂ **جواب** کیون حضرت خود تو بدتہذیبی
کریں دوسرون سے کہو تہذیب سے جواب دو تمھین نے امام کون و مکان وصی
خاتم پیغمبران ہمارے آقائے نامدار جناب حیدر کرار کی شان مین کیا کیا کلمات
خلاف تہذیب لکھے ہین اور یہی وجہ ہے کہ شیعے تو شیعے ہزارون سُنّی بھی تمکو
بُرا سمجھتے ہین بلکہ خلاف مذہب کہتے ہین اور تمھاری کتاب اسرار الہدیٰ لے کو
ہاتھ سے نہین چھوتے کتنون نے چاک کر ڈالا کتنون نے جلا دیا بھلا
شیعون کو ملعون ابدی کس نے لکھا یہ بدتہذیبی کسکی ہوئی اور کس نے
اشتعال طبع دلایا بتاؤ اسکے جواب مین شیعے تمکو کیا کہین دیکھو ہماری تہذیب
کو کہ باوجود تمھاری بدتہذیبی کے ہم نے کسقدر تہذیب کو دخل دیا ہے اپنی
شرافت کو ظاہر کیا ہے جواب مناسب کہان ہوا اخلاف تہذیب کوئی مضمون
کب عیان ہوا ملعون ابدی کا جواب تو یہ تھا کہ ہم بھی لیسون پر لعنت کرتے

مگر ایسا نہین کیا تہذیب کو ہاتھ سے نہین دیا حالانکہ تم بیچارے کیا تھے تمکو تہذیب سے کیا واسطہ اگر معلوم ہے تو محلی شہر کا راستہ جناب حاجی حکیم جعفر صاحب البتہ مرد شریف ہین وہ ضرور طریقہ تہذیب کو جانتے ہونگے کیونکہ جھوٹھ سچ سب قصہ ہے تہذیب انھین کا حصہ ہے تباؤ تہذیب اسکو کہتے ہین کہ کتاب اسرار الہدے از ابتدا تا انتہا کذب سی پر ہے چنانچہ اسجگہ بھی جھوٹھ لکھدیا کہ جناب مولوی شیخ احمد صاحب نے کلمات واہیات لکھے ہین اسیوجہ سے انکی کلام اہل تشیع کی نظرون مین گر گئے لاحول ولاقوۃ الا باللہ اسقدر جھوٹھ جسکی انتہا نہین گویا تم نے انوار الہدے کو دیکھا نہین جناب ممدوح نے کوئی لفظ خلاف تہذیب نہین لکھا نہ کتاب انوار الہدے کو شیعون نے نظرون سے گرایا بلکہ شیعے تو کتاب موصوف کو دل کی طرح جانتے ہین اور اہلسنت نے بھی کس کس اشتیاق سے طلب کیا اور ملاحظہ فرماکر داد راست بیانی وحق گوئی کی دیا نقلین خطوط کی اسی کتاب مین موجود ہین جھوٹھ کہنے والے مردود ہین اور اگر یہی خوف تھا کہ شیعے بدتہذیبی سے جواب دینگے تو کیون ایسی تحریر خلاف تہذیب درج کتاب کی ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی + اور بندہ کی نسبت جو جواب الجواب کا بہت برا دعوے ارقام ہوا ہے بسم اللہ کچھ اسکا

خوف نہین جھوٹی دھمکی تمھارا ہی کام ہے انشاء اللہ جواب بھی ایسا لکھا
جائیگا کہ قیامت تک یاد رہیگا ع کلوخ انداز را پاداش پاپوش + اور دیکھو
اِس سچّی بات کو کہ دشمنون کے مُنھ سے بھی امر حق نکل جاتا ہے بلکہ یہ بھی ایک
معجزہ ہمارے آقا سلطان المشارق و المغارب حضرت علیؑ ابن ابیطالب
علیہ السلام کا ہے کہ جو صفحہ ۱۰۲ مین تمھارے رُکن اعظم مولوی رحیم اللہ صاحب
نے بڑے دعوے شاعری و نازِ مذہبی سے ایک تاریخ کتاب السر الہدیٰ
کی ترقیم فرمائی ہے کیا راست رست لکھا ہے ؎ کہا سر ٹکرا ابن سبا کا + سرش
غیب نے فصلِ خلافت + واقعی ابن سبا کا کٹ سر گیا مطلب دلی پلٹ گیا ظاہر ہے
۱۳۱۱ھ
کہ اس قطعہ تاریخ سے مراد جناب ابوبکر کی خلافت سے ہی بس ثابت ہوگیا کہ
فصل خلافت مشاراً الیہ ہین یعنی اُنکی خلافت مین فصل واقع ہے اور بلافصل
خلیفہ و جانشین جناب امیر المومنین علیؑ ابیطالب علیہ السلام ہین چنانچہ نسبت
تصدیق خلافت بلافصل جناب امیرؑ کے ہاتف غیب نے ایک تاریخ بھی ہمکو
سُنائی ؎ پکارا کاٹ کی ابن ربا کا ہاتف + علیؑ خلیفۂ بے فصل مصطفےٰ کا ہے
۱۳۱۱ھ
بیشک تمھارے رکن اعظم صاحب بھی نسبت خلافت دستگاہ کے فصل خلافت
یعنی علیحدگی و دوری اور نسبت جناب امیر علیہ السلام کی خلافت بلافصل کے

قائل و مقر ہیں مصنف تاریخ مذکور کہ مرد ایماندار نہایت عاقل و ہوشیار ہیں
کمال لطف سے کسی کی خلافت کو کالعدم کر کے جناب امیر کی خلافت بلافصل کو
ظاہر و قائم کر دیا تہا ہی فرق ہے کہ مولوی صاحب نے پوشیدہ رکھا و اکثر علمائے
اہلسنت نے ظاہر ظاہر لکھا جیسا کہ ملا عبد الرحمان جامی نے اپنی کتاب
شواہد النبوت میں یا دوسرے دوسرے علمائے اہلسنت نے اپنی اپنی کتابوں میں
نسبت ثبوت خلافت بلافصل جناب امیر کے حدیثیں و روایتیں صاف صاف
لکھی ہیں چنانچہ ملا جامی صاحب نے علاوہ اور روایات کی کتاب شواہد میں لکھا
ہے کہ فرمایا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ نے جناب امام المتقین علی ابن
ابیطالب علیہ السلام سے کہ یا علی ہمارا غسل و کفن تمہیں کرنا کیونکہ سوائے تمہارے دوسرے
جس کسی کی نظر عورتین پر پڑیگی وہ نابینا ہو جائیگا دیکھو اس حدیث سے ثابت
ہو گیا کہ جناب امیر ہی نائب رسول ہیں دوسرا کوئی اس مرتبے کا نہیں چنانچہ اسی
شواہد میں مندرج ہے کہ امام کو امام ہی دفن کرتا ہے پس اس سے بھی ظاہر ہو گیا
کہ آپ ہی وصی بلافصل ہیں کیونکہ ہرگاہ امام کو امام ہی دفن کرتا ہے تو نبی کو بدرجہ اولے امام یا نبی
نبی دفن کریگا کس لیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ پیغمبر آخر الزمان تھے بعد آپکے کوئی نبی نہیں ہوا
پھر کون آپ کو دفن کرتا لہذا جناب امیر نے کہ نائب اور وصی حضرت کے تھے

غسل و کفن حضرت کا کیا ایضاً کتاب مودۃ القربیٰ مین سید علی ہمدانی کہ معتبر
عالم اہلسنت کے ہین لکھتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا کیا اسپ
اسلحہ و پوشاک اپنی و انگشتری خاص اپنے دست مبارک کی جناب امیرالمومنین
علی ابن ابیطالب اپنے وصی کو پس اس سے بھی بخوبی ثابت ہو گیا کہ ضرور جناب امیرؑ
ہی نائب رسول اللہ تھے غصوص عطا کرنا انگشتری و لباس کا صاف دال ہے اوپر
خلافت جناب امیر علیہ السلام کے کیونکہ بادشاہ اپنی مہر و انگشتری اپنے ولیعہدہی
کو عطا کرتا ہے واوسنے اسے ادنے فقیر بھی عصا و جبہ اپنے جانشین ہی کو دیتا ہے
گو اُسکے ہزارون چیلے ہون ایضاً حضرت نے برادری لگائی اصحاب مین ایک
صحابی کی دوسرے صحابی کے ساتھ اور لگائی اپنی برادری علیؑ ابن ابیطالب سے
یعنی فرمایا آپ نے انت اخی فی الدنیا والآخرۃ ترجمہ اے علیؑ تو بھائی میرا ہے
دُنیا و آخرت مین ایضاً از شواہد النبوت جناب امیرؑ نے جب قریب ایک
دیر کے چشمہ آب واسطے سیرابی اپنے لشکر کے نکلوایا تب پوچھا اُس دیر کے
راہب نے کہ تم نبی ہو یا فرشتے فرمایا جناب امیرؑ نے کہ مین وصی ہون پیغمبر آخرالزمان
کا تب وہ راہب فوراً ایمان لایا اور پڑھا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
علیؑ ولی اللہ وصی رسول اللہ کو ایضاً مشکوٰۃ مین ترمذی سے روایت ہے

کہ فرمایا رسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ نہین جاسکتا مسجد مین
کوئی جنب مگر مین و علی ابن ابیطالب الغرض کن کن فضائل مین برابری کا دعوے
کروگے اور کس کس مرتبے مین فرد مقابل ٹھہروگے جناب امیرؑ بچپنے ہی مین
مُشرّف باسلام ہوے کوئی زمانہ آپکا کفر وضلالت مین نہین گذرا گویا آپ
مشرّف باسلام طاہر وپاک ہی پیدا ہوئے اور واقعی اگر پاک و اطہر نہوتے
تو بیت اللہ مین پیدا نہوتے ولادتِ باسعادت آپ کی عین اُس خانۂ خدا مین
ہوئی جہان سے مادر حضرت عیسےٰؑ وقت تولّد عیسےٰؑ باہر کر دی گئین اور
آپ کی والدہ ماجدہ کو حکم داخل ہونے اُس خانۂ جلیل کا ہوا پس مین قسم
دیتا ہون حضرات اہلسنّت کو اُنھین حضرات ثلثہ کے سرہانے مبارک کی
فرماوین اپنے دین و ایمان سے کہ بعد رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ اس رُتبے
کا دوسرا بھی کوئی شخص ہوا ہے بھلا حضرات ثلثہ خانۂ خدا کیسا کسی مومن ہی
گھر مین پیدا ہوئے ہوتے اب یہان پھر کہوگے کہ حضرت رسول بھی تو کعبہ
مین نہین پیدا ہوے پھر ہم وہی کہینگے کہ نبیؐ و علیؑ ایک ہی نور ہین فضائل
جناب امیرؑ خاص فضائل حضرتِ رسولؐ کے ہین صفت آپ کی کلّیتہً
صفت رسول اللہ کی ہے اِس مین کب جگہ اشتباہ کی ہے اگر کہو کہ حضرات

بھی کافرون کے گھر مین پیدا ہوے ہین تو ہم کہنگے کہ والدین حضرات نبیؐ و
علیؑ کے شرک وکفر سے مبرا تھے کتب فریقین مین ہے کہ جناب عبد اللہ پدر
رسولؐ اللہ وحضرت ابوطالب پدر اسد اللہ الغالب شرک سے پاک
تھے وعبد اللہ نے صغر سنی مین محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ کے وفات
پائی ابطالب ہی نے پرورش آنحضرت کی کی اور باوجود اسکے کہ افعال و اقوال
حضرت رسولؐ لڑکپن ہی سے مغایر شرک وکفر تھے بلکہ ہر فعل سے آپکے
صریح حقیت ظاہر ہوتی تھی تاہم جناب ابوطالب ہر حال مین کفیل ومعین حضرت
رسولؐ کے رہا کرتے تھے اور بمقابلہ کفار ہر امر مین اعانت وامداد ہی کیا کرتے
تھے پس ولادت حضرات محمد مصطفٰے وعلیؑ مرتضٰے کی خانہا سے کفر مین نکلو
پائی گئی اور دیکھو سبات کو کہ علما اہلسنت کے بلکہ جاہل تک ہر ملت کے بجز
آل کبار و ائمہ اطہار اور کسی سے ذریعہ اپنی بخشش کا نہین ٹھہراتے کوئی نہین
کہتا کہ الٰہی بحق ابوبکر یا بحق عمر یا بحق عثمان یا بحق عایشہ سبا مغفرت ہر ایک بواسطہ
آلؑ اطہار ہی عائے بخشش کرتا ہے جیسا کسی شاعر نے کہا ہے ؎ ہر آن گناہ کہ
کردیم آشکار و نہان است ٭ بحق آلؑ محمدؐ ز جرم ما بگذر ٭ شیخ سعدی فرماتے ہین
؎ خدایا بحق بنی فاطمہؑ ٭ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ ٭ اگر دعوتم رد کنی ور قبول ٭

من و دست و دامان آل رسولؐ ÷ خواجہ حافظ کہتے ہین سے بشنیا
منشین حافظا تو لاکن ÷ نجات خویش طلب کن بجان ہشت و چہار ÷ ایضاً
امروز زندہ ام بولاے تو یا علیؑ ÷ فردا بروح پاک امامان گواہ باش
اور یہی قول تمامی اہل اسلام کا ہے مین پوچھتا ہون کہ احکام خدا و رسولؐ
ایکمرتبہ ہوا کرتے ہین یا دفعہ دفعہ کل نبیون کی نبوت کے لئے ایک ایک
مرتبہ حکم خدا آیا کیا ہے یا دس دس مرتبہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و
آلہ ایکبار مبعوث برسالت ہوے یا چند بار اسی طرح جناب امیرؑ بھی ایکمرتبہ بحکم
خداوندعالم بموجب آیہ اکملت لکم دینکم زبان مبارک رسالتمآبؐ سے بمصداق
حدیث من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ کے نائب و وصی و خلیفہ بلافصل حضرت
رسولؐ کے ہوے مگر چونکہ اسوقت دشمن جناب امیرؑ بہت منافق تھے
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ کو از روے علم لدنی معلوم تھا اسلئے مکرر
بھی آپ نے ارشاد فرمایا یعنی چند حدیثون سے خلافت جناب امیرؑ کی ثابت
ہوتی ہے پس ایسی حالت مین بھی ایمان نہ لانا سواے کمبختی کے اور کیا سمجھا جاوے اور
بمقابلہ داماد رسولؐ و آل رسولؐ کے جنکے یہ مرتبے ہین دوسرا کون مستحق خلافت
کا ٹھہرایا جاے اللھم صل علے محمد و آلہ الطاہرین ولعنۃ اللہ علے المعاندین

و الظالمین و الکاذبین اور اب خاتمہ پر مین بھی تمامی اہلسنت سے ایک
بات پوچھتا ہون کہ عاشور محرم نواسہ رسولؐ خدا یعنی حسینؑ شہید کربلا اور اُنکے
عزیز و انصار و جوانان و فا شعار کے قتل کا دن ہے یا نہین اور اہلبیت حسینؑ کہ
ذریت رسولؐ تھے اسیر کئے گئے یا نہین اور تین دن اُن سب خاصان خدا
پر آب و دانہ بند رہا یا نہین اور بعد قتل حسینؑ خیمہ ہاے آل رسولؐ جلاے گئے
یا نہین المحرم پر وہ ظلم و جور جو بندیان ترک و روم پر بھی کبھی نہین ہوے تھے
کئے گئے تھے یا نہین اور اُس روز جو آثار غم تمھارے ہی کتابون سے ثابت
ہین ظاہر ہوے تھے یا نہین یعنی آسمان سے خون برسا تھا یا نہین آفتاب
کو کسوف ہو گیا تھا یا نہین جو پتھر اُٹھاے جاتے تھے اُسکے نیچے خون تازہ نکلتا
تھا یا نہین پس ایسے ایام غم مین جن مین در و دیوار کوہ و اشجار چرند و پرند زمین و
آسمان ملائک و انسان سب روے ہین اگر شیعے بھی غم و الم کرتے ہین اور
اپنے نبیؐ کے نواسے کو روتے ہین تو کیا بیجا کرتے ہین اور کیون تمھارے
مزاج کے خلاف ٹھہرتا ہے اور کیون تم لوگ ایسے روز غم کو جس مین یہ سب آثارِ
ماتم وقوع میں آے مانند روز عید کے خوشیان کرتے ہو اور اس روز
فرض کرکے کیون تبدیل لباس وغیرہ کے ساتھ بکمال شوکت شادیان کرتے

ہو اگر تمھارے مذہب مین یہ خوشی عبادت سمجھی جاتی ہو تو ایسے سامان سے
کیون اُن مقامات پر جاتے ہو جہان ہم لوگ تمھارے ہی نبی کے نواسے
کے مصائب مین مشغول غم رہتے ہین کیونکہ جب ہم لوگ اپنے شغل گریہ وزاری
مین تم لوگون کو سامان خوشی سے دیکھتے ہین تو ضرور صدمہ ہوتا ہے اور
ہمارے دلون سے بری باتین نکلتی ہین وعلے ہذا القیاس کفار تک
بیدین جانتے ہین چنانچہ مجھ سے اکثر دیہاتی ہندو پوچھ بیٹھتے ہین کہ
کاہے صاحب توں لوگن تو اپنے پیغمبر صاحب کے ناتی پوتن
کے مارے جائے کا غم کرت ہو تمھرے لوگوا کی سکل و اُدن آس جان
پڑت ہے جیسے کہو کا کیہو مرجائے پر بہت مسلمانن کو دیکھت ہے کہ
واہی کے دن امام باڑوا مین نک ٹھن ٹھن لوگا پہر پہر کے
گھومت پھرت ہین موڑ پر ٹوپی ٹاٹ باپھی گوڑ مین پنہی کا مدار بہت
بہنست کطار کی کطار ساڑا ریچھ لنگورون کا حال بندرون کے جوتر
کی ناہین ہو ہان لال لال کودت پھرت ہین کا انھین کے پتا لوگوا تمھرے
نبی کے بال بچن کو کتل کہن ہین مجھکو اس پوچھنے پر نہایت شرم معلوم
ہوتی ہے اور افسوس کرتا ہون کہ اگر ایسی صورتین نہ بناتے تو گمان

قاتلانِ اولادِ رسولؐ کا کیون ہوتا دین تو بگڑتا ہی تھا دُنیا بھی بگڑتی ہے
اور واقعی تصور اُن ہندوُن کا ٹھیک ہے کیونکہ اگر تمھارا بیٹی بیٹا ناتی
پُوتا بھائی بھتیجہ یا کوئی عزیز واقربا مرتا ہے تو اُس روز تملوگ ایسے ہی سامان
مسرت کیون نہین کرتے اور کیون بہ تبدیل لباس وغیرہ ہنستے و خوشیان
کرتے نہین پھرتے اگر کہو کہ شیعے اصحاب کو بُرا کہتے ہین اُسکے عوض مین
ہملوگ اولاد رسولؐ کے قتل ہونے کی خوشی کرتے ہین تو یہ عجب بات ہی
کہ ہم جسکی اُمت ہین اُسکی آلؑ و اولاد کے دشمنون کو کیون نہ مردود سمجھین ضرور
وہ مردود ہین جو غیرون کی دوستی مین اپنے نبیؐ کی آل سے دُشمنی کرین اور
پھر کچھ یہ اصول دین مین داخل نہین ہے بلکہ فروعاتِ دین سے ہے ہمارے
تحقیق مین اگر کوئی صحابی بھی دُشمن آل ٹھہرے تو کیونکر اُسکو اچھا سمجھین گو تمھارے
نزدیک وہ اچھے ہوا کرین وہ شخص بھی تو اصحاب رسولؐ سے تھا جس نے
جناب امیرؑ کے ارشاد کی گواہی نہین دی اور حضرت کی بددعا سے اندھا ہو گیا
دُوست دُوست ہین اولاد اولاد ہے دُوست و اولاد مین بڑا فرق ہوتا ہے
یہ دونون برابر نہین ہو سکتے دُوست کے واسطے اولاد سے دشمنی کیونکر جائز
ہو سکے گی اور ہملوگ جسکو بُرا جانتے ہین کچھ اپنے کنبون کی دُشمنی کیوجہ سے

نہیں بلکہ تمھارے ہی نبی و آل کی دشمنی سے مردود و ملعون سمجھتے ہیں پس
اُمید ہے کہ جواب اِن سب مراتب کا مشرح و مفصل بہت غور و تامل کے ساتھ
ارقام فرمایا جائے اگر حسب معمول جواب لغو تحریر ہوگا تو ذریعہ انجمن ریلوے
ایسا زبردست اہل مناظرہ طلب کیا جائیگا کہ جواب دہندہ کو دیوانہ بنا دیگا
والسلام علی من اتبع الہدیٰ فقط

تمت

قطعات تاریخ تالیف وطبع رسالہ ہذا
از شیخ علی رضا متخلّص بہ رضا مؤلف کتاب

حل مہمات نظم کرد قلم
ناخن شیر نوک خامۂ تیز
عیسوی سن بگفت تیغ زبان

قاطع راہ سال فہن رسا است
کلک من ذوالفقار دست خدا ست
سیف اعجاز حق کلام رضا است
۱۸۹۳ء

ایضاً

ہے نسخۂ رضا کہ خزانہ ہے دین کا
در زیر یوں زبان ہجم سال الرضا

کیا بات ہر سخن گہر لاجواب ہے
دندان شکن کلام ہے منہ توڑ آب ہے
۱۳۱۰ھ

ایضاً

وصی امام صفی شاہ اوصیا کا ہے
نبی کا قوت بازو خدای پاک کا ہاتھ
پکارا کاٹ کے ابن ریا کا سر ہاتف

ولی ہے والی و سرتاج اولیا کا ہے
معین خلق ہے حامی علی رضا کا ہے
علی خلیفہ بے فصل مصطفے کا ہے
۱۳۱۱ھ

ایضاً

طبع شد نسخۂ ضیا پرور
مہر اسلام حق کلام رضا

از بنائم نشان دین قائم — مشتہر نامِ حق کلام رضا
چوب کلکم صدائے سال بزد — طبل احکام حق کلام رضا

قطعات تاریخ از نتائج افکار وحید روزگار محب حیدر کرار عاشق زار آل اطہار واقف سر علم و ہنر جناب عم معظم حضرت شیخ محمد التفات حسین صاحب قبلہ المتخلص گوہر زید اللہ اقبالکم و فضائلکم

از جواب عاشق آل عبا — رنگ سائل یک قلم گردید فق
نکتۂ سر خدا ہر نقطہ اش — منحرف را شد زہر حرفش قلق
اے گہر تاریخ این نادر کتاب — دفتر حقیت حق گفت حق

ایضاً

بنوشت جواب اہل باطل — حق بین و خجستہ خو حق آگاہ
افتاد نظر بر آن کتابت — گردید خیال سال ناگاہ
عیسیٰ قلم گہر مدد ازو — شمشیر علی ست بہر گمراہ

ایضاً

کیا جوابات اہل باطل کے — ثبت حق حق کئے خدا ہے گواہ

بات مین بند دم سے کیے اُنکے — جنکی تیغِ زُبان کی تھی نہ پناہ
چرخ سے خاتمہ کا سال اُترا — ذُو الفقارِ علیؑ ولی آلہ
۱۳۱۰ھ

ایضاً

چون رضا جُوے مُصحفِ ناطق — صورت آراے شاہرانِ بیان
کامل و دُوستدار آلِ نبیؐ — شُد مقابل بناقصُ الایمان
ہر سخن ذُو الفقارِ کُفر شکن — سیف قاطع دلائل و برہان
سائلِ ننگ دوجہان ساکت — شُد نُطق گنگ گشت زبان
ضوفشان شُد قلم دمِ سالش — نُور لامع براے تیرہ دلان
۱۳۱۰ھ

ایضاً

گہر دریا بہاے ہین سخن کی — ہر اِک فِقرہ لڑی گویا ہے دُر کی
بھرے مضمون رنگین ہر سخن مین — صُراحی بادۂ کوثر سے پُر کی
خدا کی شان وہ بھی راگ لاے — خبر ہے تال کی جسکو نہ سُر کی
اُڑاؤن رنگ سائل بات مین مین — کہیگا کیا زبان ہے لال اُسکی
عرب سے تا عجم پھیلی ہے تنویر — سخن مین ہے تجلّی ماہ و خُور کی
نسیمِ رخشِ قلم مین خُوبیان ہین — غزالانِ جنان کے پاک طُرکی

لکھی تاریخ کیا ہندی زباں میں	جواب اچھا کہا ترکی بترکی ۱۳۱۱ھ

ایضاً

جعفری از فضل سلطان رضا	ہر جواب بے داد الحق لا جواب
گفت فصلی سن خلیل طبع من	قبلۂ ایمان است عنوان کتاب ۱۳۱۱ف

ایضاً

سوال صید زبون رودم تکلم شد	جواب کرد رقم شیر بیشۂ حکمت
سر ورق دم تاریخ نسخۂ پرنور	چو نبض تیز روان شد قلم بصد سرعت
گہر نوشت سن عیسوی بفضل حکیم	دوائے درد حسد نسخۂ تپ بدعت ۱۸۹۴ء

ایضاً

طبع شد چون کتاب محبت حق	شد بد لہائے اہل باطل شاق
گشت پامال از کمیت قلم	دشمن آل شہسوار براق
نام حق گشت در جہان مشہور	شد بہر شہر شہرۂ آفاق
زد دندان نوک کلک من دم سال	نشتر جان اہل کید و نفاق ۱۳۱۱ھ

المرقوم ۱۹ ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ

تمام شد

[illegible]

چونکہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے لہذا صاحبان اہلسنت یا اہل صوفیہ نہ خریدین اور نہ ملاحظہ فرمائین